ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند
اگست ۲۰۱۱ء
AUGUST 2011
سردیوں کی ایک بھیانک رات
ایک دل دہلادینے والی آپ بیتی
چڑیل آئینے میں
Rs.20/=
دولت اپنے دامن میں سمیٹئے

Asim Jafri
ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیوبند
AUGUST 2011 اگست ۲۰۱۱ء
سردیوں کی ایک بھیانک رات
ایک دل دہلا دینے والی آپ بیتی
چڑیل آئینے میں
Rs.20/=
دولت اپنے دامن میں سمیٹئے

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون
1700 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

جلد نمبر ۱۸
شمارہ نمبر ۸
اگست ۲۰۱۱
سالانہ زرتعاون ۲۴۰ روپے سادہ ڈاک سے
۴۳۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۰ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

فون 09359882674
فیکس (01336) 224748

موبائل 09756726786

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

کمپوزنگ:
(عمرالٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

اداریہ

بقلمِ خاص

کاش مجلس شوریٰ
اپنے فیصلے پر قائم رہے

چند ماہ قبل ایک کتاب ''آفتاب ہند'' کے نام سے منظر عام پر آئی ہے۔ اس کتاب میں حضرت مولانا غلام وستانوی کی خدمات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۱۶۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے مرتب نے مولانا غلام وستانوی کی عظیم الشان خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ مولانا غلام محمد وستانوی زبردست مجاہد ہیں جو ایک طویل عرصہ سے علم و معرفت کی دینی مدارس کی اور ملت اسلامیہ کی گوناگوں خدمات میں مصروف ہیں۔ مولانا نے ۱۹۸۰ میں اپنی علمی خدمات کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے انہوں نے اکل کوا میں ایک دینی مدرسے کی بنیاد ڈالی۔ جس کی شروعات ایک استاد اور ۶ طالب علموں سے ہوئی۔ آج اس مدرسے میں ۱۲ ہزار طلباء زیر تعلیم ہیں، جن کے قیام و طعام کی ذمہ داریاں مولانا غلام وستانوی نبھاتے ہیں۔ اس مدرسے کا جو شعبۂ حفظ ہے اس کی ۱۴۱ درسگاہیں اور اس مدرسے کی ۶۷ شاخیں ہیں جو گجرات کے مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس شعبۂ حفظ میں ۳ ہزار بچے قرآن حکیم حفظ کر رہے ہیں اور اس درسگاہ سے ہزاروں بچے حافظ بن کر ملک کے اطراف میں پھیل چکے ہیں اور مختلف انداز سے قرآن حکیم کی خدمت کرنے میں مشغول ہیں۔ اس کے علاوہ وادیٔ کشمیر میں ۹۰۰ مکاتب ایسے ہیں جہاں قرآن حکیم کی تعلیم کا سلسلہ چل رہا ہے ان مکاتب کو مولانا غلام وستانوی کا تعاون حاصل ہے۔ ہندوستان میں دو سو سے زائد مدرسے ایسے ہیں جن کے اہتمام کی ذمہ داری مولانا غلام وستانوی پر ہے۔ جامعہ اکل کوا سے تین ہزار سے زائد طلباء مفتی بن کر ملک بھر میں پھیلے ہوئے ہیں اور افتاء کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ مولانا غلام وستانوی کے زیر نگرانی ستر سے زیادہ ایسے مراکز اسلامیہ چل رہے ہیں جن کو جاری رکھنے کے لئے سالانہ دس کروڑ روپے سے زیادہ خرچ ہوتا ہے اور ان مراکز سے ۳۵ ہزار سے زیادہ طلباء و طالبات مستفیض ہو رہے ہیں۔ جامعہ کی سرپرستی میں عصری علوم کے لئے ایسے ۲۵ کالج قائم ہیں جن میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کی تعداد چھ ہزار کے قریب ہے۔ مولانا غلام وستانوی کی کوششوں سے ۵ ہزار سے کچھ زائد مسجدیں تعمیر ہوئی ہیں۔ ان مسجدوں میں لاکھوں نمازی اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالواسطہ مولانا غلام وستانوی کو بھی پہنچتا ہے۔ ان مساجد میں اکثر تبلیغ دین کا مرکز بھی بنی ہوئی ہیں۔ علمی اور دینی خدمات کے علاوہ مولانا غلام وستانوی خدمت خلق کی دوسری ذمہ داریاں بھی نبھاتے ہیں، تقریباً پانچ سو بیواؤں کو ان کی طرف سے ماہانہ خرچ دیا جاتا ہے۔ ماہ مبارک میں دس ہزار سے زیادہ غریبوں اور مستحق مدرسوں کی کفالت کی جاتی ہے اور ان کے سحر و افطار کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ غریب عورتوں کی شادی کے موقع پر مولانا غلام وستانوی کی طرف سے تعاون کا سلسلہ کئی سالوں سے جاری ہے اس کے علاوہ علماء اور غرباء کے مکانات کی تعمیر میں مکمل یا جزوی مدد کی جاتی ہے۔ فسادات کے موقعوں پر لٹے پٹے انسانوں کی اور بالخصوص مسلمانوں کی ہر طرح کی امداد کی جاتی ہے۔ گجرات اور مہاراشٹر کے فرقہ وارانہ فسادات میں مولانا غلام وستانوی کی طرف سے جو امداد کی گئی ہے وہ دوسری تنظیموں اور اداروں کے مقابلے میں بہت بڑھی ہوئی تھی۔

ماہ جنوری سے پہلے ہمیں وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ مجلس شوریٰ اہتمام کا فیصلہ مولانا غلام وستانوی کے حق میں کرے گی۔ جب مجلس شوریٰ نے اپنا فیصلہ سنایا تو عام لوگوں کی طرح ہمیں بھی حیرانی ہوئی تھی لیکن ''آفتاب ہند'' کا مطالعہ کرنے کے بعد ہمیں یقین ہو گیا کہ مجلس شوریٰ اپنے فیصلے میں حق بجانب تھی اور مولانا غلام محمد وستانوی کی شدید مخالفت کی وجہ بھی اس کتاب کو پڑھ کر سمجھ میں آ گئی۔ اس شدید مخالفت کی اصل وجہ مولانا غلام وستانوی کی بیشمار خدمات اور ان کی خداداد صلاحیتیں ہیں جو مخالفین کو خوفزدہ کئے ہوئے ہیں۔ دراصل ۱۹۸۲ء کے بعد سے دارالعلوم دیوبند پر جو لابی مسلط ہے اسے ایسا مہتمم درکار ہے جو کمزور ہو، جس کی سوچ دائرہ محدود ہو۔ اس لابی کو آفتاب کی نہیں ایسے ذرّے کی تلاش ہے جو ان کے ٹھوکروں میں پڑا رہے۔ مہتمم وہی رہے لیکن تاناشاہی ان کی چلتی رہے اور دارالعلوم دیوبند کے سیاسی فائدے یہ اٹھاتے رہیں۔ اللہ سے دعا کرنی چاہئے کہ ۲۳ رجولائی کو مجلس شوریٰ اپنے فیصلے پر قائم رہے تاکہ دارالعلوم دیوبند پر سیاسی لوگوں کی گرفت کمزور پڑ جائے اور پھر آئندہ شوریٰ ایسے فیصلے کرے کہ مادر علمی کا مجروح شدہ وقار آہستہ آہستہ بحال ہو جائے اور بزرگوں کی یہ امانت سیاسی لوگوں کا اڈہ بننے سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے۔

اگر مولانا وستانوی کو عہدۂ اہتمام سے برطرف کر دیا گیا یا پھر ایسے حالات پیدا کر دیئے گئے کہ وہ اپنا استعفیٰ دینے پر مجبور ہو جائیں تو مجلس شوریٰ کا بھرم ختم ہو جائے گا اور اس کے بعد مجلس شوریٰ سیاسی لوگوں کی یرغمال بن کر رہ جائے گی۔ یہ وقت دارالعلوم دیوبند کے لئے برا ثابت ہوگا اور اس کے بہت ہی برے نتائج سامنے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ دارالعلوم دیوبند کی حفاظت فرمائے، جب سے مادر علمی پر سیاست کے بادل منڈلائے ہیں تب سے مادر علمی نت نئے خطروں سے دوچار ہو رہی ہے۔ بہرحال یہ بات تو مسلم ہے کہ جب تک مجلس شوریٰ پر سیاسی لوگ اثر انداز رہیں گے تب تک مجلس شوریٰ بھی خطرے میں رہے گی اور دارالعلوم دیوبند بھی۔ دعا ہے کہ اللہ خود غرض اور مفاد پرست لوگوں سے مادر علمی کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوایئے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھایئے ——
پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام، والدہ کا نام اگر شادی ہو گئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

اعلان کنندہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224748

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ○ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ ـ اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزہ اسی طرح فرض کیا گیا، جس طرح تم سے قبل والوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ، چندروز کے لئے۔ (سورۃ البقرہ: ۱۸۳)
وہ مہینہ جس میں روزہ رکھنے کا حکم ہر بڑے اور چھوٹے، امیر وغریب، عالم وعامی، مسلمانوں کے لئے ہے، آگیا۔ آپ اس حکم کی تعمیل کے لئے تیار ہیں۔؟ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ۔ یہ رمضان کا مہینہ ہے، جس میں قرآن اُتارا گیا ہے، جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور ہدایت کی کھلی دلیلیں رکھتا ہے اور حق وباطل کو الگ کردیتا ہے۔ پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پائے، اسے چاہئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔

وہ بابرکت مہینہ جس میں دنیا کو ہدایت ورہبری، روشنی ورہنمائی کا سب سے بڑا اور کامیاب نسخہ ہاتھ آیا، آگیا۔ کیا آپ اس کے ادب واحترام پر آمادہ ہیں۔؟ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ○ وَمَا اَدْرَاکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ○ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ○ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ ○ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○

ہم نے قرآن شریف کو شب قدر میں اُتارا ہے اور تمہیں کیا خبر کہ شب قدر کیا چیز ہے۔؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح، اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر وبرکت لئے اترتے ہیں اور سلامتی جو طلوع فجر تک رہتی ہے۔

جس متبرک مہینے میں ایک ایسی متبرک رات آتی ہے، وہ آگیا۔ کیا آپ کے مشاغل اس قدر ومنزلت والی رات کی قدر ومنزلت کرنے کی اجازت آپ کو دیں گے۔؟

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شہر رمضان اطلق کل اسیر واعطیٰ کل سائل۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آجاتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر مانگنے والے کو (اپنی عام عادت سے بڑھ کر) دینے لگتے۔

کچھ حرج ہوگا، اگر اس عادت مبارک کی پیروی آپ بھی رمضان بھر اپنے اوپر لازم کرلیں۔؟

عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام والقرآن یشفعان للعبد یقول الصیام؟ رب انی منعتہ الطعام والشہوات بالنہار فشفعنی فیہ ویقول القرآن منعتہ النوم باللیل فشفعنی فیہ فیشفعان۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن، بندہ کی شفاعت کریں گے۔ روزہ یہ کہے گا کہ اے پروردگار میرے سبب سے یہ دن بھر کھانے اور دیگر خواہشات کے پورا کرنے سے رکا رہا، پس میری شفاعت اس کے حق میں قبول کر۔ اور قرآن کہے گا کہ مجھ میں مشغول رہ کر یہ رات کو سویا نہیں، پس میری شفاعت اس کے حق میں قبول کر پس ان دونوں کی شفاعتیں قبول کی جائیں گی۔

کیا آپ اپنے تئیں رمضان المبارک کی شفاعت سے بے نیاز رکھنا چاہتے ہیں۔؟ کیا آپ کو رمضان کے ہمدرد دوست بنالینے کی ضرورت نہیں؟ کیا آپ رمضان کے دنوں میں ضبط خواہشات اور راتوں میں جاگنے کی مشق نہ فرمائیں گے۔؟ روزہ کے طبی فوائد تو اب غیروں کو بھی تسلیم ہونے لگے ہیں، آپ کے لئے اس کی جسمانی وروحانی دونوں قسم کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کے پورے موقعے حاصل ہیں، کیا آپ ان برکتوں کے تجربے سے بھی خدانخواستہ اپنے تئیں محروم رکھیں گے۔؟

مختلف پھول

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ......

☆ عقل مند وہ ہے جو دوسروں سے عبرت پائے تاکہ خود دوسروں کے لئے مثال عبرت بنے۔

☆ جھگڑے میں کودنا آسان ہے اور نکلنا بہت مشکل۔

☆ برے افعال والے لوگوں سے بچو کیونکہ آدمی اپنے ساتھیوں سے پہچانا جاتا ہے۔

☆ وہ گناہ سب گناہوں سے سخت ہے جو کرنے والے کے نزدیک معمولی ہو۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

☆ زیادہ ہوشیاری دراصل بدگمانی ہے۔ (حضرت علیؓ)

☆ جو انگلیاں کانٹوں کی نوک سے ڈرتی ہوں وہ پھولوں کی نرمی سے بھی لطف اندوز نہیں ہوسکتیں۔ (خلیل جبران)

☆ دنیا کو بیماریوں، سیلابوں، آندھیوں اور زلزلوں نے اتنا نقصان نہیں پہنچایا جتنا غلط مشوروں نے پہنچایا۔ (والیٹر)

☆ غصہ تھوڑی دیر کی اور غرور ہمیشہ کی دیوانگی ہے۔ (کوبرا)

☆ جو شخص انتقام کے طریقوں پر عمل کرتا ہے اس کے زخم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔ (بوعلی سینا)

☆ لوگ اپنی ضروریات پر غور کرتے ہیں، قابلیت پر نہیں۔ (نپولین)

☆ خواہشات کی یلغار انسان کو کمزور بنا دیتی ہے۔ (سقراط)

اچھی باتیں

☆ ہر چیز کو اس طرح دیکھو، جیسے پہلی اور آخری بار دیکھ رہے ہو، اس طرح دنیا میں تمہارا وقت بہت شادمانی سے کٹے گا۔

☆ ہمیں خود کو درخت کے پتوں کی طرح سمجھنا چاہئے۔ یہ درخت نوع انسانی ہیں، ہم دوسرے انسانوں کے بغیر نہیں جی سکتے۔

☆ برائی کرنے والے سے نہیں بلکہ برائی سے نفرت کرو۔

☆ اگر تم غلطیوں کو روکنے کے لئے دروازے بند کردو گے تو سچ بھی باہر رہ جائے گا۔

☆ انقلابات معمولی باتوں پر نہیں آتے لیکن یہ معمولی باتوں سے جنم لیتے ہیں۔

☆ تم متفرق نہ ہو، بلکہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ (قرآن)

☆ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا، اس لئے زمین پر فساد نہ کرو۔ (حدیث)

☆ مجھے نئے کپڑوں میں دفن نہ کیا جائے کیونکہ نئے کپڑوں کے زیادہ مستحق وہ ہیں جو زندہ ہیں۔ (ابوبکر صدیقؓ)

☆ تم ان لوگوں کو کیوں غلام بناتے ہو حالانکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا تھا۔ (عمر فاروقؓ)

☆ جس نے دنیا کو جس قدر پہچانا اس قدر اس سے بے رغبت ہوا۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

☆ فسق و فجور کے مقامات سے دور رہا کرو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب کے محل ہیں۔ (حضرت علیؓ)

☆ خون مت کرو۔ (حضرت موسیٰؑ)

☆ جب تمہاری روزی دوسروں کی روزی سے الگ ہے تو پھر یہ بے صبری اور پریشانی کیوں۔؟ (حضرت داؤدؑ)

☆ بیٹے کی تادیب سے دستبردار نہ ہو، چھڑی مارنے سے وہ مر نہ جائے گا لیکن تو جہنم سے اس کی جان بچالے گا۔ (حضرت سلیمانؑ)

☆ میں مردے کو زندہ کرنے سے عاجز نہیں آیا مگر احمق کی اصلاح سے عاجز آگیا ہوں۔ (حضرت عیسیٰ)

یاد رکھنے والی باتیں

☆ کامیابی کا سب سے بڑا راز خود اعتمادی ہے۔
☆ لوگوں پر ظلم نہ کرنا بھی سخاوت ہے۔
☆ دل کا سکون صرف اور صرف سچائی سے ملتا ہے۔
☆ ہمارا علم ہمارے اعمال سے جھلکتا ہے۔
☆ خوش اخلاقی سب سے اچھا جوہر ہے۔
☆ جسے ہار جانے کا خوف ہو وہ ضرور ہار جائے گا۔
☆ وقت سے پہلے کبھی اپنے ارادے کا اظہار نہ کرو۔

موتیوں جیسی باتیں

☆ اللہ کی نظر میں وہ عظیم ہے، جس کا اخلاق بلند ہو۔
(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
☆ جو دوسروں کے غم سے بے غم ہو وہ آدمی کہلانے کا مستحق ہے۔
(شیخ سعدیؒ)
☆ کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ دوسروں کی دل آزاری ہے۔
(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
☆ بڑا عیب ہے کہ تم کسی پر وہ عیب لگاؤ جو اس میں نہیں۔
(حضرت علی کرم اللہ وجہہ)
☆ ظالموں کے ساتھ رہنا خود ایک ظلم ہے۔ (امام حسینؓ)
☆ موت سے محبت کرو زندگی عطا کی جائے گی۔
(حضرت ابوبکر صدیقؓ)
☆ عاقبت اندیشی کو طلب مال پر مقدم رکھو۔ (مامون الرشید)

لفظ موتیوں جیسے

☆ انسان کی زندگی بھی پودوں جیسی ہوتی ہے، کچھ کو پانی دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کسی کو راہ دکھاتے ہیں، کچھ کو جنگل کے پودوں کی طرح خود سنبھالتے ہیں۔
☆ کتابوں کے اوراق کی نسبت انسانوں کے چہروں کا مطالعہ زیادہ دلچسپ اور سبق آموز ہوتا ہے۔
☆ بے وجہ دعائیں دینے والی صرف ایک ہستی ہوتی ہے وہ ہے ماں۔
☆ جو مغرور ہوتا ہے وہ ذہنی معذور ہوتا ہے۔
☆ مشکلات کو دور کرنے، خواہشات کو دبانے اور تکالیف کو برداشت کرنے سے انسان کا کردار اعلیٰ مضبوط اور پاکیزہ ہو جاتا ہے۔
☆ مطمئن اور آرام پسند لوگ کبھی ترقی نہیں کر سکتے لیکن انہیں اس کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔
☆ محبت کی کوئی منزل نہیں، اس کی ابتدا اور انتہا ایک ہے۔

پڑھو اور عمل کرو

☆ غریبوں میں سب سے بڑھ کر اخلاق کا فریب ہے۔
☆ غصہ وقتی پاگل پن ہے۔
☆ خوشیاں وہیں پروان چڑھتی ہیں، جہاں اعتماد کے بیج کی آبیاری ہو۔
☆ اخلاق انسان کو جنت کے دروازے تک لے جاتا ہے۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

☆ ہر غلام کے آباؤ اجداد میں کوئی نہ کوئی بادشاہ شامل رہا ہے۔ (افلاطون)

☆ آدمی میں صلاحیت ہو تو حسب ونسب کی کوئی اہمیت نہیں۔
(ہوریس)

☆ حالات آدمی کو جنم نہیں دیتے بلکہ آدمی حالات کو جنم دیتا ہے۔
(ڈسرائیلی)

☆ جھوٹ بولنے کے بعد ایک اچھے حافظے کی ضرورت ہوتی ہے۔
(کارنیل)

☆ جب تک میں نے کچی محبت نہ کی تھی تنہا تھی۔ (نارمن)

☆ جب دوست مانگنے تو کل کا سوال عبث ہے۔ (ہربرٹ)

☆ جس کے سر پر تاج ہوتا ہے اسے تاج کا بوجھ اٹھانا ہی پڑتا ہے۔ (شیکسپئر)

☆ شطرنج کی طرح زندگی میں بھی جو شخص پہلے چال سوچ لیتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ (چارلز بلٹن)

☆ عقل مند آدمی کے لئے پانی ہی بہترین مشروب ہے۔
(ڈیوڈ تھوریو)

☆ بیوروکریسی ایک دیو ہیکل نظام ہے جسے بونے چلاتے ہیں۔
(بالزک)

☆ عظیم ہے وہ انسان جو اپنی ذات کی بجائے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے بارے میں سوچتا رہتا ہے۔

☆ کتابوں کو زمین پر مت گرنے دو یہ کتابیں ہی انسان کو آسمان پر لے جاتی ہیں۔

☆ دل کی آنکھ عبادت سے کھلتی ہے۔

مہکتے پھول

☆ اپنے اسلاف کو بھول جانے والا شخص اس چشمے کی مانند ہے جس کا کوئی دہانہ نہ ہو یا اس درخت کی طرح ہے، جس کی کوئی شاخ نہ ہو۔

☆ مذہب کی بغیر دی ہوئی تعلیم سے ہم صرف عیار شیطان پیدا کریں گے۔

☆ دنیا کا سب سے بڑا احمق وہ ہے جو کسی کا مشورہ سننے کے لئے تیار نہ ہو۔

☆ جو شخص اپنے خلوص کی قسمیں کھائے اس پر کبھی اعتبار نہ کرو۔

☆ اپنے دوست سے خصوصی محبت کرو لیکن دل کی بات مت بتاؤ۔

☆ بلند حوصلہ انسان کے ہاتھ میں آکر مٹی بھی سونا ہو جاتی ہے۔

☆ وقت کی قدر کرو اور باقاعدگی کو اپنا اصول بناؤ۔

☆ کتنا عظیم ہے وہ شخص جو اپنا غم سینے میں چھپائے رکھتا ہے۔

☆ تمنا کو دل میں جگہ نہ دو کیونکہ یہ دل میں گہرے زخم کر دیتی ہے۔

☆ ظالم مظلوم کی دنیا بگاڑتا اور اپنی آخرت تباہ کرتا ہے۔

☆ جینے کے لئے ضروری ہے کہ زہر پینے کی عادت ڈالی جائے۔

☆ بادلوں کی طرح رہو جو پھولوں کے ساتھ ساتھ کانٹوں پر بھی برستے ہیں۔

مہکتی کلیاں

☆ دنیا کا علم دولت کا ذریعہ اور دین کا علم سکون کا باعث بنتا ہے۔

☆ دنیا جب کسی قوم کی طرف جھکتی ہے تو دوسروں کی نیکیاں بھی اسے دیدیتی ہے اور جب منہ پھیرتی ہے تو اس کی خوبیاں بھی اس سے چھین لیتی ہے۔

☆ بزدل آدمی موت آنے سے پہلے کئی بار مرجاتا ہے لیکن بہادر آدمی صرف ایک بار مرتا ہے۔

☆ جو لوگ زندگی کو ایک مقدس فریضہ سمجھ کر بسر کرتے ہیں وہ کبھی ناکام نہیں ہوتے۔

☆ دل کی طرح سخت اور دل ہی کی طرح ملائم دنیا میں کوئی چیز نہیں۔

☆ مشکلات، انسان کی روح کی آزمائش ہوتی ہیں۔

خلیل جبران کے اقوال

☆ تم جہاں سے چاہو زمین کھود لو، خزانہ تمہیں ضرور مل جائے گا مگر شرط یہ کہ زمین کامیابی کے یقین کے ساتھ کھودو۔

☆ اگر مذہب محض جنت کی بشارت کا نام ہے، حب الوطنی ذاتی مفاد کے لئے ہے اور علم کا مقصد محض دولت اور آسائش کا حصول ہے تو میں کافر، غدار اور جاہل کہلانا پسند کروں گا۔

☆ جو شخص ایک کسان، مزدور، معمار اور ہنرمند کی بجائے سیاستداں بننے کو ترجیح دیتا ہے وہ اپنی قوم کو تباہی کی طرف لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔

زاویہ نگاہ

☆ جو اپنے لئے اصول نہیں بناتے انہیں دوسروں کے بنائے

ہوئے اصولوں پر چلنا پڑتا ہے۔

☆ کامیاب انسان، ماضی کی ناکامیاں یاد رکھتے ہیں۔

☆ لوگ اپنے فیصلوں کی وجہ سے ترقی کرتے ہیں۔

☆ اپنی قابلیت پر شک کرنے والا اپنی قوتوں کو کم کرتا ہے۔

☆ شخصیت کی تعمیر خیالات کرتے ہیں۔

☆ دوسروں کے نگراں ہونے سے بہتر ہے کہ اپنی نگرانی کی جائے۔

☆ عظیم اور معمولی آدمی میں جو فرق ہے وہ صرف عزم اور ارادے کا ہے۔

☆ لوگ اتنا ہرگز نہیں جانتے، جتنا دعویٰ کرتے ہیں۔

☆ جدوجہد چیزوں کی قیمت بڑھاتی ہے۔

☆ نرم الفاظ کی لاگت معمولی مگر قدر و قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

سچ ہے

☆ تعلیم قوموں کے دفاع کا سب سے سستا اور آسان ہتھیار ہے۔

☆ سب کچھ گنوانے کے بعد بھی مستقبل آدمی کے پاس بچ جاتا ہے۔

☆ خوش حالی دوست بناتی ہے اور تنگ دستی ان کی آزمائش کرتی ہے۔

☆ چیزوں کو استعمال کرنا آسان ہے مگر انہیں بنانا بڑا مشکل ہے۔

☆ یاد رکھئے کہ آپ جتنا کم بولتے ہیں اتنا زیادہ سنتے ہیں اور جتنا زیادہ سنتے ہیں اتنا ہی زیادہ سیکھتے ہیں۔

یادگار لمحے

☆ زندگی میں دو چیزیں انتہائی تکلیف دہ ہوتی ہیں، ایک جس کی خواہش کی ہو، اس کا نہ ملنا اور ایک جس کی خواہش نہ کی ہو اس کا مل جانا۔

☆ محبت کے ذریعے دوسروں کو بے وقوف بنانا بہت آسان ہے۔

☆ دل کا ہر فیصلہ ہماری ذات سے منسلک ہوتا ہے اور دماغ کا دوسروں سے۔

☆ الجھے ہوئے شخص کے ہاتھ میں قلم آجائے تو دوسروں کی عزت پہ حرف آتا ہے۔

سنہرے حروف

☆ دیوار کا ہر ایک پتھر خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا ہو، وہ قیمت رکھتا ہے۔
(لانگ فیلو)

☆ دنیا میں سب سے بہتر سوال یہ ہے کہ میں دنیا میں کونسی نیکی کر سکتا ہوں۔ (فرینکلن)

☆ جو شخص ارادے کا پکا ہو، وہ دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکتا ہے۔ (گوئٹے)

کام کی باتیں

☆ دنیا وہاں تک ہوتی ہے جہاں تک آپ کا شعور جاتا ہے۔

☆ سمندر کی تعریف کرو، مگر کنارے پر ہی رہو۔

☆ کامیابی کی سیڑھی جیبوں میں ہاتھ رکھ کر طے نہیں کی جاتی۔

☆ ایک لمبی زبان زندگی کو چھوٹا کر دیتی ہے۔

☆ شکر میٹھی ہوتی ہے خواہ اندھیرے میں ہی ہو۔

☆ جو لوگ کچھ کر سکتے ہیں وہ کرتے ہیں، جو کچھ نہیں کر سکتے وہ ہدایت دینے لگتے ہیں۔

☆ جس کا پیٹ بھرا ہو، وہ کچھ نہیں کر سکتا۔

☆ سوپ خراب ہو تو بڑے چمچے سے پیو۔

☆ کوئی ایسا دروازہ کبھی مت کھولو جسے تم بعد میں بند نہ کر سکو۔

گوہر نما

☆ دنیا سے محبت نہ رکھ یہ مسلمانوں کا گھر نہیں۔

☆ شیطان سے محبت نہ کر یہ مسلمانوں کا دوست نہیں۔

☆ کسی کو تکلیف نہ دے یہ مسلمانوں کا شیوہ نہیں۔

☆ تین چیزیں اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو دیتا ہے۔ بیماری، فقر، صبر و استقلال۔

☆ تین چیزیں عقل کو بڑھاتی ہیں۔
(۱) روزہ (۲) مسواک (۳) تلاوت کلام پاک۔

دوست تین طرح کے ہوتے ہیں۔ زبانی، نانی، جانی۔

☆ تین چیزیں بہت سوچ سمجھ کر اٹھانی چاہئیں۔ قلم، قدم، قسم۔
(ماخوذ)

تین اہم باتیں

☆ عون بن عبداللہ فرماتے ہیں۔ بعض بزرگ ایک دوسرے کو خط لکھتے تو اکثر تین باتیں ضرور لکھتے۔

☆ جو آخرت کے لئے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دنیا بنا دے گا۔

☆ جو اپنے باطن (دل) کو درست کر لے گا، اللہ اس کے ظاہر کو

سنوار دے گا۔

☆ جو اپنے اور اللہ کے درمیان معاملات کو ٹھیک کر لے گا اللہ اس کے اور لوگوں کے درمیان معاملات کو درست کر دے گا۔

عورت کیا ہے؟

ڈاکٹر: عورت ایک تھرمامیٹر ہے جو حالات کے مطابق ٹمپریچر ظاہر کرتی ہے۔

درزی: عورت ایسا لباس ہے جو پرانا ہو جائے تو نظروں سے اتر جاتا ہے۔

فلمساز: عورت وہ ہستی ہے جو بیک وقت محبوبہ اور بیوی کا رول ادا نہیں کر سکتی۔

عاشق: عورت وہ خط ہے جو رنگ برنگی روشنائیوں سے لکھا گیا ہے۔

ڈرائیور: عورت وہ گاڑی ہے جس کی بریکیں عموماً غائب ہوتی ہیں۔

باورچی: عورت وہ ہانڈی ہے جو فیشن کے چولہے پر جلتی رہتی ہے۔

شاعر: عورت قدرت کی شاعری کا وہ مجموعہ ہے جس کا پہلا ایڈیشن حوا کے نام سے دنیوی مارکیٹ میں آیا۔

لوہار: عورت ایسا مقناطیس ہے جس کی کشش سے دنیا کا کوئی مرد محفوظ نہیں۔

دھوبی: عورت ایسا میلا کپڑا ہے جو صرف تعریف کے صابن سے دھویا جا سکتا ہے۔

صحافی: عورت خبریں بنانے والی قدرتی مشین ہے۔

طالب علم: عورت وہ کتاب ہے جو ہر مرد کے نصاب میں داخل ہے۔

قصائی: عورت ایسی چھری ہے جو حلال تو کرتی ہے مگر خون نہیں بہاتی۔

پوسٹ مین: عورت وہ لفافہ ہے جس کے اوپری حصے کو پڑھ کر اندرونی تحریر کا پتہ چلانا آسان نہیں۔

میرے خیال میں: عورت وہ موضوع ہے جس پر جتنا بھی لکھا جائے کم ہے۔

کردار

☆ کردار ایک ایسا ہیرا ہے جو پتھر کو بھی کاٹ دیتا ہے۔ انسان کو عظیم بناتا ہے۔ خواہشات کو دبانے سے اور مشکلات پر قابو پانے سے انسان کا کردار مضبوط ہوتا ہے۔ اگر دنیا میں انسان کی دولت کم ہو جائے تو وہ کچھ نہیں کھوتا مگر انسان کا کردار کھو جائے تو سب کچھ کھو جاتا ہے۔

تین قسم کے لوگ

ابوبکر وراقؒ کے بقول لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک امراء، دوم علماء، سوم فقراء۔ جب امراء بگڑ جائیں تو رعیت کی معاش اور کمائی بگڑ جاتی ہے۔ جب فقراء بگڑ جائیں تو لوگوں کی عادت خراب ہو جاتی ہے۔ امراء کا بگڑنا ظلم ہوتا ہے اور جب کہ فقراء کا بگڑنا ریا سے ہوتا ہے اور علماء کا طمع سے۔ گویا فقراء افراد وقت کے لئے قابل تقلید اخلاق وادب کے نمونے ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے فقراء مسلمان معاشرے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

کہکشاں

☆ دوستی کی شیرینی کو ایک دفعہ کی رنجش ہمیشہ کے لئے زہر آلود کر دیتی ہے۔

☆ کسی کا دل نہ توڑو کیونکہ آپ کے سینے میں بھی دل ہے۔

☆ زندگی ایک پھول ہے جو خوبصورتی کے لئے کانٹوں کا سہارا لیتی ہے۔

☆ دوستی کہنا دوستی نہیں، دوستی ثابت کرنا دوستی ہے۔

انمول خزانہ

سنہری موتی

☆ اگر آپ اڑنا چاہیں تو اپنے بال و پر کے ساتھ اڑ سکتے ہیں، کسی اور کے پروں پر بھروسا کرنے والا کبھی پرواز نہیں کر سکتا۔

☆ جو کارواں واضح منزل کو متعین کئے بغیر مصروف سفر ہوتا ہے وہ بہت جلد منتشر ہو جاتا ہے۔

☆ ریاکاری ایسا کیڑا ہے جو سارے بدن کو بدبودار کرتا ہے۔

☆ حصول علم کے لئے جل کر اپنا وجود ختم کر دو تاکہ ماحول کے گھٹا ٹوپ اندھیرے ختم ہو جائیں۔

☆ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانا اور اچھے نتائج کی امید رکھنا جہالت ہے۔

ماں کی شان

☆ماں کے منہ سے نکلی ہوئی دعا خدا تعالیٰ کو بھی ماننا پڑتی ہے۔
(حدیث نبوی)

☆ماں کا دوسرا نام جنت ہے اور ماں کے بغیر کائنات نامکمل ہے۔
(شیخ سعدیؒ)

☆ماں کی اصل خوبصورتی اس کی محبت ہے اور میری ماں دنیا کی خوبصورت ماں ہے۔ (محمد علی جوہر)

☆ماں میری دنیا کی عزیز ترین ہستی ہے۔ (ظہیر الدین بابر)

☆ماں کی محبت جنت میں جانے کی سند ہے۔

محبت

محبت آگ کی صورت بجھے سینوں میں جلتی ہے تو دل بیدار ہوتے ہیں

محبت کی تپش میں کچھ عجب اسرار ہوتے ہیں کہ جتنا بھڑکتی ہے عروس جاں مہکتی ہے۔

محبت خواب کی صورت نگاہوں میں اترتی ہے
کسی مہتاب کی صورت
ستارے آرزو کے اس طرح سے جھلملاتے ہیں
کہ پہچانی نہیں جاتی۔
محبت کے شجر پر خواب کے پنچھی اترتے ہیں
مگر میں ناامیدی کی ہوائیں سنسناتی ہیں۔

جی ہاں

☆ہم سب تنہا ہیں ان جذبوں کی طرح جن کے ساحل ایک ہی سمندر میں ہوتے ہوئے دور ہوتے ہیں۔

☆ہر چھوڑ کر جانے والا شخص بے وفا نہیں ہوتا اور اسی طرح ہر ساتھ رہنے والا شخص بھی آپ کا اپنا نہیں ہوتا۔

☆فیصلے کا اختیار انسان کو ہوتا ہے لیکن مرضی ہمیشہ اوپر والے کی ہوتی ہے۔

☆محبت بے سبب نہیں ہوتی، کبھی تو اس کا سبب انسان کی کوئی خواہش ہوتی ہے، کبھی کسی سے ترس کھا کر محبت کی جاتی ہے اور کبھی انسان محبت کی طلب میں محبت کرتا ہے۔

منتخب اشعار

سمندر سے بڑا ہے دل یہ میرا
تب ہی تو آنکھ میری نم نہیں ہے

☆

دوستوں جیسا یہ انداز دکھاتے کیوں ہو
دل نہیں ملتا تو پھر ہاتھ ملاتے کیوں ہو

☆

تمام سجدیں نمازیں دعائیں بے معنی
دلوں سے بغض نہ ذہنوں سے انتشار گیا

☆

گزری ہوئی بہاروں کا رونا فضول ہے
جو عمر رہ گئی ہے اب اس کا خیال کر

☆

بچوں کو بھی سلام کی عادت نہیں رہی
بوڑھے لبوں پہ حرف دعا بھی خموش ہیں

☆

فرشتے اس کے دسترخوان پر برکت لٹاتے ہیں
غریبوں میں جو اپنا مال و زر تقسیم کرتا ہے

☆

کبھی محلے کے بچوں کو ڈانٹ سکتے تھے
مگر اب اپنے گھروں کا بھی اختیار گیا

نوشتۂ دیوار

اس دنیا میں انسان صلاحیتوں سے آگے نہیں بڑھتا بلکہ جستجو اور لگن سے منزل تک پہنچتا ہے۔

Asim Jafri

قسط نمبر ۱۴۳

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۃ اعلیٰ

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۃ اعلیٰ قرآن حکیم کی ۸۷ ویں سورۃ ہے۔ اس سورۃ کی بہ کثرت تلاوت سے دل میں نورانیت پیدا ہوتی ہے اور چہرے پر نکھار آتا ہے۔

جس شخص کا حافظہ کمزور ہو، دماغ میں بہت زیادہ بھول ہو اس کو چاہئے کہ سورۃ اعلیٰ کی مندرجہ ذیل آیت کو ۳۴۵ مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھا کرے اور اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ حافظہ قوی ہوجائے گا اور بھول چوک کی بیماری سے نجات ملے گی۔ اس آیت کا نقش اگر گلے میں ڈالیں تب بھی حافظہ قوی ہوجاتا ہے اور مرض نسیان سے نجات مل جاتی ہے۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى ○ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ○ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ○ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس آیت کا ورد مع بسم اللہ کے کرے اور اول و آخر گیارہ مرتبہ درود ابراہیم پڑھے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۶۰	۸۷۴	۸۷۰	۸۶۷
۸۷۱	۸۶۶	۸۶۱	۸۷۳
۸۶۵	۸۶۸	۸۷۶	۸۶۲
۸۷۵	۸۶۳	۸۶۴	۸۶۹

جس شخص کی کمر میں درد ہو یا کمر کی کوئی بھی تکلیف ہو اس کو چاہئے کہ سورۃ اعلیٰ کی ان آیات کو گلاب و زعفران سے کسی طشتری پر لکھ کر روغن زیتون سے ان آیات کو صاف کرکے روغن زیتون کو کمر پر لگائے اور ہلکے ہلکے روزانہ مالش کرے اور اس عمل کو ۱۱ دن تک لگاتار کرے۔ انشاء اللہ کمر کی تکلیف سے چھٹکارا ملے گا۔ آیات یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ○ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ○ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ○ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ○ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص دنیا کی محبت میں گرفتار ہو اور چاہتا ہو کہ اس کو دنیا کی محبت سے چھٹکارا مل جائے اور اس کا دل آخرت کی تیاریوں کی طرف چلنے لگے تو اس کو چاہئے کہ روزانہ تین سو مرتبہ اس آیت کا ورد رکھے، بعد نماز عشاء۔ آیت یہ ہے۔ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○ اس آیت کا نقش گلے میں ڈالے اور اس آیت کا نقش مثلث پانی میں گھول کر اس کا پانی تین دن تک صبح شام پیا کرے۔ اس طرح ۱۵ نقش ۴۵ دن تک پئے۔ انشاء اللہ دنیا سے بیزاری پیدا ہوگی اور دل عبادت و ریاضت اور آخرت کی تیاری کی طرف مائل ہوگا۔

گلے میں ڈالنے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۸۴	۳۹۸	۳۹۴	۳۹۱
۳۹۵	۳۹۰	۳۸۵	۳۹۷
۳۸۹	۳۹۲	۵۰۰	۳۸۶
۳۹۹	۳۸۷	۳۸۸	۳۹۳

پینے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۵۹	۶۵۱	۶۵۷
۶۵۳	۶۵۶	۶۵۸
۶۵۵	۶۶۰	۶۵۲

سورۃ اعلیٰ کا نقش دوران سفر حفاظت کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کی برکت سے ہر طرح کے حادثوں سے انسان محفوظ رہتا ہے۔ اس کو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے دائیں بازو پر باندھنا چاہئے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۱۸	۴۳۳۲	۴۳۲۹	۴۳۲۵
۴۳۳۰	۴۳۲۴	۴۳۱۹	۴۳۳۱
۴۳۲۳	۴۳۲۷	۴۳۳۴	۴۳۲۰
۴۳۳۳	۴۳۲۱	۴۳۲۲	۴۳۲۸

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیو بند

شائقین اس نمبر پر رابطہ قائم کریں۔ 9058412580-9897648829

امداد روحانی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝

(سورۃ القمر: آیت نمبر ۱۰)

اگر زندگی میں محتاجی، معذوری، بے کسی اور بے بسی کی سی کیفیت پیدا ہو تو اس آیت کا ورد روزانہ ۲۱۶۲ مرتبہ کریں اور اگر اتنی تعداد میں پڑھنا ممکن نہ ہو تو کم سے کم روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ محتاجی اور بے کسی سے نجات ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرمائیں گے اور زندگی میں کسی بھی راستے سے خوشگوار انقلاب آئے گا۔

بعض بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ اگر دو نفل قضاء حاجت کی نصف شب کے بعد پڑھیں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس وقت تک اس آیت کو سجدے میں جا کر پڑھتے رہیں جب تک رقت طاری نہ ہو جائے اور اس عمل کو لگاتار ۴۰ راتوں تک کریں تو انشاء اللہ مصائب اور مسائل سے چھٹکارا ملے گا اور دکھوں اور تکلیفوں سے پیچھا چھوٹ جائے گا۔ یہ آیت اپنے اندر عجیب و غریب تاثیر رکھتی ہے اور بے بسی اور بے کسی سے نجات دلانے میں اہم رول ادا کرتی ہے۔ اس آیت کا نقش بھی انسان کو کس مپرسی سے نجات دلانے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش، یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۵۳۳	۵۴۶	۵۴۳	۵۴۰
۵۴۴	۵۳۹	۵۳۴	۵۴۵
۵۳۸	۵۴۱	۵۴۸	۵۳۵
۵۴۷	۵۳۶	۵۳۷	۵۴۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن، یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۴۶	۵۳۹	۵۴۱	۵۳۶
۵۳۳	۵۴۴	۵۳۸	۵۴۷
۵۴۰	۵۴۵	۵۳۵	۵۴۲
۵۴۳	۵۳۴	۵۴۸	۵۳۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۴۳	۵۴۰	۵۳۳	۵۴۶
۵۳۴	۵۴۵	۵۴۴	۵۳۹
۵۴۸	۵۳۵	۵۳۸	۵۴۱
۵۳۷	۵۴۲	۵۴۷	۵۳۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، خ، ل، ع، یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۴۷	۵۳۶	۵۳۷	۵۴۲
۵۳۸	۵۴۱	۵۴۸	۵۳۵
۵۴۴	۵۳۹	۵۳۴	۵۴۵
۵۳۳	۵۴۶	۵۴۳	۵۴۰

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ان پر مذکورہ آیت گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کردیں تو ان کی تاثیر دگنی ہو جائے گی اور مطلوبہ نتائج جلد از جلد برآمد ہوں گے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ۔ (سورہ نمل آیت ۶۲)

یہ آیت اسم اعظم کا درجہ رکھتی ہے اور دکھی دلوں اور بے کل روحوں کے لئے اکسیر ثابت ہوتی ہے۔ کوئی بھی شخص جو کسی مصیبت کا شکار ہو تو قرض کے بوجھ میں دبا ہوا ہو یا اس پر ناحق مقدمہ چل رہا ہو جس کی وجہ سے اس کو پریشانیوں کا سامنا ہو یا کوئی اگر کسی وجہ سے کسی رسوائی اور ذلت کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ اس آیت کا ورد ۷۸۶ مرتبہ کرے۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک جاری رکھے۔ اگر اتنی تعداد میں پڑھنا ممکن نہ ہو تو کم سے کم روزانہ گیارہ سو مرتبہ اس آیت کو پڑھے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص عشاء کے بعد دو رکعت نفل قضاء حاجت کی نیت سے پڑھ کر نماز سے فارغ ہونے کے بعد پانچ سو مرتبہ اس آیت کا ورد کرے اور اس عمل کو ۴۱ راتوں تک جاری رکھے تب بھی اس کو پریشانیوں سے نجات ملے گی، قرض ادا ہوگا، مقدمہ میں کامیابی ملے گی اور ذلت و رسوائی سے نجات ملے گی۔

اس آیت کا نقش بھی اللہ کے فضل و کرم سے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کی برکت سے قرض ادا ہونے کے راستے بنتے ہیں۔ ذلت اور بدنامی سے چھٹکارا ملتا ہے، مقدمہ کی لعنت سے نجات ملتی ہے اور ہر طرح کی پریشانی سے انسان خلاصی حاصل کر لیتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش، یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۷	۵۰۰	۴۹۷	۴۹۴
۴۹۸	۴۹۳	۴۸۸	۴۹۹
۴۹۲	۴۹۵	۵۰۲	۴۸۹
۵۰۱	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن، یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۰۰	۴۹۳	۴۹۵	۴۹۰
۴۸۷	۴۹۸	۴۹۲	۵۰۱
۴۹۴	۴۹۹	۴۸۹	۴۹۶
۴۹۷	۴۸۸	۵۰۲	۴۹۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹۷	۴۹۴	۴۸۷	۵۰۰
۴۸۷	۴۹۹	۴۹۸	۴۹۳
۵۰۲	۴۸۹	۴۹۲	۴۹۵
۴۹۱	۴۹۶	۵۰۱	۴۹۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۰۱	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۶
۴۹۲	۴۹۵	۵۰۲	۴۸۹
۴۹۸	۴۹۳	۴۸۸	۴۹۹
۴۸۷	۵۰۰	۴۹۷	۴۹۴

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو پندرہ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر دگنی ہو جائے اور مطلوبہ نتائج جلد از جلد برآمد ہوں۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆☆

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

لعنت قرض سے پریشانی

سوال از: عرفان سامانی ـــــ دہلی

میرا نام عرفان سامانی ہے، والدہ کا نام رابعہ سامانی ہے، عمر تقریباً ۲۸ سال ہے۔ تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہے۔

حضرت میں بچپن سے بیمار رہتا ہوں، بیماری نے کچھ ایسا پکڑا ہے کہ آج تک اس سے چھٹکارا نصیب نہیں ہوا، ہر وقت بیمار رہتا ہوں، دوا کے بغیر کام نہیں کرسکتا، کمزور تو پہلے سے ہی تھا۔ آج سے قبل پانچ ماہ پیلیا ہوگیا تھا، چھوٹا سا کپڑے کا کاروبار کرتا ہوں سب ختم ہوگیا ہے۔ جو پونجی تھی سب ختم ہوگئی ہے اوپر سے قرض بھی ہوگیا ہے، اب اتنی کمزوری آگئی ہے کہ کچھ کام نہیں ہوتا ہے نہ اتنا پیسہ ہے کہ کوئی ہلکا پھلکا کاروبار کرلوں، قرض والوں نے کچھ اتنا پریشان کیا پہلی جگہ سے دور جا کر رہ رہا ہوں اور کچھ لوگوں نے سامان کپڑے وغیرہ ضبط کر لئے ہیں، بہت ہی مختصر دو جوڑی کپڑے ہیں انہیں کو دھلوا کر پہن رہا ہوں، ٹھنڈک کا موسم ہے پیسے بھی نہیں، کاروبار، صحت نہیں کہ محنت مزدوری کرلوں۔ کبھی مزدوری نہیں کی، مزدوری ہوتی نہیں۔ بہت مشکل سے کام کررہا ہوں، ایک دن کام کرتا ہوں تو دو دن چھٹی کرنی پڑتی ہے کیونکہ طبیعت خراب ہوجاتی ہے، بخار آجاتا ہے، کمزوری ابھی گئی نہیں ہے، حضرت نماز کی پابندی بچپن سے کرتا ہوں، نماز پڑھ کر رو رو کر دعائیں کررہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس پریشانی کو آسانی میں بدل دے۔ ہمت نہیں ہارا ہوں، برابر کوشش کررہا ہوں اور دعائیں کررہا ہوں کہ اللہ جلد سے جلد اس پریشانی سے نجات عطا فرما، بیماری اور قرض سے چھٹکارا عطا فرما، اور آپ سے اور جملہ قارئین سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ مجھے اس بھنور سے نجات عطا فرمائے۔

حضرت اقتصادی حالات صحیح نہ ہونے کی وجہ سے اپنے ماں باپ بھائی بہن اعزہ واقارب، دوست احباب ہر کوئی بدل گئے ہیں، جو تعریفیں کرتے نہیں تھکتے تھے وہی طنز کرنے لگے ہیں، ہر کوئی بیگانہ سا لگنے لگا ہے اس وسیع وعریض دنیا میں اپنے کو تنہا محسوس کرنے لگا ہوں، آج جس درد میں ہم جی رہے ہیں اس درد میں اخلاقیات کے سارے مفہوم قریب قریب اقتصادیات کے اندر محصور ہوکر رہ گئے ہیں۔

حضرت میں بچپن کی ان معصوم آنکھوں سے دیکھتا دیکھتا جوان ہوا اور اب جوانی کو الوداع اور بڑھاپے کا استقبال کرنے کے لئے کھڑا بیتاب ہوں۔ حضرت درخت پر ایک سال خزاں آجائے تو دوسرے سال بہار آنے کی قوی امید ہے مگر حضرت اس جسم پر خزاں آجائے تو ہزار کوشش کے باوجود بھی بہار نہیں آسکتی۔ حضرت قوت سے زیادہ کوشش کررہا ہوں، کچھ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کیا کروں، چاروں طرف سے راستے بند ہوگئے ہیں۔ حضرت ایسے دوراہے پر کھڑا ہوں کہ ایک راستے کا تعین نہیں کرپارہا ہوں، چلتے چلتے ڈر لگنے لگتا ہے کہ کہیں کوئی قرض والا نہ مل جائے تو کیا جواب دوں گا کیونکہ پیسے کا ہی سوال کرے گا اور پیسہ ہے نہیں ڈر کر کھڑا ہوجاتا ہوں سمجھ میں نہیں آتا کہ کدھر جاؤں، ایسا لگتا ہے کہ ابھی قرض والا آجائے گا اور ہاتھ پاؤں کانپنے لگتے ہیں، چہرہ زرد پڑجاتا ہے۔

حضرت آپ خود سمجھدار ہیں آپ اس حالات کو مدنظر رکھ کر کوئی ایسا فارمولہ بتائیں جو پڑھنے میں آسانی اور اثر میں تیز ہو۔ حضرت آپ سے اور جملہ قارئین سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ میرے لئے دعائے خاص کریں

تا کہ اللہ مجھے اس پریشانی سے نجات عطا فرمائے۔

حضرت کونسا کام مجھے راس آئے گا، کونسا رنگ، کونسا پتھر اور منحوس غیر منحوس تاریخیں اور ضروری کام انجام دینے کی تاریخیں اور میرا اسم اعظم کیا ہے اور آپ صدقہ کے ذریعہ بلاؤں سے نجات کے بارے میں بتائیں کیا صدقہ کروں جو حسب استطاعت ہو اور تیز اثر ہو۔ حضرت میرا مفرد عدد کیا اور اس بارے میں ہمیں جانکاری دیں، عین نوازش ہوگی۔

حضرت اس خط کو جلد از جلد رسالہ میں چھاپ دیں تو بہت مہربانی ہوگی۔ حضرت آپ کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے، حضرت لکھنے میں کوئی غلطی ہوگئی ہو خادم آپ سے معافی چاہتا ہے۔ حضرت میں جوابی لیٹر لینے گیا تھا مگر ملا نہیں، حضرت اپنی طرف سے جواب دینے کی زحمت گوارا کریں۔ انشاء اللہ میں جب دیوبند آؤں گا تو پیسے ضرور دوں گا، حساب تو باپ بیٹے کا ہوتا ہے، رقم کم ہو یا زیادہ۔

جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب مصائب کا دور آتا ہے اور غربت وناداری انسان کو گھیر لیتی ہے تو پھر سبھی لوگ ساتھ چھوڑ دیتے ہیں، وہ ساتھی جو یسر اور راحت کے دور میں محبت اور دوستی کے دعوے کرتے ہیں، وہی لوگ عسر اور کلفت کے زمانہ میں آواز دینے سے بھی متوجہ نہیں ہوتے۔

بقول شاعر۔

ایک وہ دور تھا ہر لمحہ مجھے تکتے تھے
ایک یہ وقت ہے کترا کے گزر جاتے ہیں

یہ صرف آپ کے ساتھ نہیں، یہ برے دور میں سبھی کے ساتھ ہوتا ہے اور تاریکیٔ شب میں انسان سے سایہ بھی جدا ہو جاتا ہے لیکن آپ ہمت نہ ہاریں، ہر رات کی صبح ہوتی ہے، ہر خزاں کے بعد بہار آتی ہے اور ہر مشکل کے بعد ایک آسانی بھی اللہ نے پیدا کی ہے۔ اپنی جدوجہد جاری رکھیں، معیشت اور روزگار کے معاملے میں حسن تدبیر کو پیش نظر رکھیں، موقعہ شناسی کو اہمیت دیں اور اس خدا کے سامنے بھی اپنا دامن پھیلائے رکھیں کہ جس کی مرضی کے بغیر اس دنیا میں کسی کو کچھ نہیں ملتا۔

چند وظائف کی پابندی رکھیں اور ایمان ویقین کے ساتھ وظیفوں اور دعاؤں کے سلسلے کو جاری رکھیں۔ کشتیاں جب بھنور میں پھنس جاتی ہیں تو دور اندیش قسم کے ملاح اپنے چپو اور اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ کرنے سے پہلے اس خدا کی مہربانی پر نظریں لگائے رکھتے ہیں، جس کے رحم وکرم ہی سے طوفانوں سے نجات ملتی ہے اور جس کے فضل واحسان ہی کی بنا پر کشتیاں کناروں تک پہنچتی ہیں۔ جو لوگ صرف دعاؤں، صرف وظیفوں پر قناعت کرکے بیٹھ جاتے ہیں اور اپنی نیا کے پار لگنے کے لئے صرف معجزے کے منتظر رہتے ہیں وہ بھی سمجھدار نہیں ہوتے اور ایسے لوگ اکثر اللہ کے رحم وکرم سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس دنیا کو خالق کائنات نے اسباب وعلل کی بنیاد پر پیدا کیا ہے اور اس دنیا کا سارا انتظام اسباب وعلل کا پابند ہے۔ اس لئے دعاؤں اور وظیفوں کے ساتھ ساتھ دنیا اور آسائش حاصل کرنے کے لئے انسان کو جدوجہد بھی کرنی چاہئے اور اسباب و تدابیر کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئے۔ آپ محنت، لگن اور انتھک جدوجہد کے ساتھ ساتھ ان وظائف کی پابندی رکھیں۔

ہر فرض نماز کے بعد ایک بار آیت الکرسی، تین بار سورۂ الم نشرح، ایک بار سورۂ فاتحہ اور تین بار سورۂ قدر پڑھا کریں۔ نماز فجر کے بعد ۱۳۱ مرتبہ "یاسلام" پڑھنے کا معمول بنائیں، نماز ظہر کے بعد ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھنے کا معمول رکھیں، نماز عصر کے بعد سو بار نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْب پڑھا کریں، نماز مغرب کے بعد اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ۴۱ مرتبہ پڑھا کریں اور عشاء کی نماز کے بعد اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو مرتبہ پڑھا کریں۔ بعض اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ اس وظیفے کو عشاء کے بعد لاتعداد مرتبہ اس وقت تک پڑھنا چاہئے جب تک قلب پر رقت طاری نہ ہو جائے اور آنکھوں سے آنسو نہ جاری ہو جائیں۔ بعض بزرگوں کا اس وظیفے کو حالت سجدہ میں پڑھنے کا معمول رہا ہے۔

آپ جو بھی طریقہ اپنی سہولت کے پیش نظر اختیار کریں بہتر ہے۔ ہر وظیفے کے آگے پیچھے درود شریف ضرور پڑھا کریں۔ کیوں کہ درود شریف ہی کی برکت سے عمل میں نورانیت پیدا ہوتی ہے اور وہ بارگاہ خداوندی میں مقبولیت کے قابل بنتا ہے۔ جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد کم سے کم چالیس مرتبہ درود شریف پڑھنے کا بھی معمول رکھیں۔ ان وظائف کی ادائیگی میں آپ کا زیادہ ٹائم نہیں لگے گا اور ان وظائف کی پابندی کرنے سے اللہ کی رحمتیں آپ کی طرف متوجہ ہوں گی اور آپ کی وہ نیا پار ہو جائے گی جو حالات کے طوفانوں میں ہچکولے کھا رہی اور آپ کو مایوسی سے ہمکنار کر رہی ہے۔ ان وظائف کی پابندی کے ساتھ ساتھ اگر آپ اس نقش کو بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں تو سونے پر سہاگہ ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۵	۲۸۹	۲۸۵	۲۸۴
۲۸۶	۲۸۱	۲۷۶	۲۸۸
۲۸۰	۲۸۳	۲۹۱	۲۷۷
۲۹۰	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۳

یاغنی

اِغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

اس نقش کو عروج ماہ میں یعنی چاند کی پہلی تاریخ سے ۱۴ر تاریخ کے دوران کسی بھی اتوار کو سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر بحالت وضو ہری پینسل سے لکھیں اور ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ نقش کو اگر آپ اس کی چال کے اعتبار سے نہیں مرتب کریں گے تو اس میں ایک طرح کی کمزوری رہے گی۔ اس لئے نقش کو صحیح رفتار کے ساتھ لکھنا چاہئے۔ اس نقش کی چال آتشی ہے، آپ کی آسانی کے لئے ہم اس چال کو نقل کر رہے ہیں، اس نقش کو اس چال سے پر کریں۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

ہم آپ کے لئے دعا گو ہیں کہ رب العالمین آپ کو پریشانیوں اور محدود ترین آمدنی کی مصیبتوں سے نجات عطا کرے، آپ کو قرض کی لعنت سے بھی چھٹکارا عطا کرے اور آپ کی غربت اور تنگ دامانی کو دولت، وسعت اور راحت سے بدل دے، آمین۔

عمل تکسیر کے بارے میں

سوال از: بدرالزماں قاسمی ——————— سورت

کچھ تحریریں ایسی ہیں جو میری سمجھ میں نہیں آرہی ہیں جس کے لئے حضرت سے رجوع کر رہا ہوں امید کہ درخواست قبول فرما کر بذریعہ جوابی لفافہ مرحمت فرمائیں گے انشاءاللہ۔

(۱) طلسماتی دنیا میں نظرات کے کالم میں آپ نے چوبیس گھنٹے کا وقت لکھ دیا ہے تو پھر جمع وتفریق کا کیا مطلب۔؟ جیسے دہلی میں اگر ۱۶ بجے ہیں تو پورے ہندوستان میں اس وقت ۱۶ ہی بجے گا۔

(۲) تحفۃ العالمین صفحہ: ۲۷۰ پر تکسیر عجمی میں امتزاج کس طرح دیں گے۔ یعنی حروف کم وبیش ہو رہے ہوں تو کیا کریں گے جیسے عبیدالرحمن لطیفہ خاتون، نوری خاتون، ثریا خاتون۔

(۳) تحفۃ العالمین صفحہ: ۲۶۴ پر تکسیر امتزاج، صفحہ: ۲۶۶ پر تکسیر قطبی، صفحہ: ۲۶۷ تکسیر زوجی ان کا استعمال کیسے کریں گے یعنی آگ میں جلائیں گے، دفن کریں گے، لٹکائیں گے وغیرہ۔

جواب

ماہنامہ طلسماتی دنیا صرف ہندوستان میں نہیں سارے عالم میں پڑھا جاتا ہے اس لئے قارئین کی آسانی کے لئے وقت میں جمع وتفریق کی وضاحت ضروری ہے۔ تاکہ وہ کوئی بھی عمل منتخب کرتے وقت اپنے علاقے کے ٹائم ٹیبل کو پیش نظر رکھیں۔

تکسیر کا عمل کرتے وقت یا دو سطروں میں امتزاج دیتے وقت اگر دوسری سطر اور پہلی سطر کے حروف زیادہ ہوں تو امتزاج کے بعد باقی حروف کو ایسے ہی بالترتیب نقل کر دینا چاہئے۔ تکسیر کرنے کے بعد طالب اپنے عنصر کے اعتبار سے تکسیر کا استعمال کریں، اگر عنصر آتشی ہے تو آگ میں جلائے، اگر بادی ہے تو درخت پر لٹکائے، اگر آبی ہے تو پانی میں بہائے اور اگر خاکی ہے تو زمین میں دفن کرے۔ اکثر عاملین نے تکسیر کے عمل کو بتی بنا کر چراغ میں روشن کرنے کے طریقے کو ترجیح دی ہے۔ ہر عامل نے اپنے رجحانات کو فوقیت دی ہے۔ دراصل تکسیر کا عمل بذات خود بہت قوی ہوتا ہے اور ہر اعتبار سے وہ باذن اللہ کارگر ثابت ہوتا ہے۔ جس طریقے پر دل ٹھکے اسی کو اختیار کریں۔ انشاءاللہ کامیابی ملے گی۔

مؤکل اور ہمزاد کا فرق

سوال از: محمد عرفان خاں ——————— کشمیر

سوال: کیا فرق ہے ہمزاد اور مؤکل میں۔

سوال: ہمزاد تو پرواز کر کے دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچ جاتا ہے، کیا مؤکل میں بھی ایسی خاصیت ہوتی ہے۔

سوال: سربفلک پہاڑوں کی بلندیوں اور پاتال تک پہنچے ہوئے سمندروں کی گہرائیوں کی خبر لے آتا ہے کیونکہ مؤکل میں بھی ایسی ہی خاصیت ہے۔

سوال: بڑی بڑی وزنی چیزیں جنھیں سو پچاس آدمی بھی بمشکل اٹھا سکتے ہیں ہزاروں میل کے فاصلے سے ہمزاد اٹھا لاتا ہے، کیا موکل میں بھی یہ خاصیت ہوتی ہے۔

سوال: سخت لاعلاج اور مہلک بیماریوں کے نسخے تجویز کر دیتا ہے ہمزاد، کیا موکل میں بھی ایسی ہی خاصیت ہوتی ہے، امید رکھتا ہوں جناب مولانا صاحب مجھے اس بار بھی ضرور جواب سے نوازیں گے انشاءاللہ تعالیٰ۔

مولانا صاحب ان سوالوں کا جواب بھی آپ کو طلسماتی دنیا ہی میں دینا پڑے گا۔ کیونکہ میں ابھی گھر نہیں گیا میں گاؤں ہی میں ہوں، ابھی گھر والوں کے ساتھ صلح نہ ہوئی اور ایک سوال یاد آیا اگر ہمزاد کو کہا جاتا ہے مجھے حج کرنے کے لئے لے چلو تو اٹھاتا ہے اور حج کراتا ہے، کیا موکل میں بھی ایسی خاصیت ایسی طاقت ہوتی ہے۔

جواب

موکل اور ہمزاد میں واضح فرق ہے، موکل فرشتے کو کہتے ہیں اور ہمزاد درحقیقت اپنے وجود کا ایک عکس ہوتا ہے اور جب یہ عکس روحانیت میں ڈھل کر سامنے آتا ہے تو اس کی قوت انسان کی قوت سے ہزار گنا بڑھ جاتی ہے۔ موکل عامل کی صرف رہنمائی کرتا ہے لیکن ہمزاد عامل کو تابع ہونے کے بعد سمندروں کی گہرائیوں سے بھی لے کر بہت کچھ دے سکتا ہے۔ آج کے دور میں ہمزاد کا تابع کرنا بہت مشکل ہے، جب کے موکل کا تابع کرنا اتنا مشکل نہیں ہے لیکن دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ موکل بھی لوگ تابع نہیں کر پاتے کیونکہ موکل اور ہمزاد تابع کرنے کے دوران جو پرہیز کرنے چاہئیں وہ لوگ نہیں کر پاتے اور وقت کی پابندی اور عمل کی پابندی بھی اکثر لوگوں سے نہیں ہو پاتی۔ اکثر عاملین اس بات کا لحاظ بھی نہیں کر پاتے کہ کس عمل کو کس مہینے میں کرنا چاہئے۔ منقلب مہینے میں یا ذو جسدین میں یا ثابت مہینے میں۔ تاریخوں اور ساعتوں کا اہتمام بھی اکثر عاملین سے نہیں ہوتا نتیجتاً یہ ہوتا ہے کہ عمل میں ناکامی ہوتی ہے اور اکثر کوئی بڑی بھول دوران عمل ہو جائے تو رجعت کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ جس سے عامل کو بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ہمارے خیال میں ہمزاد اور موکل تابع کرنے کی نیت محض عملیات میں رہنمائی حاصل کرنے کی ہونی چاہئے۔ اگر نیت یہ ہوگی کہ ہم ان کے ذریعہ خزانہ حاصل کریں گے یا ہواؤں میں اڑا کریں گے، یا دور دراز کے سفر کریں گے یا اللہ کے بندوں کو نقصان پہنچائیں گے تب بھی عمل میں ناکامی ہو جاتی ہے۔ عامل کو کامیابی کے لئے محنت، وقت کی پابندی، پرہیز کے ساتھ ساتھ حسن نیت کو ملحوظ رکھنا چاہئے اور ہمزاد سے زیادہ موکل تابع کرنے کو فوقیت دینی چاہئے کیونکہ بزرگوں کی رائے یہ ہے کہ اگر ہمزاد کو اپنی زندگی میں تابع کرنے کے بعد آزاد نہ کیا جائے تو پھر ہمزاد عامل کے پسماندگان کو نقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔ جب کہ موکل سے ایسا کوئی خطرہ نہیں ہوتا اور جہاں تک مرض کی تشخیص اور علاج کی رہنمائی کا معاملہ ہے تو ہمزاد سے زیادہ اس بارے میں موکل ہی سے مدد ملتی ہے۔ یوں اپنی اپنی جگہ دونوں ہی روحانی طاقت کے حامل ہوتے ہیں۔

وساوس سے پریشانی

سوال از: محمد عارف ——— اورنگ آباد

عرض گزارش یہ ہے کہ آپ کا شاگرد ہوں، مولانا میں وساوس سے بہت پریشان ہوں، میری طرف توجہ فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

میں علم الاسرار صفحہ نمبر: ۱۴ کا مثلث نقش بھی پی رہا ہوں، وسوسوں سے نجات کے لئے، میرے لئے دعا فرمائیں۔ نادعلی کا عمل بھی کر رہا ہوں توجہ فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔

جواب

جب وساوس آتے ہوں تو ان کو ہٹانے کی کوشش نہ کریں، جتنا وساوس ہٹائیں گے اتنا ہی وساوس پریشان کریں گے اور آپ کو کسی گمراہی کی طرف لے جائیں گے۔ وساوس سے نجات پانے کے لئے صبح شام ایک تسبیح لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کی پڑھتے رہیں اور ایک دن چھوڑ کر اس تعویذ سے غسل کرتے رہیں۔

غسل کا طریقہ یہ ہے کہ اس تعویذ کو سفید کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھیں۔ پھر اس کو تھوڑے سے پانی میں ابال کر پانی کو نہانے کے پانی میں ملالیں اور اس پانی سے نہالیں۔ تعویذ کا کاغذ نکال کر کہیں دبا دیں یہ نالی میں نہیں جانا چاہئے، پانی اگر نالی میں جائے تو کوئی حرج نہیں۔

تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۴	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

ایک دن چھوڑ کر اس تعویذ سے کم سے کم سات بار نہائیے۔ اس میں

۱۴ دن لگیں گے اور مذکورہ وظیفے کو ۱۴ دنوں تک جاری رکھئے۔ انشاء اللہ ۱۴ ہی دنوں میں آپ محسوس کریں گے کہ وساوس سے آپ کو چھٹکارا مل رہا ہے۔ اس عمل کو ضرورت پڑنے پر آپ ۲۸ دن بھی جاری رکھ سکتے ہیں۔ اس طرح آپ کو ۱۴ دن غسل کرنا پڑے گا، ایک دن چھوڑ کر غسل کریں گے تو ۲۸ دن لگیں گے۔ دوران وساوس نادعلی وغیرہ کا ورد نہ کرتے تو بہتر تھا۔ نادعلی کا عمل جلالی ہوتا ہے اور کوئی بھی جلالی عمل وسوسوں کی موجودگی میں رجعت میں مبتلا کرسکتا ہے۔ علم الاسرار میں چھپا ہوا نقش پانی میں گھول کر پینے میں کوئی حرج نہیں ہے اس کو پیتے رہیں۔

دعا گو ہوں اللہ آپ کو وسوسوں سے نجات دے اور ایمان وعقیدے کو سلامت رکھے کہ ایک مسلمان کا اصل سرمایۂ حیات یہی ہے۔

بیٹے کی خواہش

سوال از: شاہانہ ———— بھوپال

میری لگاتار تین بیٹیاں ہیں، لڑکے سے محروم ہوں، میری دلی آرزو ہے کہ ایک لڑکا اللہ تعالیٰ مجھے عطا کردے، آپ سے گزارش ہے کہ دعا فرمائیں۔ اس کے لئے مجھے کوئی عمل، وظیفہ یا خاص دعا بتائیں جس کو میں پڑھتی رہوں۔ مولائے تعالیٰ مجھے ایک لڑکا عطا فرمادے، جواب طلسماتی دنیا میں ضرور دیں۔

جواب

میری جب تین بیٹیاں ہوگئی تھیں اور چوتھی بار پھر اولاد کی امید تھی تو میں نے اپنے اللہ سے یہ دعا کی تھی کہ تو نے تین بیٹیاں اپنی مرضی سے مجھے عطا کیں، اب چوتھی بار میری بیوی پھر حمل سے ہے اور میں تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ اس بار میری اپنی خواہش یہ ہے کہ تو مجھے ایک اور بیٹی عطا کر تاکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اور نسبت قائم ہوجائے کیونکہ ان کے بھی چار بیٹیاں تھیں۔ اللہ نے میری دعا قبول کی اور چوتھی بار بھی میری بیوی نے لڑکی کو جنم دیا۔ آپ بھی اگر یہ دعا اپنے اللہ سے کریں کہ آپ کی بھی ایک اور بیٹی پیدا ہوجائے تاکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بھی بہ اعتبار اولاد ایک اور نسبت قائم ہوجائے۔

اس کے علاوہ دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ تین لڑکیوں پر جو لڑکا پیدا ہوتا ہے وہ مبارک نہیں ہوتا۔ تین بیٹیوں کے بعد جو بیٹا پیدا ہوگا وہ ماں باپ کے لئے مشکلات اور مصائب لاتا ہے۔ ماں باپ اس بیٹے کے بعد ایسی ایسی الجھنوں اور کلفتوں کا شکار ہوتے ہیں کہ بس اللہ کی پناہ۔ یہ بات شرعاً درست نہیں ہے اور نہ ہی یہ ہمارے عقیدے کا کوئی حصہ ہے۔ یعنی جس طرح دنیا کے دوسرے تجربات اسلام اور عقیدے کا جزو نہ ہوکر بھی اہم ہوتے ہیں اور ان تجربات سے فائدہ اٹھانے کی اسلام کوئی مخالفت نہیں کرتا۔ اسی طرح اس تجربہ کو بھی یکسر نظر انداز کردینا دوراندیشی نہیں ہے۔ میں ایسے کتنے ہی والدین سے واقف ہوں کہ جن کی زندگی میں خوش حالی اور سکون تھا لیکن تین بیٹیوں کے بعد جب بیٹا پیدا ہوا تو ان کی زندگی میں ایک ایسا بھونچال آیا اور ایسی آفتیں کھڑی ہوئیں کہ وہ بے چارے نہ اپنی خوش حالی کو باقی رکھ سکے، نہ سکون اور عافیت کو۔ بیٹا پیدا ہونے کے بعد ان کا گھریلو چین بھی ختم ہوا اور روزگار بھی دن بہ دن تباہی کا شکار ہوتا رہا بالآخر وہ مفلس وقلاش ہوکر رہ گئے۔ اگر آپ اپنے اللہ سے یہ دعا کریں کہ وہ اس بار بھی آپ کو ایک اور بیٹی عطا کرکے پھر پانچویں بار بیٹا عطا کرے تو مصلحتاً بہتر ہوگا۔ اگر آپ کی یہ دعا قبول ہوگئی تو آپ کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایک اور نسبت قائم ہوجائے گی اور دوسرے آپ آنے والے ان خطرات سے محفوظ ہوجائیں گی جن کا اشارہ دنیا کے تجربات نے دیا ہے۔ ہم آپ کو یہ بھی بتادیں کہ حمل قائم ہوجانے کے بعد ۳ مہینے کے اندر اندر اگر حاملہ کے پیٹ پر کوئی "یا متین" بغیر قلم اور روشنائی کے محض شہادت کی انگلی سے ۷۰ مرتبہ ۳ راتوں تک لکھ دے تو پھر لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ تجربہ کار لوگوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ ایام حیض سے فارغ ہونے کے بعد اگر چوتھی رات میاں بیوی باہم مقاربت کریں اور حمل قرار پاجائے تو فرزند ہی پیدا ہوتا ہے۔ یہ وہ تجربات ہیں جنہیں اختیار کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے لیکن عقیدہ تو ایک مسلمان کو یہی رکھنا چاہئے کہ لڑکا یا لڑکی اللہ کی مرضی سے پیدا ہوتا ہے۔

ہماری دعا یہ ہے کہ اگر تین لڑکی کے بعد لڑکا پیدا ہونے میں آپ کے لئے کوئی آفت یا مصیبت کھڑی نہ ہو تو اللہ آپ کو نیک اور صالح بیٹا عطا کرے ورنہ خوش نصیب بیٹی دے اور اس کے بعد آپ کو ایک بیٹا عطا کرے جو آپ کے لئے بہر اعتبار سعادت مند ثابت ہو۔ نرینہ اولاد کے لئے ماں باپ اگر روزانہ اس آیت کو مغرب کے بعد سات مرتبہ پڑھ لیا کریں تو اس کی برکت سے بھی نرینہ اولاد پیدا ہوجاتی ہے۔ آیت یہ ہے۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ۔ بعض بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ حمل قرار پانے کے بعد اگر ماں باپ یہ نیت کریں کہ اگر ان کے بیٹا پیدا ہوگا تو وہ اس کا نام "محمد" رکھیں گے تو پھر بیٹا ہی پیدا ہوتا ہے۔

ہماری اس تجربہ کی روشنی میں آپ جو بھی مناسب اور بہتر سمجھیں وہ

راستہ اختیار کریں۔ ہم سوالوں کے جواب میں محض مشورے دیتے ہیں حکم نہیں۔ ہر سائل کو یہ اختیار ہے کہ وہ ہمارا مشورہ مانے یا اس کو کسی اور مصلحت کی وجہ سے نظر انداز کردے۔

روزگار سے بیزاری

سوال از: منی بی ——————— بھوپال

میرا نام منی بی ہے، میرا ایک لڑکا ہے جس کا نام محمد سالم عرف بھورا ہے۔ وہ جوتے چپل کی دکان کرتا ہے لیکن دکان پر جاتے جاتے پھر رک جاتا ہے۔ پھر بڑی مشکل سے جاتا ہے، دو چار دن جاتا ہے پھر بند ہو جاتا ہے۔ براو کرم اس کا روحانی حل بتائیں، کرم ہوگا۔

جواب

جب آپ کا یہ بیٹا رات کو سو جائے تو اس کے دائیں کان میں سورۂ یٰسین اور بائیں کان میں سورۂ مزمل پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ اور اس کے گلے میں سات مرتبہ یا سلام لکھ کر ڈال دیں۔ اس نقش کو فیروزی رنگ کے کپڑے میں پیک کرلیں۔ انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد شکایت دور ہو جائے گی۔ اگر روزانہ دکان پر جاتے ہوئے بچے پر سات مرتبہ "یا سلام" پڑھ کر دم کر دیا کریں تو بہتر ہے۔ بچے کو بری صحبتوں سے بھی بچائیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اس کے یار دوست غیر ذمہ دار قسم کے ہیں یا پھر بچہ بدخواہوں کی ہائے ہائے کا شکار ہے۔

شاگرد بننے کی خواہش

سوال از: محمد سعید قادری ——————— کراچی (پاکستان)

عرض یہ ہے کہ بندہ ناچیز کراچی پاکستان سے آپ کا ایک ادنیٰ سا روحانی شاگرد ہے، کیونکہ فقیر کو بالکل معلوم نہیں ہے کہ ادارہ طلسماتی دنیا یا مکتبہ روحانی دنیا کے زیر اہتمام کتب جو شائع ہو چکی جس میں پاکستان یا کراچی میں کونسے کتب خانہ پر دستیاب ہے۔ پچھلے مہینے ایک پرانی کتاب پڑھنے کو ملی جس میں کتب خانہ "شان اسلام" کا ایڈریس درج تھا۔ وہیں سے میں نے فون کر کے آپ کی کتاب لکھی ہوئی کتب اعداد بولتے ہیں، کرشمہ اعداد، علم الاعداد، تحفۃ العاملین۔ یہ سب چاروں کتابیں فوٹو اسٹیٹ ملی اور خاصی مہنگی بھی ملیں۔

آپ سے التماس ہے کہ روحانی دنیا پر آپ کی کونسی کونسی بکیں ہیں، مثلاً جنات کے موضوع پر، علاج کیسے کریں، اپنا دفاع کیسے کریں، جادو، تعویذات پر یا دونوں کسی تحقیق پر۔

برائے مہربانی اس کے بارے میں آگاہی فرمائیں اور میں چاہتا ہوں کہ میں طلسماتی دنیا کا مستقل گاہک ہوں، آپ حکم کریں کہ میں طلسماتی دنیا کا سالانہ ہدیہ کتنا اور کس ایڈریس پر بھیجوں اور اگر طلسماتی دنیا کے سابقہ شمارے موجود ہوں تو ان کے بارے میں بھی بتائیں کہ میں کیسے منگواؤں۔ عرصہ ۱۰ سال سے روحانی دنیا کا طالب علم ہوں اگر ممکن ہو تو مجھے اپنی شاگردی میں لے لیں، آپ کا احسان عظیم ہوگا، پاکستان سے شائع ہونے والی روحانی جنتریوں میں لکھتا ہوں، مثلاً تحفہ روحانیات ملتان، جعفریہ جنتری، آئینہ قسمت لاہور، عالمی جنتری کراچی وغیرہ میں روحانی کالم لکھتا ہوں۔ خواہش ہے کہ آپ میری سرپرستی فرمائیں اللہ پاک آپ کو دونوں جہان میں کامیابی، شادمانی عطا فرمائے۔ آپ کے ادارے کو عروج بخشے آمین ثم آمین۔

(نوٹ) آپ کی کتابیں پڑھ کر بہت کچھ سیکھنے کو ملا، خاص کر اعداد کے علم پر، تحفۃ العاملین کی تعریف کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ جزاک اللہ۔

جواب

ابھی تک پاکستان میں ہماری کتابیں چھپنے کا کوئی نظم نہیں ہو سکا ہے، کوئی کتب خانہ ہم سے رجوع کرے گا تو انشاء اللہ اس بارے میں کوئی اقدام کریں گے۔ اگر آپ کی نظر میں کوئی کتب خانہ ایسا ہو جس کے ذریعہ ہم اپنی کتابوں کی اشاعت کر سکیں تو اس کی نشاندہی کیجئے۔ ہم ان سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔ اب تک ہماری تقریباً تیس کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور ان کتابوں کو اللہ کے فضل و کرم سے توقع سے زیادہ مقبولیت ملی ہے۔ اللہ نے ماہنامہ طلسماتی دنیا کو بھی زبردست مقبولیت عطا کی ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان میں اس رسالے سے استفادہ کرنے کے لئے بے شمار ہندو بھائیوں نے بھی اردو پڑھ لی ہے اور انہیں اس رسالے کے ذریعہ دین اسلام کی بہتر معلومات بھی حاصل ہوئی ہیں۔ طلسماتی دنیا صرف روحانی خدمات انجام نہیں دے رہا ہے بلکہ یہ رسالہ دین اسلام اور اردو زبان کے فروغ کا ذریعہ بھی بن رہا ہے۔

دعا کیجئے کہ اللہ ہماری خامیوں کو دور کردے اور اس کو مزید مقبولیت اور استحکام عطا کرے۔ اللہ کا کرم ہے کہ طلسماتی دنیا، دنیا کے گوشے گوشے میں جا رہا ہے اور یورپی ممالک میں بھی اس کی مقبولیت دن بہ دن بڑھ رہی ہے لیکن اس کے باوجود آپ جیسے چاہنے والوں سے درخواست ہے کہ طلسماتی دنیا کے عروج و استحکام کے لئے دعا کریں۔ یہ قائم و دائم رہے اور

اس کے ذریعہ ہماری مادری زبان اور ہمارے مذہب کو فروغ حاصل ہو۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا سالانہ زرتعاون انڈین پندرہ سو روپے ہے۔ یہ رقم آپ کسی بھی طرح دفتر طلسماتی دنیا تک پہنچادیں۔ رسالہ آپ کے پتے پر جاری ہو جائے گا۔

شاگرد بننے کے لئے جب ارادہ کریں تو درج ذیل تفصیلات روانہ کریں۔ اپنا نام والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر، اپنا شناختی کارڈ، اپنا مکمل پتہ، موبائل نمبر روانہ کریں اور انڈین دو ہزار روپے بھی بھجوائیں۔ انشاء اللہ آپ کو شاگرد بناکر آپ کی رہنمائی کی جائے گی۔ اللہ کا فضل و کرم یہ بھی ہے کہ جب سے ماہنامہ طلسماتی دنیا جاری ہوا ہے طلباء اس علم روحانیت کو سنجیدگی اور باقاعدگی کے ساتھ حاصل کرنے کی ہر ممکن جدوجہد کررہے ہیں اور آہستہ آہستہ ان جاہل قسم کے عاملوں سے اس امت کو نجات مل رہی ہے جو الف کے نام بے نہیں جانتے تھے اور اللہ کے سادہ لوح بندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے کے ساتھ ساتھ ان کے عقائد بھی خراب کررہے تھے۔ جن لوگوں کو صحیح طور سے نقش بھی بھرنے نہیں آتے وہ بھی اس لائن میں اس طرح دندنا رہے تھے کہ بس الامان الحفیظ۔

طلسماتی دنیا کی اشاعت کے بعد عوام میں شعور پیدا ہوا اور انہیں اندازہ ہوا کہ صحیح اور غلط عامل کی پہچان کیا ہے۔ ہمارے ملک میں اچھے عامل اگرچہ آج بھی کم ہیں لیکن اب بالکل ہی عنقا نہیں ہیں تاہم ہماری کوشش یہ ہے کہ ایسے عاملوں کی ایک کھیپ تیار ہوجائے تاکہ ضرورتمندوں کو کسی طرح کی کوئی پریشانی نہ رہے۔ آپ نے تحفۃ العالمین سے اندازہ کیا ہوگا کہ ہم اس لائن میں کتنی محنت کررہے ہیں ہم نے اس لائن کی جو کتابیں مارکیٹ میں جاری کی ہیں وہ سب عوام وخواص کی مکمل رہنمائی کررہی ہیں لیکن علم ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے اور ہم نے اپنی ہر کوشش کے بعد یہی سمجھا ہے کہ ابھی منزل بہت دور ہے اور ہم ابھی تک عوام کے لئے وہ سب کچھ نہیں کرسکے ہیں جس کی انہیں ضرورت ہے۔ دعا کیجئے زندگی صحت وعافیت کے ساتھ باقی رہے تو انشاء اللہ آئندہ اور بھی مفید کتابیں کتب خانوں کو دیں گے اور اس امید کے ساتھ کہ یہ کتابیں بھی کچھ نہ کچھ اُجالے اس دنیا میں پھیلائیں گی۔ آپ شاگردی کے لئے اقدام کریں ہم انشاء اللہ آپ کی مکمل سرپرستی کریں گے۔

مستجاب الدعوات بننے کے لئے

سوال از: عبدالرشید نوری ——— بھوپال

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب طلسماتی دنیا میں شائع کریں، نوازش وکرم ہوگا۔

(۱) مستجاب الدعوات اور سیف زبان کیسے ہوتا ہے، اس کا عمل کیا ہے۔ (۲) کشف کی دولت کیسے حاصل ہوتی ہے، کشف کا خاص عمل کیا ہے۔ (۳) سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے لئے خاص درود شریف عطا فرمادیں۔

جواب

مستجاب الدعوات بننے اور سیف زبان بننے کے لئے ایک مرتبہ سعد ابن ابی وقاص نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمائش کی تھی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے یہ دعا کردیں کہ میری زبان میں بھی اثر پیدا ہوجائے اور میری دعائیں قبول ہونے لگیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے سعد میں تمہارے لئے اگر ایسی دعا کروں گا تو اس کا فائدہ صرف تمہیں پہنچے گا اور اگر میں تمہیں ایسا فارمولہ بتادوں جس پر عمل کرکے تم مستجاب الدعوات بھی ہوجاؤ گے اور تمہارے الفاظ میں ایک طرح کی تاثیر بھی پیدا ہوجائے گی۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو بہت ہی اچھا ہوگا، اس فارمولے پر عمل کرکے میں بھی فائدہ اٹھاؤں گا اور دوسرے صاحب ایمان لوگ بھی اس فارمولے سے مستفیض ہوتے رہیں گے۔ اس کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی روزی کو حلال کرلو بس تم مستجاب الدعوات ہوجاؤ گے، تمہاری ہر دعا قبول ہوگی اور تمہاری زبان سے جو الفاظ نکلیں گے لوگ اس سے متاثر ہوں گے۔ سعد ابن وقاص فرماتے ہیں اس کے بعد میں رزق کے معاملے میں حد سے زیادہ محتاط ہوگیا اور میری روزی بالکل پاک صاف ہوگئی تو میری دعائیں بارگاہ خداوندی میں قبولیت کا شرف حاصل کرنے لگیں۔

بس ہماری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ آپ کی دعائیں قبول ہوں اور آپ کی گفتگو لوگوں کے دلوں میں اُتر جائے تو آپ بھی اپنے رزق کو خالص حلال کرلیں اور مشتبہ چیزوں سے بھی اپنا دامن بچائیں۔ انشاء اللہ اس کے بعد آپ کی دعائیں بھی قبول ہوں گی اور آپ کی زبان میں ایسا اثر پیدا ہوگا جو جادو کی طرح اپنا کام کرے گا۔

کشف کی دولت حسنِ نیت اور حسنِ ریاضت نیز گناہوں سے مجتنب ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ اپنی نیت کو ہر معاملے میں صاف ستھرا رکھیں کہ یہی عمل کی بنیاد ہے اس کے بعد عمل کو خالصتاً اللہ کے لئے کریں، کسی بھی ریاضت اور عبادت میں ریا ونمود کا شائبہ تک نہ ہو کیونکہ عبادت میں ریاکاری، شرک خفی کا درجہ رکھتی ہے اور شرک خدا سے دوری کا

سبب بنتا ہے جب کہ عبادت بندے کو اللہ کا قرب عطا کرتی ہے لیکن جب بندہ عبادت از راہ نمود کرتا ہے تو یہی عبادت جو قرب خداوندی کا ذریعہ بنتی ہے، خدا سے دور کرنے کا سبب بن جاتی ہے۔ اس لئے ہر عمل خالصتاً اللہ کے لئے ہونا چاہئے اور عمل کے لئے جو نیت ہے وہ بھی صاف ستھری ہونی چاہئے۔ حسن نیت اور حسن عمل کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ بندہ گناہوں سے اور اللہ کی نافرمانیوں سے خود کو بچائے۔ گناہوں سے احتراز کرنے ہی سے روحانیت پیدا ہوتی ہے اور جب کوئی بندہ گناہوں سے محترز رہنے کے ساتھ بکثرت اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اس کے باطن میں ایک طرح کا نور پیدا ہو جاتا ہے اور یہی نور ان پردوں کو ہٹاتا ہے جو بندے اور خالق کے درمیان حائل ہوتے ہیں، جب یہ پردے ہٹ جاتے ہیں انسان کے قلب پر کشف والہام کی بارشیں برسنے لگتی ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے لئے درود ابراہیم کی کثرت رکھنی چاہئے اور اگر روزانہ سوتے وقت ۴۰ مرتبہ سورۂ کوثر کی تلاوت کریں تو بہت جلد زیارت سے فیضیاب ہوں گے لیکن یہ واضح رہے کہ بستر پاک صاف ہونا چاہئے اور اگر روزانہ سوتے وقت اپنے تکیے پر عطر وغیرہ لگالیں تو بہتر ہے۔ سورۂ کوثر کے اول وآخر گیارہ مرتبہ درود ابراہیم پڑھیں اور کسی سے بات کئے بغیر سنت کے طریقے سے بستر پر لیٹ جائیں، انشاءاللہ بہت جلد زیارت سے مشرف ہوں گے۔

جسمانی کمزوری اور بچوں کی بدذوقی

سوال از: عائشہ ——— گدوال

مولانا صاحب میں بہت کم پڑھی لکھی ہوں، لہٰذا آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ جو بھی غلطی ہو تو معاف کریں۔

مولانا صاحب ۲۰۰۴ء میں فیملی پلاننگ آپریشن کروائی ہوں مجھے اس وقت تین بچے ہیں، مجھے چار سال تک کچھ بھی جسمانی کمزوری لاحق نہیں ہوئی۔ اب اس وقت تین سال سے میں بہت کمزور ہو چکی ہوں، کچھ بھی کرنے کو دل نہیں چاہتا اور میری پیٹھ میں سیدھے جانب نچلے حصے میں درد ہوتا ہے اور ہاتھ پیر اور کمر میں اس طریقے سے درد ہوتا ہے کہ خدا کی پناہ اور مجھے تین سال سے سفید پانی (لیکوریا) کا مرض ہے۔ میں ڈاکٹروں کے پاس گئی اور حکیموں کے پاس بھی گئی۔ جتنے دن دوا استعمال کرتی ہوں سفید پانی بند ہو جاتا ہے اور دوا کا کورس ختم ہوتے ہی پھر شروع ہو جاتا ہے۔ اس تکلیف کی وجہ سے میں گھر میں اپنے بچوں، شوہر کی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کر پاتی ہوں اور جو بھی کام کرتی ہوں تھکاوٹ زیادہ ہوتی ہے۔

جواب

آپ صبح شام "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالیں اگر نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد پڑھ لیا کریں تو بہتر ہے۔ اس وظیفے کی برکت سے کاہلی بھی دور ہوگی، غصے پر بھی کنٹرول ہوگا اور نماز کی طرف بھی طبیعت مائل رہے گی۔

بچوں کے علم میں شوق کے لئے روزانہ "یا علیم" ۱۵۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلا دیا کریں۔ اس عمل کو کم سے کم ۴۰ دن تک برابر کریں۔ جو بچے کام سے جان چراتے ہیں ان پر سورۂ یٰسین پڑھ کر دم کر دیا کریں اور اس عمل کو ہفتے میں ایک بار بھی کر دیں گی تو انشاءاللہ اچھے نتائج سامنے آئیں گے۔ جمعہ کے دن چالیس مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ انشاءاللہ طبیعت اچھی رہے گی، تھکن اور سستی سے بھی نجات ملے گی۔

آپ نے ماہنامہ طلسماتی دنیا کے لئے جن کلمات اور جذبات کا اظہار کیا ہے اس کی ہم قدر کرتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہماری خامیوں کو دور کر کے ہمیں مزید خدمت خلق کی توفیق دے آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆

اس کالم میں حصہ لینے کے لئے خط کو مختصر اور صاف لکھئے۔ انشاءاللہ بروقت آپ کو جواب ملے گا۔

قسط نمبر: ٦٢

مقدمات میں کامیابی، ترقی رزق،
محبت و تسخیر، فتوحات اور مقبولیت عامہ
کے لئے ایک نادر تحفہ

حسن الہاشمی

رزق میں خیر و برکت، آمدنی میں اضافے، باہمی تعلقات میں پختگی، لوگوں میں مقبولیت اور فتوحات عامہ کے لئے ایک ایسا طریقہ قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے جو روحانی تجربات کی کسوٹی پر پورا اُترتا ہے اور جس کے حیرت انگیز نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

یہ طریقہ پوشیدہ اور مخفی خزانوں کا ایک حصہ ہے جسے افادیت عامہ کے لئے نقل کیا جارہا ہے۔ اس روحانی طریقے کی کل ۲۸ قسطیں پیش کی جائیں گی۔ اب تک ۱۷ قسطیں پیش کی جاچکی ہیں۔ اس ماہ ۱۸ویں قسط پیش کی جارہی ہے۔ ان تمام قسطوں سے اپنے نام کے پہلے حروف کے مطابق استفادہ کریں۔ قارئین اس سلسلے کی ہر قسط کا مطالعہ پوری گہرائی کے ساتھ کریں تاکہ استفادہ کرتے وقت کوئی بھول چوک نہ ہوجائے۔

طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے طالب اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد برآمد کرے۔ مثلاً طالب کا نام غیور احمد والدہ کا نام انیسہ خاتون ہے، غیور احمد کے اعداد ۱۲۶۹ اور انیسہ خاتون کے اعداد ۱۱۸۳ ہیں، دونوں کے مجموعی اعداد ۲۴۵۲ ہیں۔ چونکہ غیور احمد کے نام کا پہلا حرف غ ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں غ جتنی بار استعمال ہوا ہے اس کی دُگنی تعداد شامل عمل کریں گے۔

قرآن حکیم میں حرف غ ۲۲۰۸ بار آیا ہے اس کی دُگنی تعداد ۴۴۱۶ ہوئی۔ قرآن حکیم میں حرف غ سے صرف ایک سورۃ کا نام ہے، سورۂ غاشیہ اس کے کل اعداد ۳۷۴۵۷ ہیں۔

اسماء حسنٰی میں حرف غ سے یہ اسماء شروع ہوتے ہیں۔

یا غفور، اعداد ۱۲۸۶۔ یا غفار، اعداد ۱۲۸۱۔ یا غنی، ۱۱۰۰ تینوں کی مجموعی اعداد ۳۶۶۷، کل اعداد یہ ہوئے۔

اعداد طالب مع والدہ	۲۴۵۲
حرف غ کی کل تعداد دُگنی کرکے	۴۴۱۶
سورۂ غاشیہ کے اعداد	۳۷۴۵۷
اسماء الٰہی کے اعداد	۳۶۶۷
ٹوٹل	۴۷۹۹۲
ان میں سے وضع کئے	۶۰۰

باقی کو ۴ سے تقسیم کیا۔

۴)۴۷۳۹۲(۱۱۸۴۸
۴
۰۷
۴
۳۳
۳۲
۱۹
۱۶
۳۲
۳۲
×

حاصل تقسیم کو پہلے خانہ میں رکھ کر ہر خانہ میں ۲۰ عدد کا اضافہ کریں گے۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۱۹۸۸	۱۲۰۴۸	۱۲۱۰۸	۱۱۸۴۸
۱۲۰۸۸	۱۱۸۶۸	۱۱۹۶۸	۱۲۰۶۸
۱۱۸۸۸	۱۲۱۴۸	۱۲۰۰۸	۱۱۹۴۸
۱۲۰۲۸	۱۱۹۲۸	۱۱۹۰۸	۱۲۱۲۸

وکفیٰ باللہ شہیدا محمّد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

دو نقش تیار کئے جائیں، ایک نقش طالب کے گلے میں ڈلے گا ایک طالب کے گھر میں لٹکے گا۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ یہ نقش نوچندی اتوار کو یا عروج ماہ کے کسی بھی اتوار کو ساعت شمس میں لکھے جائیں۔

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

عملیات حروف صوامت

قسط نمبر: ۳۹

پیغام نکاح کے وصول ہونے اور اس کی بقا کے لئے

حروف صوامت کے کچھ حیرت انگیز عملیات قارئین کی نذر کئے جارہے ہیں۔ ان عملیات میں اُن اسماء الٰہی سے مدد لی جائے گی جو حروف صوامت پر مشتمل ہوں۔

طریقہ یہ ہے کہ طالب اور والدہ کے نام میں سے نقطے والے حروف حذف کرکے جو حروف باقی رہیں گے ان کے اعداد برآمد کرکے پھر ان میں اسماء الٰہی کے اعداد شامل کرلیں اور حسب قاعدہ مثلث خالی البطن تیار کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کریں اور پہلے خانہ میں حاصل قسمت کو رکھ کر ہر خانہ میں اتنے ہی اعداد کا اضافہ کرتے رہیں۔ ۱۲ سے تقسیم کے بعد اگر کچھ باقی رہے تو اس کو چھٹے خانہ میں اضافہ کردیں پھر آخر تک اتنے ہی اعداد کا اضافہ کرتے رہیں جتنے اعداد پہلے خانہ میں رکھے تھے۔ اس طرح دو نقش تیار کریں ایک طالب کے گلے میں ڈال دیں اور ایک طالب کے گھر میں لٹکا دیں دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔

مثلاً برائے رشتہ۔ ارجمند بانو بنت انیس فاطمہ کے لئے نقش بنانا ہے۔ ارجمند بانو بنت انیس فاطمہ کے نام میں سات حروف نقطے والے ہیں ان کو حذف کرنے کے بعد باقی حروف مع اعداد یہ ہیں۔

ا ر م د ا و ا س ا ط م ہ = اعداد۔ ۳۶۸

اسم الٰہی یا معطی۔ ۱۲۹

ان کو ۱۲ سے تقسیم کیا۔

۱۲) ۴۹۷ (۴۱
۴۸
۱۷
۱۲
۵

تقسیم کے بعد حاصل قسمت ۴۱ آیا۔ ۵ باقی رہے۔ پہلے خانہ میں ۴۱ کو رکھ کر ہر خانہ میں ۴۱ کا اضافہ کریں گے۔ نقش میں چونکہ کسر ہے اس لئے چھٹے خانہ میں ۴۱ کے بجائے ۴۶ لکھیں گے، باقی خانوں میں ۴۱ ہی کا اضافہ کریں گے نقش کی چال یہ ہے

۷۸۶

۳	۸	۱
۷		۵
۲	۴	۶

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۲۳	۳۳۳	۴۱
۲۹۲	الٰہی ارجمند بانو بنت انیس فاطمہ کے لئے پیغام بھجوادے	۲۰۵
۸۲	۱۶۴	۲۵۱

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۴۹۷ آرہی ہے۔ دوسری مثال صالحہ بنت سلمیٰ کی ہے جو رشتے کو باقی رکھنے کے لئے ہے۔ حروف مع اعداد۔

ص ال ح ہ س ل م۔ ۲۶۴

اسم الٰہی یا واصل۔ ۱۲۷

۱۲) ۳۹۱ (۳۲
۳۶
۳۱
۲۴
۷

تقسیم کے بعد حاصل قسمت ۳۲ آیا۔ ۷ باقی رہے، نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۹۶	۲۶۳	۳۲
۲۳۱	الٰہی صالحہ بنت سلمیٰ کا رشتہ برقرار رکھ	۱۶۰
۶۴	۱۲۸	۱۹۹

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگر آپ ماہ اگست کی کسی تاریخ کو متولد ہوئے ہیں تو آپ کا برج اسد اور کوکب یعنی ستارہ آپ کا نیر اعظم شمس ہے۔ آپ کا مزاج آتشی یعنی گرم وخشک ہے۔ طبع آپ کی شیریں ہے۔ آپ کے لئے مشرق کی سمت مبارک ہے۔ سمت آپ کی بھی مقابلہ ہے یعنی جس کے مقابل کھڑے ہو کر بات کریں گے وہ آپ پر مہربان ہوگا اور آپ کی بات کو وزن دار تصور کر کے ضرور تسلیم کرے گا۔ آپ جب نیا چاند دیکھیں تو سرخ رنگ کی شئے دیکھا کریں، تمام ماہ امن وسعادت میں گذرے گا، بہت سی نحوستیں اور نقصان دور ہوں گے۔ سونے کی انگشتری میں یاقوت سرخ پہنیں تو نہایت مبارک ہے۔

برج اسد کے متعلقین کی ہمشیرگان شاذ ونادر ہی ہوتی ہیں۔ بھائی البتہ زیادہ ہوتے ہیں، ان لوگوں کی شادیاں عموماً دو یا زیادہ ہوتی ہیں، سنگھ راس یا برج اسد والوں کی اولاد بھی زیادہ نہیں ہوتی، اگر پہلی اولاد لڑکا ہو تو مال کا خانہ بہت تیز ہو جاتا ہے اور لڑکا موجب اقبال ہوتا ہے، علی الخصوص باپ کے لئے بہت نیک ہوتا ہے۔ ماہ اگست کے متولدین چالیس سال کی عمر تک متوسط زندگی بسر کرتے ہیں، مگر جب اس کی عمر ۴۱ ویں سال میں جاتی ہے تو بہت ترقی کرتے ہیں، وہ اپنے خاندانِ عالیہ میں محترم ومعزز ہوتے ہیں۔

برج اسد والے فرد کو اکثر نظر بد لگ جاتی ہے اور وہ بچپن میں بیمار رہتا ہے۔ اپنی زندگی میں کبھی آگ سے بھی صدمہ پاتا ہے، اس کا قد درمیانہ مائل بہ فرازی ہوتا ہے۔ رنگ گندمی، قدرے زردی مائل، مزاج میں تندی اور تیزی ہوتی ہے۔ وہ ہر کام میں عجلت پسندی کرتا ہے۔ بعض اوقات جلدی کی وجہ سے کام بھی بگڑ جاتا ہے۔ برج اسد کے متعلقین کی فطرت ہی عجلت پسندی کی متقاضی ہے کہ ان کا ہر کام وقت سے پہلے ہی ہو جائے گا۔ وہ عمدہ اور مرغن غذا کا شائق ہوتا ہے، برج اسد سے متعلقہ انسان اپنی عمر میں کسی فعل ناجائز وناشائستہ کا مرتکب ضرور رہتا ہے۔ وہ اچھے لوگوں کی صحبت کا شائق رہتا ہے، وہ عالی ہمت ہوتا ہے اور جس طرح پیدا کرنے میں دلیر ہوتا ہے اس طرح خرچ کرنے میں تامل نہیں کرتا، اسے غصہ بہت جلد آجاتا ہے لیکن غصہ کو قائم ودائم نہیں رکھتا ہے۔ اپنے گھر والوں کو خصوصاً اور جملہ خاندان کو عموماً پیار بھری نظروں سے دیکھتا ہے۔ اس کی گردن پیٹ یا کمر پر کوئی تل کا نشان ضرور ہوتا ہے، اس پر کبھی ایسا وقت بھی آجاتا ہے کہ وہ اپنا پیٹ بھی نہیں بھر سکتا۔ انتہائی درجہ کا مفلس قلاش ہو جاتا ہے اور یہ حالت اکثر چالیس سال کی عمر سے پہلے ہی ہوتی ہے۔ چالیس سال کے بعد وہ حیرت انگیز ترقی پاتا ہے اور پھر تمام زندگی میں مفلسی وغریبی کا وقت نہیں دیکھتا۔

برج اسد کا انسان عموماً سفر سے فائدہ پاتا ہے بلکہ سفر ہی میں اسے ترقی ملتی ہے۔ اپنے وطن میں کس مپرسی کے عالم میں ہوتا ہے مگر وطن کے باہر اس کی خاص عزت ہوتی ہے اور باہر غیر ملکیوں سے بہت فائدہ حاصل کرتا ہے، اپنی زندگی میں کسی اونچی جگہ سے یا سواری سے گر کر چوٹ کھاتا ہے اور ایسی چوٹ عموماً جسم کے بالائی حصہ میں لگتی ہے۔ اپنے وعدے اور قول کا پابند ہوتا ہے، جھوٹ اور مکروفریب سے اسے بالطبع نفرت ہوتی ہے، وہ اپنے خاندانی جھگڑوں میں پریشان ہی رہتا ہے۔ مزاج میں گرمی زیادہ ہوتی ہے، وہ اکثر دو شادیاں کرتا ہے۔ جوزا، میزان، قوس، حمل، بروج سے متعلقہ عورتیں اس کے لئے مبارک ہوتی ہیں۔ اس قسم کی عورتوں سے وہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ بروج عقرب، دلو، ثور والی خواتین سے وہ نقصان اٹھاتا ہے۔ برج اسد سے متعلقہ افراد اکثر جگر، تلی، گٹھیا، بواسیر وغیرہ امراض میں مبتلا رہے ہیں۔ انہیں عموماً امراض معدہ کی شکایت لاحق رہتی ہے۔ فاسد خون بھی گا ہے گا ہے نقصان پہنچاتا رہا ہے۔ مزاج میں حدت کے باعث اکثر فاسد خون جسم میں رہتا ہے۔ اپنی عمر کے دوسرے، پانچویں، دسویں، ستائیسویں اور تیسویں سال میں بیماری، افلاس اور گناہوں کی زندگی بسر کرتا ہے۔ تیس سال کی عمر کے بعد اس کی زندگی میں عظیم اور بنیادی انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ چالیس سال کی عمر کے بعد خوشی اور کامرانی کی زندگی بسر کرتا ہے۔ مرگِ ناگہانی اور آفات وآلام سے محفوظ رہے تو اس کی عمر ۸۰ سال کے قریب ہوتی ہے۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۱، ۱۰، ۱۹ اور ۲۸ اگست ہے تو

آپ کی خصوصیات : درمیانہ قد، متناسب الاعضاء، سنہری بال، گول بھرا ہوا چہرہ، بارعب بشرئی، باغیرت، ضدی، سخی سے عادل زیادہ پُر اعتماد، اخلاقی لحاظ سے نہایت قوی۔

آپ کی مالیات : ۳۷ سال کی عمر تک آپ کو محنت شاقہ کرنی ہوگی، اس کے بعد آپ کی مالی زندگی اتنی سنہری ہوجائے گی کہ آپ باامن وامان بغیر کسی مالی تکلیف کے زندگی گذاریں گے۔

آپ کی صحت : بچپن میں چھوٹی چھوٹی تکالیف ضرور لاحق ہوتی رہیں گی۔ جوانی اور بڑھاپے میں آپ کی صحت نہایت بہتر رہے گی۔ شاذونادر ایسی کوئی تکلیف لاحق ہو۔

آپ کے ستارے : آپ پر شمس وسکینہ کے اثرات حاوی ہیں۔

آپ کے مبارک رنگ : سنہری، زرد، نارنجی اور سلیٹی رنگ آپ کے لئے نہایت مبارک ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : یاقوت سرخ اور تامڑا آپ کے لئے نہایت مبارک ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۱، ۴، ۱۰، ۱۳، ۱۹، ۲۲، ۲۸، ۳۱، ۳۷، ۴۰، ۴۶، ۴۹، ۵۵، ۵۸، ۶۴، ۶۷ سال آپ کی زندگی میں نہایت مبارک ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ اگست ہے تو

آپ کی خصوصیات : طویل القامت، گٹھیلا جسم، سرخ وسفید رنگ، بارعب بشرئی، بلند خیال، شان وشوکت کا دلدادہ، نامعقولیت کی حد تک متکبر۔

آپ کی مالیات : آپ کے پاس دولت کی کمی کبھی نہیں رہے گی، لیکن آپ کو دولت کی پرواہ بھی زیادہ نہ ہوگی۔

آپ کی صحت : آپ کی صحت ماشاءاللہ نہایت خوب ہے لیکن آپ کو برقراری صحت کے لئے تمام احتیاطیں لازم ہیں۔ پھیپھڑے اور گلے کا حصہ بدن آپ کا نہایت نازک ہے۔ اس کو مرض سے بچانے کی سعی کریں۔

آپ کے ستارے : نیر اصغر، قمر، نیپچون، شمس اور سکینہ کے اثرات آپ پر حاوی ہیں۔

آپ کے مبارک رنگ : سبز، دودھیا، سفید، فاختئی، سنہری زرد، نارنجی، سلیٹی رنگ آپ کے لئے نہایت مبارک ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : در نجف، سنگ قمر، زبرجد، پکھراج زرد آپ کے لئے نہایت مبارک ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۲، ۷، ۱۶، ۲۹، ۲۵، ۲۹، ۳۴، ۳۸، ۴۳، ۴۷، ۵۲، ۵۶، ۶۱ سال آپ کی زندگی میں نہایت اہم ہے۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ اگست ہے تو

آپ کی خصوصیات : طویل القامت، نہایت مضبوط جسم، نہایت متکبر ومغرور، شیخی باز، خام رائے اور چست وچالاک۔

آپ کی مالیات : آپ اپنی علمی استعداد اور حکمت و فن سے اتنا کچھ کما سکتے ہیں کہ آپ کو کبھی مالی بحران سے دوچار نہ ہونا پڑے گا۔

آپ کی صحت : آپ کی صحت ماشاءاللہ ہمیشہ بہتر رہ سکتی ہے۔ اگر آپ مرغن اور مقوی اغذیہ سے پرہیز کریں۔

آپ کے ستارے : مشتری، شمس اور سکینہ کے اثرات آپ پر حاوی ہیں۔

آپ کے مبارک رنگ : اودا، کاسنی، جامنی، نافرمانی، سنہری، زرد، نارنجی، ہلکے نیلے شیڈ آپ کے لئے مبارک رنگ ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : لاجورد، یاقوت، الماس، پکھراج آپ کے لئے نہایت مبارک ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۱، ۳، ۱۰، ۱۲، ۱۹، ۲۱، ۲۸، ۳۰، ۳۷، ۳۹، ۴۶، ۴۸، ۵۵، ۵۷، ۶۴، ۶۶ سال آپ کی زندگی میں نہایت اہم ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ اگست ہے تو

آپ کی خصوصیات : درمیانہ قد، طویل الاعضاء، گورا رنگ، اپنے اوپر بھروسہ کرنے والا، نہایت سخی۔

آپ کی مالیات : آپ کو روپیہ کی زیادہ پرواہ نہ رہے

گی، البتہ اپنی مجلسی قوت کی نمائش کے لئے گاہے گاہے اس کی ضرورت پڑتی ہی رہے گی۔

آپ کی صحت : آپ کی صحت ویسے تو اچھی ہی رہے گی لیکن احساسات کی تلخی آپ کے اندر زہریلے مادے پیدا کردینے کے لئے کافی ہے، لہٰذا محتاط رہیں۔

آپ کے ستارے : آپ پرشمس وسکینہ کے اثرات زیادہ حاوی ہیں۔

آپ کے مبارک رنگ : نیلا، کاہی، زرد، نارنجی اور سنہری رنگ آپ کے لئے مبارک ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : پکھراج، الماس، یاقوت اور اسکندر آپ کے لئے نہایت مبارک ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۴، ۸، ۱۳، ۱۷، ۲۲، ۲۶، ۳۱، ۳۵، ۴۰، ۴۴، ۴۹، ۵۳، ۵۸، ۶۲ سال آپ کے لئے نہایت اہم ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۵، ۱۴ اور ۲۳ اگست ہے تو

آپ کی خصوصیات : طویل القامت، پتلا دبلا جسم، سرخ وسپید رنگ، سنہری بال، انتہا کا منصف مزاج، جلد ناراض ہوجانے والا، ہٹ کا پکا، شاہانہ طبیعت رکھنے والا، ایک گرم جوش اور باوقار دوست، نہایت دلیر، بے انصافی کے خلاف فوراً اعلان جنگ کردینے والا۔

آپ کی مالیات : آپ لوگوں کے لئے نہایت بہترین پروگرام مرتب کرسکتے ہیں۔ اتنے صائب رائے ہیں کہ باریک ترین نکات بھی آپ سے چھوٹ نہیں سکتے، آپ کی مالی تکالیف کا باعث آپ کے غلط قسم کے دوست اور متعارفین ہیں جو آپ کو دیگر کئی قسم کی پیچیدگیوں میں ڈال کر آپ کا قیمتی وقت ضائع کردیتے ہیں۔

آپ کی صحت : آپ کے اعصاب آپ کی زندگی ہیں، ان کو مضبوط رکھئے، آپ نہ تو کبھی بیمار ہوں گے اور نہ ہی کسی حادثے سے دوچار ہوں گے۔

آپ کے ستارے : آپ پرشمس، سکینہ اور عطارد کے اثرات حاوی ہیں۔

آپ کے مبارک رنگ : ہلکے رنگ کا ہر شیڈ آپ کے لئے کامیابی کا پیامی ہے۔

آپ کے مبارک نگینے : الماس، ورناسفتہ اور دوسرے چمکیلے سبز کیلے پتھر آپ کے لئے مبارک ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۵، ۱۴، ۲۳، ۳۲، ۴۱، ۵۰، ۵۹، ۶۸ سال آپ کی زندگی میں نہایت اہم ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۶، ۱۵ اور ۲۴ اگست ہے تو

آپ کی خصوصیات : بالعموم طویل القامت، دوہرا بدن، گورا رنگ، نہایت چست و چالاک، سبقت کا خواہش مند، گرم جوش، اکثر اوقات ڈینگ مار کر اپنے لئے سامان تضحیک بہم پہنچانے والا۔

آپ کی مالیات : آپ روپیہ لگا کر بڑے سے بڑا نفع کما سکتے ہیں۔ موسیقی، ادب، سینما وغیرہ کے ذریعہ آپ امیر کبیر بن سکتے ہیں۔

آپ کی صحت : آپ کی صحت ماشاء اللہ نہایت اچھی ہونی چاہئے، آپ کو مویشی پالنے کا شوق ہے، صرف اتنی احتیاط کریں کہ ان سے آپ کو کسی قسم کا جسمانی گزند نہ پہنچے۔

آپ کے ستارے : آپ پرشمس، سکینہ اور زہرہ کے اثرات حاوی ہیں۔

آپ کے مبارک رنگ : نیلے رنگ کے تمام گہرے شیڈ، سنہری زرد، نارنجی، رنگوں کے جملہ شیڈ آپ کے لئے مبارک ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : فیروزہ، لاجورد، مذہب، الماس اور پکھراج آپ کے لئے نہایت مبارک ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۱، ۶، ۱۰، ۱۵، ۱۹، ۲۴، ۲۸، ۳۳، ۳۷، ۴۲، ۴۶، ۵۱، ۵۵، ۶۰ سال آپ کی زندگی میں نہایت اہم ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۷، ۱۶ اور ۲۵ اگست ہے تو

آپ کی خصوصیات : درمیانہ قد، بڑا سر، سرخ و سپید رنگ، اونچے خیال رکھنے والا، خود اعتماد، فراخ دل، آزاد منش، منصف مزاج، وفادار، راست رو۔

آپ کی مالیات : آپ کو لمبی چوڑی مالیات کی ضرورت نہیں، قدرت آپ کی ضروریات پوری کرتی چلی جائے گی۔ یاد رہے کہ اگر کبھی حصول مال کی غرض سے آپ نے تخمین بازی سے کام لیا تو سو فیصدی نقصان اٹھائیں گے۔

آپ کی صحت : آپ کی صحت بھی بڑی حد تک آپ کے ذہن کے تابع ہے، ذہنی کیفیات کے ساتھ ساتھ آپ کی صحت میں بھی اتار چڑھاؤ پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔

آپ کے ستارے : شمس اور نیپچون کے اثرات آپ پر بہت حاوی ہیں۔

آپ کے مبارک رنگ : سبز رنگ کے ہلکے شیڈ، فاختئی رنگ، نارنجی زرد اور سنہرے رنگ آپ کے لئے مبارک ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : سنگ قمر، الماس، در ناسفتہ اور زبرجد آپ کے لئے نہایت مبارک ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۲، ۱۱، ۲۰، ۲۹، ۳۸، ۴۷، ۵۶، ۶۵ اور ۷۴ سال آپ کی زندگی میں نہایت اہم ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۸، ۱۷ اور ۲۶ اگست ہے تو

آپ کی خصوصیات : درمیانہ قد، جسم کا ڈھانچہ بڑا ہوتا ہے، حالتِ غضب میں نہایت خطرناک، بڑی ڈینگ مارنے والا، ظاہری طور پر نہایت شریف اور دلیر لیکن فی الحقیقت اس کے برعکس، اخلاقی قوت سے خالی۔

آپ کی مالیات : آپ کو اپنے مالی معاملات میں محتاط رہنا چاہئے۔ آپ کو اپنے ملازمین سے دھوکہ پہنچنے کا خطرہ ہے۔ لہٰذا اپنے مالی معاملات کو اپنے ہی ہاتھوں میں رکھا کریں۔

آپ کی صحت : آپ کی صحت ماشاءاللہ نہایت اچھی ہے لیکن یاد رکھیں اگر کبھی مرض نے آپ پر غلبہ پالیا تو ایک عرصہ تک آپ اس کے چنگل سے نکل نہ سکیں گے۔

آپ کے ستارے : شمس و زحل کے ملے جلے اثرات آپ پر حاوی ہیں۔

آپ کے مبارک رنگ : گہرا ارغوانی، سیاہ اور نیلے رنگ کے گہرے شیڈ آپ کے لئے نہایت مبارک ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : الماس، اسود، یاقوت اسود، دُر اسود اور دوسرے تمام گہرے رنگوں کے پتھر آپ کے لئے مبارک ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۴، ۸، ۱۳، ۱۷، ۲۲، ۲۶، ۳۱، ۳۵، ۴۰، ۴۴، ۴۹، ۵۳، ۵۸، ۶۲ سال آپ کی زندگی میں اہمیت عظیم رکھتے ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۹، ۱۸ اور ۲۷ اگست ہے تو

آپ کی خصوصیات : طویل القامت، فربہ بدن، مضبوط جسم، مزاج میں پختگی اور استقلال نمایاں طور پر، جلد باز لیکن نہایت تیز، سیاست پسند لیکن شریف الطبع، سخی اور غریب پرور

آپ کی مالیات : ۳۶ سال سے قبل کی زندگی میں آپ بالعموم مالی مشکلات میں مبتلا رہیں گے، اس کے بعد آپ کے کاروباری حالات بہتر ہوتے چلے جائیں گے اور آپ کی مالیات بہتر ہو جائیں گی۔

آپ کی صحت : آپ پر بخار کا غلبہ نہایت آسانی سے ہو سکتا ہے اور کمر اور دوسرے اعصابی مقام حوادث سے جلد متاثر ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا محتاط رہیں۔

آپ کے ستارے : آپ پر شمس و مریخ کے اثرات حاوی ہیں۔

آپ کے مبارک رنگ : گلابی، قرمزی رنگوں کے تمام شیڈ اور سنہرے زرد اور نارنجی رنگ آپ کے لئے نہایت مبارک ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : یاقوت سرخ، تامڑا، الماس آپ کے لئے نہایت مبارک نگینے ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۹، ۱۸، ۲۷، ۳۶، ۴۵، ۵۴، ۱۳ اور ۷۲ سال آپ کی زندگی میں نہایت اہم ہیں۔

ضروری اعلان

تمام قارئین اور ایجنٹ حضرات یہ بات نوٹ فرمالیں کہ ماہ رمضان المبارک کی وجہ سے اگلا شمارہ شائع نہیں ہوگا، انتظار کی زحمت نہ فرمائیں۔ ستمبر، اکتوبر کا مشترکہ شمارہ عید کے بعد منظرِ عام پر آئے گا۔ انشاءاللہ (منیجر)

قسط نمبر: ۷

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

برائے محبت

میاں بیوی دونوں میں سے اگر کوئی ایک فریق بیزار ہو اور اس کی توجہ اور محبت حاصل کرنی ہو تو اس عمل پر تجربہ کریں۔ انشاء اللہ سو فیصد کامیابی ملے گی اور جو فریق بیزار ہوگا وہ بہت جلد متوجہ ہو جائے گا اور محبت کرنے پر مجبور ہوگا۔ عشاء کی نماز کے بعد ۴۱ رمرتبہ سورۂ اخلاص کی تلاوت کریں اور جب بستر پر لیٹیں تو اپنے مطلوب کا تصور کریں اور سورۂ اخلاص لاتعداد مرتبہ پڑھتے پڑھتے سو جائیں۔ اس عمل کو ۱۱ روز تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ مطلوب بے قرار ہوگا اور از خود بات کرنے پر اور محبت کا اظہار کرنے پر مجبور ہوگا۔ اس عمل کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل نقش جمعہ کے دن پہلی ساعت میں تیار کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ اس نقش کی برکت سے محبت میں کمی واقع نہیں ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

میکائیل ۷۸۶ جرائیل

حمعسق — کہیعص

۲۳۸	۲۶۱	۲۷۳	۲۲۰
۲۶۹	۲۴۳	۲۳۴	۲۶۵
۲۴۸	۲۸۱	۲۵۳	۲۴۰
۲۵۷	۲۳۶	۲۳۲	۲۷۷

عزرائیل اسرافیل

الحب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں

نام مطلوب............نام طالب

برائے محبت اسم یابدوح

حصولِ محبت کے لئے اسم یابدوح کا نقش تیر بہدف ثابت ہوتا ہے، اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں اور روزانہ "یابدوح" ۴۰۰ مرتبہ مطلوب کا تصور کرتے ہوئے پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ مطلوب بے قرار ہوگا اور ملاقات کرنے پر مجبور ہوگا۔ اس نقش کو کسی بھی دن عروج ماہ میں زہرہ کی ساعت میں لکھیں۔

اس نقش کے شروع کے ۴ خانوں میں اسم بدوح کے حروف ہیں، دوسرے ۴ رخانوں میں سورۂ اخلاص کے اعداد ہیں۔ آخری ۸ رخانوں میں طالب اور مطلوب کے نام اور اعداد ہیں۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

ب	۵۱۲	۵۲۵	۱۰۰۸
۵۲۷	۱۰۰۶	و	۵۱۰
۱۰۰۴	اسرار ابن بانو ۵۲۱	عارفہ بنت سلیم ۵۱۶	و
۵۱۴	ح	۱۰۰۳	۵۲۳

اسم بدوح کا ایک اور عمل

اگر مطلوب کو بلوانا ہو تو اس نقش کو لکھ کر پانچ کلو وزن کی کسی چیز کے نیچے دبا دیں۔ اس نقش کو بنانے سے پہلے یہ سمجھیں:

اس نقش میں استعمال ہونے والے حروف و اعداد یہ ہیں:

(۱) اسم بدوح (۲) مقصد محبت

(۳) مطلوب کا نام مع والدہ (۴) مقصد آجائے

اس نقش کو اس طرح ترتیب دیں گے۔

ب	۱۱	۲۴۲	۴۵۶
۲۴۴	۴۵۴	و	۹
۴۵۲	مطلوب سلیم ابن نجمہ ۲۳۸	آجائے ۱۵	و
۱۳	ح	محبت ۴۵۰	۲۴۰

برائے شادی

جس لڑکی یا لڑکے کی شادی نہ ہو تو اس کو یہ عمل کرنا چاہئے۔ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد اَغِثۡنِیۡ اَغِثۡنِیۡ اَغِثۡنِیۡ یَامُغِیۡثُ ایک مرتبہ ہوا اس طرح پانچ سو مرتبہ پڑھنا چاہئے اور اس عمل کو لگاتار ۱۱ راتوں تک کرنا چاہئے۔ آخری رات میں یہ نقش لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ ۳ ماہ کے اندر اندر شادی طے ہو جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۵۳	۱۵۶۷	۱۵۶۴	۱۵۶۰
۱۵۶۵	۱۵۵۹	۱۵۵۴	۱۵۶۶
۱۵۵۸	۱۵۶۲	۱۵۶۹	۱۵۵۵
۱۵۶۸	۱۵۵۶	۱۵۵۷	۱۵۶۳

برائے شادی

مردہ یا زندہ کو خواب میں دیکھنے کا عمل

اگر کوئی شخص کسی کو خواب میں دیکھنے کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد غسل کرکے پھر دو رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والشمس اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ واللیل پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۲۱ مرتبہ کوئی سا بھی درود شریف پڑھے، پھر ذیل کے نقش کو تکیہ کے اندر رکھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ پہلی رات، دوسری ورنہ تیسری رات میں مطلوب کا دیدار نصیب ہوگا۔ جس کو خواب میں دیکھنا ہو سوتے وقت اس کا تصور رکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ص	م	ل	ا
ا	ص	م	ل
ل	ا	ص	م
م	ل	ا	ص

فلاں ابن فلاں کا دیدار نصیب ہو

نافرمان بچوں کے لئے

جو بچے ماں باپ کے نافرمان ہوں انہیں فرماں بردار بنانے کے لئے مندرجہ ذیل کلمات کو ایک طشتری پر لکھ کر جاری پانی سے دھوکر بچے کو پلائیں اور ان کلمات کو جب بچہ سوجائے ۷۰ مرتبہ پڑھ کر اس کے دونوں کانوں میں دم کردیں۔ کلمات یہ ہیں: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، يَاهَادِي، يَاهَادِي، يَاهَادِي یہ ایک مرتبہ کا عمل ہے۔ اسی طرح ۷۰ مرتبہ پڑھ کر بچے پر دم کریں اور ان کلمات کو ایک مرتبہ لکھ کر چینی کی پلیٹ پر ماءِ جاری سے دھوکر پلانا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ نقش بھی بچے کے گلے میں ڈال دیں۔

۷۸۶

۷۶۷	۷۷۰	۷۷۳	۷۵۹
۷۷۲	۷۶۰	۷۶۶	۷۷۱
۷۶۱	۷۷۵	۷۶۸	۷۶۵
۷۶۹	۷۶۴	۷۶۲	۷۷۴

یاھادی

ہر مرض کے لئے

کیسا بھی مرض ہو اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس عمل کو آزمائیں۔ انشاء اللہ کبھی خطا نہیں کرے گا۔ اگر مریض کا نام سلیم ابن زبیدہ ہے تو اس کو الگ الگ حروف میں اس طرح لکھ لیں: س ل ی م ز ب ی دہ اور اسم الٰہی یاشافی

اس کے بعد قرآن کریم کی آیت وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ کو بھی الگ الگ حروف میں لکھ لیں:

ون ن زل م ن ال ق ران م اہ وش ف اہ ش اف ی

اب ان دونوں سطروں کو آپس میں امتزاج دے لیں، یعنی ایک حرف پہلی سطر کا اٹھالیں اور ایک دوسری سطر کا۔ اس طرح ایک تیسری سطر تیار کرلیں۔ اگر پہلی سطر میں حروف کم ہوں تو باہمی امتزاج کے بعد دوسری سطر میں جتنے حروف ہوں ان کو بالترتیب نقل کر دیں۔ تیسری سطر اس مثال سے اس طرح تیار ہوگی۔

س ول ن ی ن م اذ ل ب م ی ن و اول ق ران م اہ وش ف اہ ش اف ی

اب ان حروف کو شمار کرلیں اگر یہ طاق ہیں وے حرفی کلمات تیار کرلیں اور اگر یہ جفت ہیں تو چار حرفی کلمات تیار کرلیں۔ اس مثال میں کل ۴۴ حروف ہیں جو جفت ہیں، اس لئے چار حرفی کلمات اس طرح بنیں گے: سوان، پنمار، زلبم، یندا، بلقہ، انما، ہوشف، آشا، فی

ان حروف کو بسم اللہ کے دائرے میں درج ذیل طریقے سے کسی چینی کی پلیٹ پر لکھ کر مریض کو پلائیں اور اس عمل کو لگاتار ۱۱ روز تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ مرض کیسا بھی ہوگا اس سے نجات ملے گی۔

سولن پنمار زلبم پندا
ھلقہ انما ھو شف
آشا فی
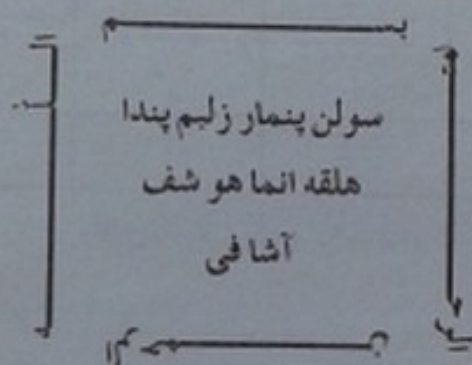
ورم ختم کرنے کے لئے

اگر کسی شخص کے جسم پر ورم ہو تو اس کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ چند دن میں ورم ختم ہو جائے گا۔

۷۸۶

دد دد
د د
دد دد
د د
دد دد
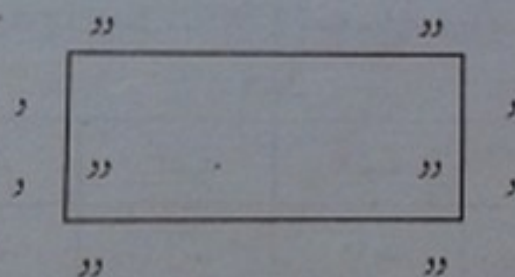
کامیابی کے لئے

کسی بھی مقصد میں کامیابی کے لئے اس نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھیں، انشاء اللہ مقصد میں زبردست کامیابی ملے گی۔ نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔

۷۸۶

ہ ہ

ھوالذی لاالٰہ الاھو ہ

سحر مدفونہ کے لئے

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ گھر میں جادو کا سامان کس جگہ دفن ہے تو اس نقش کو اس وقت لکھیں جب چاند منزل بلدہ میں ہو اور اس نقش کو سفید مرغ کی گردن میں باندھ کر مرغ کو اس گھر میں چھوڑ دیں، جس جگہ سحر کا سامان دفن ہو گا مرغ وہاں کھڑے ہو کر تین مرتبہ اذان دے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ش	ی	ن
ی	ن	ش
ن	ش	ی

الا یسجدوا للّٰہ الذی یخرج الخب ء فی السمٰوات والارض

نکاح کے لئے رضامندی

اگر کوئی لڑکی یا عورت نکاح کے لئے راضی نہ ہو اور اس کے گھر والے اس کی شادی کرنے کے لئے اس پر زور ڈالتے ہوں تو اک سبز ریشمی کپڑے پر ۳۵ مرتبہ حرف واؤ لکھیں اور اس کے ساتھ یہ آیت بھی لکھ دیں وَ اَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ. لِیَشۡہَدُوۡا مَنَافِعَ لَہُمۡ، انشاءاللہ چند ہفتوں ہی میں وہ نکاح اور شادی کے لئے راضی ہو جائے گی۔

دفینے کی جگہ معلوم کرنے کے لئے

اگر کسی مکان میں دفینے کا شبہ ہو لیکن یہ اندازہ نہ ہو کہ دفینہ کس جگہ پر ہے تو حرف ''ز'' سات سو مرتبہ پڑھ کر سفید مرغ کے کانوں میں پھونک دیں اور اس مرغ کو اس مکان میں چھوڑ دیں۔ دفینہ جس جگہ ہو گا مرغ وہیں بیٹھ جائے گا۔

عظمت وہیبت کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو دیکھنے والے مرعوب ہوں اور ہیبت میں مبتلا ہوں تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو شیر کی کھال پر بنا کر اپنے پاس رکھے، انشاءاللہ دیکھنے والے اس سے مرعوب ہوں گے۔ درندے اور وحشی جانور اور جنات بھی اس سے خوف کھانے لگیں گے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ق ق ق

عطرائیل (دائیں) — عطرائیل (بائیں)

۱۷	۳۱	۲۸	۲۴
۲۹	۲۳	۱۸	۳۰
۲۲	۲۶	۳۳	۱۹
۳۲	۲۰	۲۱	۲۷

بحق یاقوی یا قدیم یا قادر یا قہار یاقائم

آفات سے حفاظت

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ ارضی اور سماوی آفتوں اور حادثوں سے محفوظ رہے تو اس کو یہ طلسم اپنے پاس رکھنا چاہئے۔

۷۸۶

ط ط ط ط ط ط ط ط ط
اجب یا طابطاول عظمة ذی
الطولا لشدیدة طبا طیوحا یاالله
یارب العالمین طلطلیاط ایاطباطا
ط ططیوا ططلا طیفظ طیعط ط الوحا

گناہوں سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص فسق و فجور میں مبتلا ہو اور اس کو گناہوں اور معصیتوں سے بچانا مقصود ہو تو کسی طشتری پر گلاب و زعفران سے یہ نقش لکھ کر اس کو پلائیں اور اس عمل کو دس دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ وہ گناہوں سے نجات پالے گا اور توبہ کی اسے توفیق نصیب ہوگی۔

۷۸۶

ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی
ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی
ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی
ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی
ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی
ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی

افسران کو مہربان کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ حکام اور افسران اس کے ساتھ محبت، نرمی اور مہربانی کا معاملہ کریں تو اس کو چاہئے کہ نوچندی جمعہ کو یہ نقش لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرلے۔ انشاء اللہ افسران اس کے ساتھ مہربانی کا معاملہ کریں گے اور حسن سلوک کرنے پر مجبور ہوں گے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

حسبنا الله و نعم الوكيل

اسلام الف سے یے تک

مختار بدری

قسط نمبر:۴

اصحاب الایکہ

جنگل والے لوگ جن پر حضرت شعیب علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ یمن سے سواحل بحراحمر کے کنارے حجاز و مدین سے گزر کر خلیج عقبہ کے کنارے سے نکل کر ہند، یمن، مصر اور شام کے تجارتی قافلوں کی گزرگاہ پر واقع درختوں کے بن میں یہ لوگ رہتے تھے۔ حضرت شعیبؑ نے ان کی اصلاح کرنی چاہی۔ آخرش زلزلہ کی ہیبت ناک آواز اور زمین سے نکلنے والے مادۂ آتشیں اور گرم بخارات نے اس قوم کو تباہ و برباد کر دیا، ان کی ہلاکت کا دن یوم الظلہ کے نام سے مشہور ہوا۔

وَاِنْ کَانَ اَصْحٰبُ الْاَیْکَۃِ لَظٰلِمِیْنَ ○ فَانْتَقَمْنَا مِنْھُمْ۔

اور ایکہ کے لوگ بھی بدکار تھے پھر تو ان سے بھی ہم نے انتقام لیا۔ (۱۵:۷۸)

اصحاب الحجر

ثمود کے مسکن وادی القریٰ سے ایک دن کی راہ پر پہاڑوں کے درمیان حجر نامی ایک گاؤں تھا، ان کے مورث اعلیٰ کا نام بنایوط برادر قیدار بن حضرت اسمٰعیلؑ تھا۔ بنایوط اپنے بارہ بھائیوں اور اپنے چچازاد بھائی کے بیٹوں کے ساتھ ملک یمن و حجاز سے شام و مصر تک سفر کر کے خوشبو کی اشیا کی تجارت کرتے تھے۔ کثرت اولاد کی وجہ سے یہ لوگ چاروں طرف پھیل گئے۔ پہاڑوں میں عالیشان عمارتیں بنا کر رہتے تھے۔ مال و ثروت کی فراوانی تھی، دین حنیف کو چھوڑ کر آفتاب کی پوجا کرتے تھے۔ قرآن مجید میں ان کا ذکر ہے۔ وَلَقَدْ کَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِیْنَ ○ اہل حجر نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔ ۱۵:۸۰)

اصحاب الرس

کنویں والے لوگ۔ ان کا ذکر قرآن مجید میں دو بار سورۂ فرقان اور سورۂ ق میں آیا ہے۔ یہ لوگ حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد سے تھے، کھیتوں اور باغات کی آبپاشی چاہت سے کرتے تھے، وہاں چشمے بھی تھے۔ قرمان اور یامین (ایموئیل) نام دو قبیلوں میں بنے ہوئے تھے۔ بت پرستی کیا کرتے تھے۔ ان پر ایک پیغمبر حنظلہ مبعوث ہوئے، انہوں نے نہ صرف ان کی تکذیب کی بلکہ انہیں قتل کر کے کنوئیں میں ڈال دیا جس کی پاداش میں یہ ہلاک کر دیئے گئے۔

اصحاب السبت

سبت یعنی ہفتہ کا دن بنی اسرائیل کے لئے یہ قانون مقرر کیا گیا تھا کہ وہ ہفتہ کو آرام اور عبادت کے لئے مخصوص کر دیں اس روز کسی قسم کا دنیوی کام نہ کریں۔ یہاں تک کہ کھانا نہ پکائیں۔ یہ حکم نافذ تھا کہ جو شخص اس مقدس دن کی حرمت کو توڑ دے وہ واجب القتل ہے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَھُمْ کُوْنُوْا قِرَدَۃً خٰسِئِیْنَ ○

اور تم لوگ ان لوگوں کو جانتے ہو جو تم میں سے ہفتے کے دن (مچھلی کا شکار کرنے) میں حد سے تجاوز کر گئے تھے تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل و خوار بندر ہو جاؤ۔ (۲:۶۵)

یہود کے لئے حکم تھا کہ ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار نہ کریں، وہ دریا کے کنارے گڑھے کھود کر ہفتے کے روز سے ایک دن پہلے دریا کا پانی ان میں بھر دیتے اور اس طریق سے ہفتے کے دن مچھلیاں گڑھوں میں جمع ہو جاتیں تو وہ اتوار کے دن مچھلیاں گڑھے میں سے نکال لیتے اور کہتے کہ وہ جمعہ کا شکار ہے۔ ہفتے کا نہیں، خدا نے اس بہانے کے سبب انہیں بندر بنا دیا، ان کے بندر بنائے جانے کی کیفیت میں اختلاف ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ ان کی جسمانی ہیئت بگاڑ کر بندروں کی سی کر دی گئی، بعض نے یہ معنی لئے ہیں کہ ان میں بندروں جیسی صفات پیدا ہو گئی تھیں، مگر قرآن کا انداز بیان یہ ظاہر کرتا ہے کہ ان کے دماغ پہلے جیسے رہے اور ان کے جسم مسخ ہو کر بندروں کے سے ہو گئے۔

اصحاب الشمال

بائیں ہاتھ والے، دوزخی، قیامت کے دن ان کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں ہوگا۔

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَا اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ○ فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ ○ وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ○ لَّا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ ○

بائیں والے کیسے بائیں والے، کھولتے پانی اور تیز بھاپ میں اور دھوئیں کے سائے میں جو نہ ٹھنڈا نہ عزت کا۔ (۵۶: ۴۱، ۴۴)

اصحاب الصفہ

چبوترہ والے، صفہ چبوترہ کو کہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی نہ کوئی رہائش گاہ تھی اور نہ کوئی قرابت دار، یہ لوگ مسجد نبوی کے پیچھے والے چبوترہ پر رہتے تھے۔ ان میں سے بعض کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ کھانے کے لئے لے جاتے تھے اور باقی لوگوں کو اصحاب کرام لے جاتے تھے۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

(۱) اوسؓ بن اوس الثقفی (۲) اسماء بن حارثہؓ (۳) الاغر اغرفی (۴) بلالؓ بن رباح (۵) البراءؓ بن مالک (۶) ثوبانؓ مولیٰ (۷) ثابتؓ بن ضحاک (۸) ثابتؓ بن ودیعہ (۹) ثقیفؓ بن عمرو (۱۰) ابوذر غفاریؓ (۱۱) جریدؓ بن خویلہ (۱۲) جویلؓ بن سراقہ (۱۳) جاریہؓ بن سہیل (۱۴) حذیفہ بن الیمان (۱۵) حذیفہؓ بن اسید (۱۶) حبیبؓ بن زید (۱۷) حارثہ بن نعمانؓ (۱۸) حازمؓ بن حرملہ (۱۹) حجاج بن عمرؓ (۲۰) حنظلہؓ بن عامر (۲۱) حاجؓ بن عمیر (۲۲) حرملہؓ بن ایاس (۲۳) جنابؓ بن الارت (۲۴) خنیسؓ بن حذافہ (۲۵) خالدؓ بن زید (۲۶) خریم بن فاتکؓ (۲۷) خریم بن اوسؓ (۲۸) خبیبؓ بن یساف (۲۹) رکینؓ بن سعید (۳۰) ذوالبجادینؓ (۳۱) رفاعہؓ ابولبابہ (۳۲) ابورزینؓ (۳۳) زید بن خطاب (۳۴) سلمان فارسیؓ (۳۵) سعد بن ابی وقاصؓ (۳۶) سعید بن عامرؓ (۳۷) سفینہ ابوعبدالرحمنؓ (۳۸) ابوسعید الخدریؓ (۳۹) سالم مولی ابوحذیفہؓ (۴۰) سالمؓ بن عبیدال نجمی (۴۱) سالمؓ بن عمیر (۴۲) سائبؓ بن خلاد (۴۳) سلمان مولیٰؓ (۴۴) شدادؓ بن اسید (۴۵) صہیب بن سنانؓ (۴۶) صفوان بن بیضاءؓ (۴۷) صخفلان قیسؓ (۴۸) طلحہ بن عمروؓ (۴۹) الطفاوی الدوسیؓ (۵۰) عبداللہ بن مسعودؓ (۵۱) ابوہریرہؓ عبدالرحمن بن ہنر الدوسیؓ (۵۲) عبداللہ بن عبدالاسد المخزومی (۵۳) عبداللہؓ بن حوالۃ الازدیؓ (۵۴) عبداللہ بن ام مکتومؓ (۵۵) عبداللہ بن عمرؓ (۵۶) عبداللہ بن انیسؓ (۵۷) عبداللہؓ بن زید الجہنی (۵۸) عبداللہ بن حارثؓ (۵۹) عبداللہ بن قرطؓ (۶۰) عبداللہ بن فرط (۶۱) عبداللہؓ بن جبر (۶۲) عقبہؓ بن غزوان (۶۳) عمار یاسرؓ (۶۴) عثمان بن مظعونؓ (۶۵) عویمر ابوالدرداؓ (۶۶) عامرؓ بن عبداللہ (ابوعبیدہ بن الجراح) (۶۷) عقبہؓ بن عامر الجہنیؓ (۶۸) عبادؓ بن خالد الغفاری (۶۹) عمروؓ بن عوف المزنی (۷۰) عمروؓ بن تغلب (۷۱) مویلم بن ساعدہ الانصاری (۷۲) عبید، مولی (۷۳) عکاشہؓ بن محصن الاسدی (۷۴) العرباضؓ بن ساریہ (۷۵) عبداللہ بن الشخیؓ (۷۶) عتبہؓ بن الندر السلمی (۷۷) عتبہؓ بن عبدالسلمی (۷۸) عمروؓ بن السلمی (۷۹) عبادہؓ بن قرص (۸۰) عیاض بن حمار المجاشعیؓ (۸۱) فضالہؓ بن عبدالانصاری (۸۲) خرامتؓ بن حیان النخلی (۸۳) ابوفراسؓ الاسلمی (۸۴) قرہؓ بن ایاس اعزنی (۸۵) کناز بن الحصینؓ (۸۶) کعبؓ بن عمرو (۸۷) ابوکبشہؓ (۸۸) مصعبؓ بن عمر الداریؓ (۸۹) المقداد بن الاسود (۹۰) مسطح بن اثاثہ ابوعبادؓ (۹۱) سعود بن ربیع القادریؓ (۹۲) معاذ ابوحلیمہؓ (۹۳) واثلہ بن الاسقعؓ (۹۴) وابصہ بن معیدؓ (۹۵) حلال مولی المغیرہ بن شعبہؓ (۹۶) یسار ابوفکیہہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

اصحاب الفیل

ہاتھی والے، ایک عیسائی ابرہہ نے جو یمن کے مشہور شہر صنعاء کا سردار اور نجاشی کا ماتحت تھا، اپنے شہر میں خانہ خدا کے مقابلے میں ایک عظیم الشان گرجا تعمیر کرایا اور عرب قبائل کو حکم بھیجا کہ بیت اللہ کی بجائے حج کے لئے سب وہاں آیا کریں۔ عربوں نے اس کے حکم کی تعمیل نہ کی اور موقع پا کر اس گرجا کو نذر آتش کر دیا۔ ابرہہ کو بہت غصہ آیا تو وہ ہاتھیوں کا ایک بڑا لشکر لے کر عازم مکہ ہوا۔ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کا زمانہ تھا اور وہی کعبہ کے متولی بھی تھے۔ اتنے بڑے لشکر کو دیکھ کر وہ پہاڑی میں پناہ گزیں ہو گئے۔ اس بات سے ابرہہ کو بڑی مسرت ہوئی۔ جب وہ وادی محسر میں پہنچا تو سمندر کی طرف سے پرندوں کے جھنڈ اپنی چونچوں اور اپنے پنجوں میں سنگ ریزے دبائے ہوئے نمودار ہوئے اور لشکر پر دھاوا بول دیا۔ یہ سنگریزے عذاب الٰہی کی نشانی تھے، اس کا سارا لشکر تباہ ہو گیا اور وہ خود بھی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ○ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ○ وَّاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ○ تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ○ فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ ○ کیا تم نے نہیں

دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا، کیا ان کا داؤ غلط نہیں گیا اور ان پر جھلڑ کے جھلڑ جانور بھیجے جو ان پر کھنگر کی پتھریاں پھینکتے تھے، تو ان کو ایسا کر دیا جیسے کھایا ہوا بھس۔ (۱۰۵)

اصحاب الکہف

غار والے، کسی کافر اور جابر بادشاہ کے دور میں توحید پرستوں کا ایک مختصر گروہ تھا، ان کی خبر بادشاہ کو پہنچی تو اس نے اپنے معبودوں کے منکر ہونے کے جرم میں ان کی سخت تنبیہ کی۔ یہ لوگ موقع پاکر ایک پہاڑ کی کھوہ میں چھپ گئے اور ان پر نیند غالب آگئی۔ سوتے میں ان کی آنکھیں یوں کھلی ہوئی تھیں جیسے وہ جاگ رہے ہوں، اس پہاڑی کے آس پاس خدا نے دہشت رکھ دی تھی تاکہ لوگ ان کے آرام میں مخل نہ ہوں۔ قرآن مجید میں سورۂ کہف کے ساتھ رقیم کا لفظ آیا ہے۔ رقیم کو تورات میں راقیم کہا گیا ہے۔ راقم ایک شہر کا نام تھا جو بعد میں پیڑا کہلایا، عرب اسے بطرہ کہتے تھے جزیرہ نما سینا اور خلیج عقبہ کے شمال کی طرف پہاڑی سطح پر راقیم کا آباد تھا۔ دوسری صدی عیسوی میں رومیوں نے شام اور فلسطین کا الحاق کرلیا تو یہ شہر پیڑا کے نام سے مشہور ہوگیا۔ اصحاب کہف کا ذکر قرآن مجید میں سورۂ کہف میں تفصیل کے ساتھ آیا ہے۔ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَهْفِ وَالرَّقِيْمِ کَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ○ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْکَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ○ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْکَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ○ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ○ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْکَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ○ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ○ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ کَذِبًا ○ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْکَهْفِ يَنْشُرْ لَکُمْ رَبُّکُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَکُمْ مِّنْ اَمْرِکُمْ مِّرْفَقًا ○ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ کَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِىْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذٰلِکَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ○ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَکَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ○ وَکَذٰلِکَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ کَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوْا رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَکُمْ بِوَرِقِکُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْکٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِکُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِکُمْ اَحَدًا ○ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْکُمْ يَرْجُمُوْکُمْ اَوْ يُعِيْدُوْکُمْ فِىْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ○ وَکَذٰلِکَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْ..........

کیا تم خیال کرتے ہو کہ غار اور لوح والے ہمارے نشانیوں میں سے عجیب تھے۔ جب وہ جوان غار میں جا رہے تھے تو کہنے لگے ہمارے پروردگار ہم پر اپنے ہاں سے رحمت نازل فرما اور ہمارے کام میں درستی (کے سامان) مہیا کر، تو ہم نے غار میں کئی سال تک ان کے کانوں پر (نیند کا) پردہ ڈالے رکھا (یعنی ان کو سلائے رکھا) پھر ان کو جگا اٹھایا تاکہ معلوم کریں کہ جتنی مدت وہ (غار میں) رہے، دونوں جماعتوں سے اس کی مقدار کس کو خوب یاد ہے۔ ہم ان کے حالات تم سے صحیح صحیح بیان کرتے ہیں، وہ کئی جوان تھے، جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی تھی، اور ان کے دلوں کو مربوط (یعنی مضبوط) کر دیا، جب وہ (اٹھ) کھڑے ہوئے تو کہنے لگے ہمارا پروردگار آسمانوں اور زمین کا مالک ہے، ہم اس کے سوا کسی کو معبود نہ کہیں گے۔ (اگر ایسا کیا) تو اس وقت ہم نے بعید از عقل بات کہی۔ ہماری قوم کے لوگوں نے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں۔ بھلا یہ ان (کے خدا ہونے) پر کوئی کھلی دلیل کیوں نہیں لاتے تو اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹ افترا کرے اور جب تم نے ان (مشرکوں) سے اور جن کی یہ خدا کے سوا عبادت کرتے ہیں کنارہ کرلیا ہے تو غار میں چل کر رہو، تمہارا پروردگار تمہارے لئے اپنی رحمت کو وسیع کر دے گا اور تمہارے کاموں میں آسانی مہیا کرے گا اور جب سورج نکلے گا تو تم دیکھو کہ (دھوپ) ان کے غار سے داہنی طرف سمٹ جائے اور جب غروب ہو تو ان سے بائیں طرف کترا جائے اور اس کے میدان میں ہے۔ یہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں جن کو خدا ہدایت دے وہ ہدایت یاب ہے اور جس کو گمراہ کرے تو اس کے لئے کوئی دوست راہ بتانے والا نہ پاؤ گے اور تم ان کو خیال کرو کہ جاگ رہے ہیں، حالانکہ وہ سوتے میں اور ہم ان کو دائیں اور بائیں کروٹ بدلاتے تھے اور ان کا کتا چوکھٹ پر دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا۔ اگر تم ان کو جھانک کر دیکھتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے اور ان سے دہشت میں آجاتے اور اسی طرح ہم

نے ان کو اٹھایا کہ آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں، ایک کہنے والے نے کہا کہ تم یہاں کتنی مدت تک رہے۔ انہوں نے کہا ایک دن یا اس سے بھی کم۔ انہوں نے کہا کہ جتنی مدت تم رہے ہو تمہارا پروردگار اس کو خوب جانتا ہے تو اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر بھیجو وہ دیکھے کہ نفیس کھانا کونسا ہے تو اس میں سے کھانا لے آئے اور آہستہ آئے جائے اور تمہارا حال کسی کو نہ بتائے اگر وہ تم پر دسترس پالیں گے تو تمہیں سنگسار کردیں گے۔ یا پھر اپنے مذہب میں داخل کرلیں گے اور اس وقت تم فلاح نہیں پاؤ گے اور اس طرح ہم نے (لوگوں کو) ان (کے حال) سے خبردار کردیا۔ (۲۱،۹:۱۸)

اصحاب المشئمہ

شوم کہتے ہیں بدبختی، نحوست اور بدفالی کو۔ اہل عرب کے ہاں بایاں ہاتھ کمزوری اور ذلت کا نشان تھا، سفر کے وقت کوئی پرندہ اڑ کر بائیں ہاتھ کی طرف جاتا تو وہ اسے بری فال سمجھتے تھے اور اپنے سے کم تر آدمی کو بائیں طرف بٹھاتے تھے۔ اصحاب المشئمہ سے وہ بدبخت لوگ مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ذلت سے دوچار ہوں گے۔ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ عَلَیْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝ اور جنہوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا وہ کم بخت ہیں، ان کو آگ میں موند دیا ہے۔ (۲۰،۱۹:۹۰) (یعنی ان کو دوزخ میں ڈال کر باہر نکلنے کے تمام دروازے بند کردیے جائیں گے)

اصحاب المیمنہ

یمین کے معنی سیدھے ہاتھ کے ہیں اور یمن نیک فال کو کہتے ہیں، اصحاب المیمنہ کے معنی سیدھے ہاتھ والے یعنی عالی مرتبہ، نیک بخت لوگ، اہل عرب جن کا احترام کرتے تھے، ان کو سیدھے ہاتھ کی جانب بٹھاتے تھے۔ ثُمَّ کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۝ جو ایمان لاتے اور صبر کی نصیحت اور (لوگوں پر) شفقت کرنے کی وصیت کرتے رہے یہی لوگ صاحب سعادت ہیں۔ (۱۸،۱۷:۹۰)

اصحاب الیمین

دائیں ہاتھ والے یعنی اہل بہشت، قیامت کے دن ان کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ ۝ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ۝ فِیْ جَنّٰتٍ ۔۔ ہر ایک نفس اپنے کئے ہوئے کاموں میں پھنسا ہوا ہے، مگر داہنی طرف والے جنت میں ہیں۔ (۳۹:۷۴)

اصرار: اہل عرب اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو اپنے کان کھڑے کرے اور لگام کا حکم نہ مانے، شریعت اسلام میں کسی گناہ کے کرنے اور آئندہ بھی اس گناہ کے ارتکاب کرنے کو اصرار کہتے ہیں۔

اصطباغ

کوئی شخص شریعت موسوی میں داخل ہوتا تھا تو یہودی اسے پہلے غسل دیتے تھے، اس غسل کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ اس کے گناہ دھل گئے اور اس نے زندگی کا ایک نیا رنگ حاصل کرلیا۔ اللہ نے قرآن میں کہہ دیا اس رسم میں کیا رکھا ہے، اللہ کا رنگ اختیار کرو جو کسی بات سے نہیں چڑھتا بلکہ اس کے لئے بندگی کا طریقہ اپنانا چاہئے۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝

کہہ دو کہ ہم نے خدا کا رنگ اختیار کرلیا ہے اور خدا کے رنگ سے بہتر کون رنگ ہے۔ (۱۳۸:۲)

اصطلاح: محاورہ، عبارت کتاب التعریفات میں لکھا ہے کہ کوئی گروہ یا جماعت یا قبیلہ کسی لفظ کو قانونی معنی دیدیں تو وہ اصطلاح ہے۔

اصنام پرستی: بتوں کی پرستش، اسلام میں اسے شرک سے تعبیر کیا گیا اور نہایت ہی ناپاک فعل قرار دیا گیا ہے۔

ارشاد خداوندی یہ ہے۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ۔

''پس بتوں کی گندگی سے بچو'' (۳۰:۲۲) معبود حقیقی غیر مرئی ہستی ہے۔ لہٰذا اس کی تقسیم کرنا ناپاک فعل ہے۔

اصول: علوم دینیہ میں مبادیات تحقیق، تشریح کا نام اصول رکھا گیا ہے۔ اسلامی اصول قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس پر مبنی ہوتے ہیں۔

اضحیہ: وہ قربانی جو یوم النحر کو دس بجے دی جائے۔

اضطرار:

جو چیز حرام قرار دیدی گئی ہے اس کے استعمال کی اجازت تین شرائط پر دی گئی ہے۔ ایک نہایت ہی مجبوری کی حالت میں یعنی بھوک پیاس یا بیماری کی حالت میں جب جان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا خطرہ ہو اور اس وقت حرام چیز کے علاوہ کچھ اور میسر نہ ہو، دوسرے قانون الٰہی کو توڑنے کی

خواہش نہ ہو، تیسرے ضرورت کی حد سے تجاوز نہ کیا جائے۔

قُلْ لَا اَجِدُ فِیْ مَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ○

کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں ان میں کوئی چیز جسے کھانے والا حرام نہیں پاتا بجز اس کے کہ وہ مرا ہوا جانور ہو یا بہتا لہو یا سور کا گوشت کہ یہ سب ناپاک ہیں یا کوئی گناہ کی چیز ہو کہ اس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو اور اگر کوئی مجبور ہو جائے لیکن نہ تو نافرمانی کرے اور نہ حد سے باہر نکل جائے تو تمہارا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔ (۱۴۵:۶)

اطاعت

گردن جھکانا، فرماں برداری کرنا، سب پر اللہ کی اطاعت فرض ہے، یہ ضروری ہے کہ اللہ پر ایمان کامل ہو، اس کے بعد اللہ کے رسول کی اطاعت لازمی ہے تاکہ رسول کے احکام پر بلا چوں وچرا عمل کیا جائے اس کے بعد اپنے حاکم امام کا حکم مانا جائے۔ قرآن مجید میں اللہ رسول اور اولی الامر کی اطاعت کے احکامات کئی مقامات پر ملتے ہیں۔

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ○ کہہ دو کہ خدا اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر نہ مانیں تو خدا بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ (۳۲:۳)

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ اور خدا اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔ (۱۳۲:۳)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا○

مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی، اور اگر کسی بات میں اختلاف واقع ہو تو رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو، یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل بھی اچھا ہے۔ (۵۹:۴)

بخاری میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری اطاعت کی بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی، جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ (بخاری) ایک اور حدیث قدسی یہ ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں ہے کیونکہ اطاعت صرف نیکی اور بھلائی میں کی جاتی ہے۔ (بخاری)

احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اولی الامر کے احکام کی پابندی کی اصل بنیاد اتحاد ملت ہے۔ صحیحین میں ہے جو شخص اپنے امیر کی ناپسندیدہ بات دیکھے تو اسے چاہئے کہ صبر کرے کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھر ہٹتا ہے، پھر مرتا ہے تو جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ اپنے حکام کی کسی ناپسندیدہ بات بھی مان لینا ہے بشرطیکہ یہ حکم اللہ اور رسول کے حکم کے خلاف نہ ہو۔

اعتاق: ان غلاموں کی آزادی جو مومن ہو چکے تھے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم آزادی کے حق میں تھے۔ آپؐ نے فرمایا جو کوئی ایک مسلمان غلام کو آزاد کردے خدا اس کو دوزخ کی آگ سے رہائی عطا فرمائے گا۔

اعتدال

اللہ جل شانہ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو امۃ وسطاً یعنی بیچ کی امت کہا ہے، اسلام تمام معاملات میں اعتدال اور میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے اور انتہا پسندی سے دور رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ عبادت میں، گفتار وکردار میں، انفاق میں غرض ہر شئے میں درمیان کی راہ اختیار کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔ حضرت حذیفہؓ کا بیان ہے، ناداری میں اعتدال کی روش کیا ہی اچھی ہے اور عبادات میں درمیانی انداز کیا ہی بہتر ہے۔ (کنز الاعمال)

نیز حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کے لئے جوش اور مستی ہے اور ہر جوش کے لئے سستی اور پستی ہے۔ اب اگر اس سستی اور پستی والا اپنے آپ کو سیدھا رکھے اور میانہ روی اور اعتدال پر قائم رہے تو (اس کی بہتری کی) امید رکھو اور اگر اس کی طرف انگلیاں اٹھنے لگیں تو اس کو شمار نہ کرو۔ (ترمذی)

قرآن مجید میں ہے۔ وَ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَ لَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا○

اور نماز نہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ آہستہ بلکہ اس کے بیچ کا طریقہ اختیار کرو۔ (۱۱۰:۱۷) وَ اقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ اور اپنی چال میں اعتدال اختیار کئے رہو۔ (۱۹:۳۱)

اعتدال ایسی خوبی ہے جس کا تعلق زندگی کے ہر معاملے سے ہے، اسلام میں ہر معاملے میں اعتدال اختیار کرنے اور افراط وتفریط سے بچنے

کی تاکید کی گئی ہے۔

اعتقاد

یقین، عقیدہ، اسلامی قانون پانچ حصوں میں ہے۔

(۱) اعتقادات (۲) ادب (۳) عبادات (۴) معاملات اور (۵) عقوبات (سزائیں) اعتقادات میں خدا، رسولؐ، فرشتوں، کتابوں، یوم قیامت اور سزا و جزا پر ایمان لانا شامل ہے۔ علم العقائد پر شرح المواقف از سید اشرف الجرجانی اور شرح العقائد از مسعود سعد الدین بہت مشہور ہیں۔

اعتکاف

اعتکاف کے لغوی معنی ہیں ٹھہرنا، کسی جگہ بند ہو جانا۔ رمضان کے آخری دس دنوں یا دوسرے دنوں میں بیوی بچوں سے الگ ہو کر تمام کاروبار دنیا سے منہ موڑ کر مسجد میں یا گھر میں نماز کی جگہ ٹھہرنے کو شریعت میں اعتکاف کہتے ہیں۔ (درمختار)

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں مسجد میں اعتکاف فرماتے تھے۔ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں، مستحب اعتکاف کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں۔ یہ کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے۔ سنت مؤکدہ کفایہ رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں کیا جاتا ہے۔ واجب اعتکاف نذر کا اعتکاف ہے۔ معتکف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی رمضان کے آخری دس دن مسجد میں رہے اور یہ دن اللہ کے ذکر کے لئے مخصوص کرے، اعتکاف کی حالت میں آدمی اپنی انسانی حاجات کے لئے مسجد سے باہر جاسکتا ہے۔ مگر لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو شہوانی لذتوں سے روکے رکھے۔

ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری مؤقرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک اور روایت میں نافع نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ نے وہ جگہ بھی دکھائی جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے اندر اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری عمر تک رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا اور آپؐ کے بعد ازواج مطہرات نے بھی اعتکاف کیا۔ (مسلم) اور عورت اعتکاف کے لئے گھر میں جگہ بنالے وہ جگہ جہاں نماز پڑھتی ہو۔

اعراب: بادیہ نشیں اہل عرب۔ اعرابی، عرب قوم کے آدمی کو کہتے ہیں۔

اعراف

جنت اور دوزخ کے بیچ میں ایک دیوار حائل ہے جو جنت کی نعمتوں کو دوزخ تک اور دوزخ کی کلفتوں کو جنت تک پہنچنے میں مانع ہوگی ہے۔ اس دیوار کی بلندی پر جو مقام ہے اسے اعراف کہتے ہیں۔ اہل اعراف وہ لوگ ہیں جن کے نہ نیک اعمال ہی اتنے ہوں گے کہ وہ جنت کے مستحق ہوسکیں اور نہ برے اعمال ہی اتنے ہوں گے کہ وہ دوزخ میں جاسکیں، اس لئے وہ جنت و جہنم کی سرحد پر اعراف کے مقام پر رہیں گے۔

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ○ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ○

ان دونوں (یعنی بہشت اور دوزخ) کے درمیان (اعراف نام کی) دیوار ہوگی اور اعراف پر کچھ آدمی ہوں گے جو سب کو ان کی صورتوں سے پہچان لیں گے تو وہ اہل بہشت کو پکار کر کہیں گے تم پر سلامتی ہو، یہ لوگ ابھی بہشت میں داخل نہیں ہوں گے مگر امید رکھتے ہوں گے اور جب ان کی نگاہیں پلٹ کر اہل دوزخ کی طرف جائیں گے تو عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ظالم لوگوں کے ساتھ (شامل) نہ کیجیو اور اہل اعراف (کافر) لوگوں کو جنہیں ان کی صورتوں سے شناخت کرتے ہوں گے، پکاریں گے اور کہیں گے کہ (آج) نہ تو تمہاری جماعت ہی تمہارے کچھ کام آئی اور نہ تمہارا تکبر (ہی سودمند ہوا) (۷:۴۶،۴۸)

اعلان: مشتہر کرنا، حضرت عائشہ سے روایت ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے نکاح کا اعلان کیا کرو اور انہیں مسجدوں میں کیا کرو اور دف بجاؤ۔

اعمال

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں ان میں دو چیزیں واپس چلی آتی ہیں ور ایک اس کے ساتھ رہتی ہے۔ واپس آجانے والی چیزیں اس کے متعلقین اور مال ہیں اور اس کے پاس رہنے والی چیز اس کا عمل ہے۔ (مسلم)

یہ دنیا دار العمل ہے یعنی کام کرنے کے لئے ہے، جو جتنا اور جیسا کام کرے گا وہ ویسا ہی بدلا پائے گا، اللہ نے انسان کو جو زندگی دی ہے وہ عمل ہی کے لئے ہے یعنی دنیا میں جو اعمال کئے جائیں گے، آخرت میں اس کو ویسا ہی بدلہ ملے گا۔ قرآن مجید میں ہے۔

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ○ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ○

جو شخص ذرہ برابر نیک عمل کرے گا اس کا نتیجہ دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر بھی برا عمل کرے گا وہ اس کا نتیجہ بھی دیکھ لے گا۔

(سورۃ الزلزال ۹۹: ۷، ۸)

اعمال نامہ

انسان کے اعمال کی نگہداشت کے لئے اللہ جل شانہ نے کچھ فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں، وہ انسانوں کی نیکی اور بدی تحریر کرتے رہتے ہیں۔ جو فرشتہ آدمی کے داہنی طرف ہوتا ہے وہ نیکیاں لکھتا ہے اور بائیں طرف کا فرشتہ بدیاں لکھتا ہے، اسی صحیفے یا نوشتے کو اعمال نامہ کہا جاتا ہے۔

اعوذ باللہ

اللہ کی پناہ مانگنا، قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر شیطان مردود سے پناہ مانگ لینا چاہئے۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

پھر جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان رجیم سے پناہ مانگ لیا کرو۔

(۱۶: ۹۸) امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک ایسا کرنا واجب ہے، امام احمد بن حنبلؒ اور چند اصحاب کے نزدیک اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھنا بہتر ہے، امام ثوری اور امام اوزاعی کا کہنا ہے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ کی ترکیب بہتر ہے۔

افتراق

تفریق کرنا، عرفجہ کا بیان ہے کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب فتنے اور کئی طرح کی باتیں ظہور پذیر ہوں گی، پس جو شخص اس امت میں تفریق پیدا کرنا چاہے اور امت متحد نہ ہو تو اس کو تلوار سے کاٹ ڈالو، چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جو شخص تمہارے پاس آئے اور تم ایک واحد شخص کی امارت پر متحد ہو اور وہ تمہاری جماعت میں تفریق کرنا چاہے یا تمہاری جماعت کو منتشر کردے اس کو مار ڈالو۔ (مسلم)

افطار: کھولنا، روزہ کھولنے کو افطار کہتے ہیں، صبح کی اذان سے پہلے لوگ سحری کھاتے ہیں اور شام کو غروب آفتاب کے وقت مغرب کی اذان سن کر افطار کرتے ہیں۔

الافق الاعلیٰ

وہ مقام جہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم دی تھی۔ (۲) صوفیاء کے نزدیک اعلیٰ ترین روحانی عالم۔

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ○ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰی ○ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ○

قرآن بھیجی ہوئی وحی کے سوا کچھ نہیں، سخت قوت والے نے اسے قرآن سکھایا جو زور آور ہے، پھر سیدھا بیٹھا اس حال میں کہ وہ آسمان کے اونچے کنارے پر تھا۔ (۵۳: ۴، ۷)

افک

بہتان، جھوٹ، ہر وہ چیز جو صحیح رخ سے پھری ہوئی ہو افک کہلاتی ہے۔ غزوۂ بنی مصطلق میں حضرت عائشہؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھیں، واپسی پر جب مدینہ صرف ایک منزل دور تھا اور رات کا کچھ حصہ باقی تھا کہ کوچ کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ حضرت عائشہؓ حاجت کے لئے گئی تھیں۔ اتنے میں قافلہ روانہ ہو گیا۔ آپ جسمانی طور پر ہلکی پھلکی تھیں اس لئے ہودہ اٹھانے والوں کو پتہ نہیں چلا کہ آپ اس میں نہیں ہیں، آپ جب واپس آئیں تو کسی کو نہ پاکر پریشان ہو گئیں اور اس امید پر کوئی نہ کوئی ڈھونڈتا آئے گا۔ چادر اوڑھ کر لیٹ گئیں، صبح کے وقت صفوانؓ بن معطل مسلمی وہاں سے گزرے تو آپ کو اونٹ پر بٹھایا اور خود پاپیادہ نکیل پکڑ کر روانہ ہوئے اور دوپہر کے وقت آپ لشکر میں پہنچ گئیں۔ اس پر عبداللہ بن ابی وغیرہ نے بہتان اٹھایا اور مہینہ بھر تک افواہیں اڑتی رہیں۔ آخر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے حقیقت جاننی چاہی تو آپ نے جواب دیا کہ اللہ جانتا ہے کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔ مگر آپ نہیں مانیں گے اس لئے بہتر یہی ہے کہ "فصبر جمیل" اس کے فوراً بعد اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی جس میں حضرت عائشہؓ کی براءت کا اظہار کیا گیا تھا۔

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ ۝ لَّوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۝ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ۝ يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

جن لوگوں نے بہتان باندھا ہے تم ہی میں سے ایک جماعت ہے۔ اس کو اپنے حق میں برا نہ سمجھنا بلکہ وہ تمہارے لئے اچھا ہے ان میں سے جس شخص نے گناہ کا جتنا حصہ لیا اس کے لئے اتنا وبال اور جس نے ان میں سے بہتان کا بڑا بوجھ اٹھایا ہے اس کو بڑا عذاب ہوگا۔ جب تم نے وہ بات سنی تو مومن مردوں اور عورتوں نے کیوں اپنے دلوں میں نیک گمان نہ کیا اور کیوں نہ کہا کہ یہ صریح طوفان ہے۔ (افترا پرداز) اپنی بات (کی تصدیق) کے لئے چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب یہ گواہ نہیں لا سکے تو خدا کے نزدیک یہی جھوٹے ہیں اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جس بات کا تم چرچا کرتے تھے اس کی وجہ سے تم پر بڑا (سخت) عذاب نازل ہوتا، جب تم اپنی زبانوں سے اس کا ایک دوسرے سے ذکر کرتے تھے اور اپنے منہ سے ایسی بات کہتے تھے جس کا تم کو کچھ علم نہ تھا اور تم اسے ایک ہلکی بات سمجھتے تھے اور خدا کے نزدیک وہ بڑی بھاری تھی اور جب تم نے اسے سنا تو کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں شایاں نہیں ایسی بات زبان پر لائیں۔ (پروردگار) تو پاک ہے۔ یہ تو (بہت) بڑا بہتان ہے۔ خدا تم کو نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو پھر ایسا نہ کرنا اور خدا تمہارے (سمجھانے کے) لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے۔ (۲۴:۱۱،۱۸)

اقالتہ: رد کرنا، کسی تجارت یا عہد کو ختم کرنا اقالتہ کہلاتا ہے۔

اقامتہ

اقامت کے معنی ہیں سیدھا کرنا اور قائم رکھنا۔ اقامت الصلوٰۃ سے مراد یہ ہے کہ نماز کو تمام شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے۔ اقامت دین سے مراد یہی ہے کہ جب لوگ اسے تسلیم کرلیں [illegible] اور [illegible] کے ساتھ وہ اہل ایمان میں رائج ہو اور اس کے احکام پر پوری طرح عمل ہونے لگے اور قد قامت الصلوٰۃ کی آواز کے ساتھ لوگ نماز کے لئے صف آرائی شروع کردیتے ہیں، عام طور پر مساجد میں مؤذن ہی اقامت بھی دیتے ہیں۔ مؤذن کے نہ ہونے کی صورت میں پیچھے کھڑا ہوا مقتدی اقامت دیتا ہے۔ اَقِيمُوا الصَّلٰوة کا مطلب یہ ہے کہ نماز کو اس کے آداب کا لحاظ کرتے ہوئے ادا کرو۔ (مفردات)

جماعت قائم ہونے سے پہلے ایک شخص مدھم آواز میں اذان کے الفاظ پڑھتا ہے اسی کو اقامت اور تکبیر کہتے ہیں۔ اذان اور اقامت میں تھوڑا فرق ہے۔ اذان میں کانوں کے سوراخوں میں انگلیاں رکھتے ہیں اور اقامت میں نہیں رکھتے، اقامت میں حی علی الفلاح کے بعد قد قامت الصلوٰۃ دوبارہ کہا جاتا ہے۔ اس کے جواب میں اقامها اللّٰه تعالیٰ وادامها مادامت السّمٰوٰت وَالْاَرض کہنا چاہئے۔

صبح کی اقامت میں الصلوٰۃ خیر من النوم نہیں۔ اقامت میں بھی حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے وقت دائیں بائیں منہ پھیرنا چاہئے۔ اقامت کے وقت آنے والے شخص کو بیٹھ جانا چاہئے اور اس وقت اٹھے جب مکبر حی علی الفلاح کہے۔ یہی حکم امام کے لئے ہے۔ اقامت کے دوران مؤذن کو کلام کرنا اور سلام کا جواب دینا جائز نہیں۔

اقتدا

کسی امام کی نماز کے ساتھ اپنی نماز وابستہ کردینا اقتدا کہلاتا ہے۔ اقتدا کی تیرہ شرطیں ہیں۔

(۱) اقتدا کی نیت کرنا (۲) اقتدا کی نیت کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا (۳) امام اور مقتدی کا ایک مکان میں ہونا (۴) دونوں کی نماز کا ایک ہونا (۵) امام کی نماز کا مقتدی کے مذہب میں درست ہونا (۶) امام اور مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا (۷) عورت کی نماز میں مرد کے برابر نہ ہونا (اس کی مخصوص صورتیں ہیں) (۸) مقتدی کو چاہئے کہ وہ امام سے مقدم نہ ہو (۹) امام کے انتقالات کا علم ہونا چاہئے یعنی امام کے ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کا علم ہونا (۱۰) مقتدی کو امام کے مقیم یا مسافر ہونے کا علم ہونا (۱۱) ارکان نماز کی ادائیگی میں شریک ہونا (۱۲) ارکان کی بجا آوری میں مقتدی کا امام کی مانند ہونا یا کم ہونا (۱۳) اور شرائط میں مقتدی کا امام سے باخبر ہونا۔

اقتضاء: آیات قرآنی کی وضاحت وتشریح جیسے "جو کوئی کسی

مومن کو اتفاقیہ ہلاک کردے تو اس کے ذمہ ایک غلام کا آزاد کرنا ہے۔" قرآن مجید کی اس شرط کی تشریح یہ ہوئی کہ وہ غلام اس کا ملک ہونا چاہئے، اگر اس کے پاس غلام نہ ہو تو کوئی راہ سوچنی ہوگی۔

اقرار

قبول کرنا، ماننا، بیع، عہد یا طلاق کے معاملے میں قبولیت کو اقرار کہتے ہیں، ایمان توحید یا اپنے گناہ کا اقرار کرنا، اسلامی قانون کے مطابق اقرار جرم کے بعد ملزم سزا کا مستوجب ہوجاتا ہے۔ اقرار کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ بالغ اور سلیم الحواس ہو۔ نیز اس پر کسی قسم کا اطلاق یا قانونی دباؤ یا خوف نہ ہو اور وہ یہ اقرار اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق کرے۔ اقرار نامہ ایک دستاویز ہے کسی تیسرے فریق کی مداخلت سے بننے والی دستاویز کو اقرار نامہ ثلاثی کہتے ہیں۔ ایک قیدی کا اپنے گناہوں کا اقرار "اقرار صالح" کہلاتا ہے۔

اکابر: بزرگ، ہستیاں اور فرد واحد "کبر" کہلاتا ہے۔

اکراہ

زبردستی، جبر، کسی چیز پر مجبور کئے جانا، کسی مسلمان کی جان پر بن آئے اور وہ کوئی چیز مجبوری کی حالت میں کھانے یا اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اگر کسی مسلمان سے زبردستی اس کی بیوی کو طلاق دلوائی جائے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ طلاق واقع ہوجاتی ہے مگر باقی تینوں ائمہ اس سے متفق نہیں ہیں۔ اسلام کے نزدیک دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن۔

اکل وشرب

طعام، کھانا، اسلام میں زمین کی تمام عمدہ اشیاء جائز قرار دی گئی ہیں صرف سور کا گوشت اور اس کے سوا کسی کے نام پر چڑھائی گئی چیزیں خون، مردہ اور حرام جانور، وہ جانور جو حلال ہوں اور جو خدا کا نام لے کر ذبح کئے گئے ہوں کھائے جاسکتے ہیں۔

کھانا شروع کرنے سے پہلے ہاتھ دھولیں۔ پھر بسم اللہ کہہ کر دائیں ہاتھ سے کھانا شروع کریں، کھانے کے دوران خاموشی سے صرف اپنے سامنے سے کھائیں، کھانا کھاچکنے کے بعد الحمد للہ کہہ کر اللہ کا شکر کریں، ہاتھ کی انگلیاں پہلے چاٹ کر صاف کریں اس کے بعد پانی سے دھولیں۔ کعب بن مالکؓ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا تناول فرمایا کرتے اور اپنے ہاتھ کو انگلیوں سے چاٹ لیا کرتے اور پھر اسے دھوڈالتے تھے۔ حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مل کر کھانا کھایا کرو الگ الگ نہ کھایا کرو، کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

الاحزاب (سورہ)

فرقان حمید کی ۳۳ ویں سورۃ جس کا نام اس کی آیت ۲۰ کے فقرہ یحسبون الاحزاب لم یذھبوا سے ماخوذ ہے۔ اس مدنی سورۃ میں ۹ رکوع اور ۷۳ آیتیں ہیں اس میں جہاں غزوۂ احزاب کا ذکر ہے وہاں معاشرتی اصلاحات بھی کی گئی ہیں۔ عربوں کے ایک اہم مسئلہ متبنیٰ یعنی لے پالک بیٹوں کے حق کی حد بندی کی گئی ہے۔ اہل عرب ان کو حقیقی بیٹوں کا درجہ دیا کرتے تھے۔ اس سے ورثا کی حق تلفی ہوا کرتی تھی۔ اسلام نے اس رشتہ کی حقیقت کو واضح کرکے بہت ساری بداخلاقیوں کا سدِ باب کیا ہے اور منہ بولے بیٹوں کی بیواؤں اور مطلقہ عورتوں سے شادی کو جائز قرار دیا۔ خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ سے نکاح فرماکر لوگوں کے لئے اس کی مثال قائم کی۔

اسی سورۃ کی آیت ۵۹ میں مسلمان عورتوں کو یہ حکم دیا گیا کہ گھروں سے باہر نکلیں تو اپنے آپ کو ڈھانک کر اور گھونگھٹ نکال کر نکلیں۔ آیت ۴۹ میں قانون طلاق کی ایک دفعہ بیان ہوئی ہے نیز افواہ بازی پر تہدید بھی کی گئی جو منافق لوگوں نے مدینہ میں اس وقت برپا کر رکھی تھی۔

الاحقاف (سورہ)

احقاف کے معنی ٹیلے یا تودے کے ہیں۔ قرآن مجید کی اس سورۃ میں ۴ رکوع اور ۳۵ آیتیں ہیں۔ اس کا نام آیت نمبر ۲۱ کے فقرے اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ سے ماخوذ ہے۔ اس سورۃ میں کفار کو ان کی گمراہیوں کے برے نتائج سے خبردار کیا گیا ہے۔ کفاران مکہ وطائف نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظلم وستم کا رویہ اپنایا ہوا تھا۔ طائف سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند روز نخلہ کے مقام پر قیام کیا۔ جنوں کا ایک گروہ ادھر سے گزرا تو قرآن مجید کو سن کر ایمان لے آیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ خوش خبری اس سورۃ میں سنائی کہ انسان جہاں آپ کی دعوت سے بھاگ رہے ہیں وہاں بہت سے جن اس کے گرویدہ ہوگئے ہیں اور وہ اسے اپنی جنس میں پھیلا رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علاج بذریعہ صدقات

حسن الہاشمی

بروقت صدقہ دیجیے اور آسمانی آفتوں سے نجات حاصل کیجیے

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۱ رمارچ سے ۲۰ راپریل کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف الف، ل، ع یا ی ہو تو بوقت بیماری اس کو بطور صدقہ سوا کلو مکئی جنگلی کبوتروں کو ڈالنی چاہئے۔ اگر صدقہ منگل کے دن کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۱ راپریل سے ۲۱ رمئی کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف ب یا و ہو تو اس کو بحالت مرض سوا کلو گیہوں جنگلی کبوتروں کو ڈالنے چاہئیں۔ اگر یہ صدقہ جمعہ کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۲ رمئی سے ۲۱ رجون کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا حرف ک یا ق ہو تو اس کو بحالت مرض سوا کلو جوار جنگلی کبوتروں کو ڈالنا چاہئے۔ اگر یہ صدقہ بدھ کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۲ رجون سے ۲۳ رجولائی کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف ح یا ہ ہو تو اس کو بحالت مرض سوا کلو چنے جنگلی کبوتروں کو ڈالنے چاہئیں۔ اگر یہ صدقہ پیر کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۴ رجولائی سے ۲۳ راگست کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف م ہو تو اس کو بحالت مرض سوا کلو لوبیا جنگلی کبوتروں کو ڈالنے چاہئیں۔ اگر یہ صدقہ اتوار کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۴ راگست سے ۲۳ رستمبر کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف پ یا غ ہو تو اس کو بحالت مرض سوا کلو جوار جنگلی کبوتروں کو ڈالنے چاہئیں۔ اگر یہ صدقہ بدھ کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۴ رستمبر سے ۲۳ راکتوبر کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف ت، ٹ، ر یا ط ہو تو اس کو بحالت مرض سوا کلو گیہوں جنگلی کبوتروں کو ڈالنے چاہئیں۔ اگر یہ صدقہ جمعہ کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۴ راکتوبر سے ۲۳ رنومبر کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف ز، ذ، ض، ظ یا ن ہو تو اس کو بحالت مرض سوا کلو گوشت کی بوٹیاں دریا میں ڈالنی چاہئیں۔ اگر یہ صدقہ منگل کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۴ رنومبر سے ۲۳ ردسمبر کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف ف ہو تو اس کو بحالت مرض سوا کلو باجرہ جنگلی کبوتروں کو ڈالنا چاہئے۔ اگر یہ صدقہ جمعرات کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۴ ردسمبر سے ۲۰ رجنوری کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف ج، خ یا گ ہو تو اس کو بحالت مرض بھوسا یا بنولے کسی گائے کو کھلانے چاہئیں۔ یہ صدقہ اگر سنیچر کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۱ رجنوری سے ۱۹ رفروری کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف ث، س، ش یا ص ہو تو اس کو بحالت مرض چنے کی دال کسی گھوڑے کو کھلانی چاہئے۔ یہ صدقہ اگر سنیچر کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۰ رفروری سے ۲۰ رمارچ کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف د یا چ ہو تو اس کو بحالت مرض سوا کلو آٹے کی گولیاں دریا میں ڈالنی چاہئے۔ اگر یہ صدقہ جمعرات کے دن کیا جائے تو بہتر ہے۔

اگر صدقات میں کسی جگہ ٹکراؤ ہو تو جس صدقہ پر دل ٹھکے اس کو کر دینا چاہئے۔ صدقہ مختلف بزرگوں کی طرف سے مختلف بیان کیا ہے۔ ہر بزرگ نے اپنا اپنا تجربہ بیان کیا ہے۔ ہم نے بھی تجربات نقل کر دیئے ہیں۔

○○○○○○○

قسط نمبر ۷

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

قوم عاد کو اپنی بداعمالیوں کی سزا بھگتنی پڑی اور بالآخر وہ ہلاک ہوگئی۔ چند منٹوں میں غرور وتکبر میں مبتلا لوگوں کا زعم خاک میں مل گیا۔ فلک بوس قسم کے مکانات دیکھتے دیکھتے زمین بوس ہوگئے اور ہر طرف لاشوں کے انبار لگ گئے۔ اللہ کے بھیانک عذاب کی وجہ سے قوم عاد نیست ونابود ہوگئی۔ اس کے بعد حق تعالیٰ نے سرزمین کی باگ ڈور قوم ثمود کے حوالے کردی، اُجڑی ہوئی دنیا کو آباد کرنے میں قوم ثمود نے قوم عاد سے بھی زیادہ جدوجہد کی، اس نے زمین کو سینچ کر اناج بوئے، باغات لگائے اور عظیم الشان عمارتیں قائم کیں، آسمانی آفتوں سے محفوظ رہنے کے لئے پہاڑوں کو تراشا اور محفوظ قسم کی مضبوط اور خوبصورت حویلیاں تعمیر کیں، آہستہ آہستہ انہیں زندگی کے تمام سکھ اور آرام میسر ہوگئے۔ حق تعالیٰ نے اس قوم کو قوم عاد سے بھی زیادہ نعمتوں سے سرفراز کیا، ان نعمتوں کا تقاضہ تو یہ تھا کہ قوم ثمود اپنے رب کا شکر بجالاتی اور اس کی بارگاہ میں سربسجود ہوتی لیکن شکر اور اظہار عبدیت کے بجائے وہ رفتہ رفتہ سرکشی میں مبتلا ہوگئی۔ قوم ثمود نے حق وصداقت سے روگردانی شروع کردی اول اول اس نے عبادتوں سے منہ موڑا اور آخر اس قوم کے سر بھی بتوں کے سامنے جھکنے لگے۔ چند سالوں کے بعد یہ ہوا کہ قوم ثمود کی اکثریت کھلم کھلا شرک میں مبتلا ہوگئی، قوم ثمود کی اصلاح کے لئے حق تعالیٰ نے حضرت صالحؑ کو مبعوث فرمایا اور انہیں نبوت سے سرفراز کیا۔ حضرت صالح علیہ السلام حلیم الطبع، بردبار، روشن ضمیر اور منکسر المزاج قسم کے انسان تھے اور ان کا تعلق ایسے خاندان سے تھا جس کی شرافت وعظمت کی شہرت عام تھی۔ انہوں نے نہایت حکمت عملی کے ساتھ قوم ثمود کو توحید کی دعوت دی اور اسے سمجھایا کہ عبادت صرف ایک ہی رب کی کی جاتی ہے اور دامن مراد بھی صرف ایک ہی ذات کے سامنے پھیلایا جاتا ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ دیکھو تمہیں اللہ نے پیدا کیا، تمہیں اللہ نے بے شمار نعمتوں سے نوازا، تمہارے ہاتھوں اس اُجڑی ہوئی دنیا کو دوبارہ آباد کرایا اور تمہیں قوم عاد سے زیادہ انعامات عطا کئے، تمہیں اسی رب کی پرستش کرنی چاہئے جو تمہارا خالق بھی ہے، تمہارا رازق بھی ہے اور تمہارا مددگار بھی ہے۔

تم جن بتوں کی پوجا میں اپنا وقت ضائع کررہے ہو یہ بت نہ تمہیں کوئی فائدہ پہنچاسکتے ہیں اور نہ کوئی نقصان۔ حضرت صالح علیہ السلام نے اس بات کی وضاحت بھی کی کہ دیکھو تم سب میرے عزیز واقارب ہو، تم سے میرا گہرا رشتہ ہے اس لئے میں تمہارا خیر خواہ ہوں، میرے ارادے غلط نہیں ہیں، میں تمہیں سیدھا راستہ دکھا کر تمہیں اللہ کے غصے اور عذاب سے بچانا چاہتا ہوں، اگر تم سیدھے راستے پر آگئے تو تمہارا رب تم پر مہربان ہوجائے گا وہ تمہاری دعائیں سنے گا اور تمہاری ضرورتوں کو پورا کرے گا۔

مگر قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کی پیغمبرانہ نصیحتوں کو نظرانداز کردیا۔ قوم ثمود نے قوم عاد کی طرح سرکشی اور نافرمانی کا مظاہرہ کیا اور حضرت صالح علیہ السلام کی باتوں کو محض دیوانگی سے تعبیر کیا، ان کی دعوت کا مذاق اڑایا اور مختلف انداز سے ان کی توہین وتذلیل کی۔ قوم ثمود کے وہ لوگ جو خود کو عقل کل سمجھتے تھے اور جو اپنی برادری میں چودھری سمجھے جاتے تھے انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کو مخاطب کرکے ایک بار یہ بھی کہا۔

اے صالح! ہم تمہیں ایک دوراندیش حقیقت شناس اور صاحب فہم انسان سمجھتے تھے اور ہمیں یہ گمان تھا کہ تم اچھائیوں اور خوبیوں سے مالا مال ہو اس لئے ہم تمہیں ایک سہارا سمجھتے تھے اور ہمارا خیال یہ تھا کہ تم اپنی عقل سے ہمارے لئے اچھی راہیں تلاش کروگے اور مشکلات سے نجات دلانے میں ہمیشہ ہماری مدد کروگے لیکن تم نے تو خود ناپسندیدہ طور طریقوں کو اپنالیا ہے اور تم نے تو ہمارے سامنے بے عقلی کی باتیں شروع کردی ہیں۔ تم ہمیں ان بتوں کی پوجا پاٹ سے روک رہے ہو جن کی پوجا ہمارے بھی آباؤ اجداد کرتے تھے۔ ہم تمہاری باتوں میں آکر اپنے بزرگوں کے مسلک سے کنارہ کش نہیں ہوسکتے۔

حضرت صالح علیہ السلام نے قوم کو تنبیہ کی اور قوم کو بتایا کہ اللہ نے انہیں نبوت سے سرفراز کردیا ہے اور وہ اپنی پیغمبرانہ ذمہ داریاں نبھانے کے لئے اللہ کی وحدانیت کا ڈنکا بجاتے رہیں گے۔ حضرت صالحؑ نے قوم کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا قوم عاد کی تباہی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم سرکشی سے باز نہ آئے تو تمہارا حشر بھی وہی ہوگا جو قوم عاد کا ہوا ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے تم سے کوئی لالچ نہیں ہے نہ میں تم سے دولت کی امید رکھتا ہوں، نہ تمہارا سردار بننا چاہتا ہوں اور نہ ہی مجھے تم سے کسی اور اجر اور معاوضے کی طمع ہے، میں تو تمہارا خیر خواہ ہوں اور تمہیں وہ راستہ دکھانا چاہتا ہوں جس پر چل کر تم اپنے رب کے وفادار او

شکر گزار ہو گے اور اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو تمہارا انجام بھی ایسا ہی ہوگا جیسا تم سے پہلے دوسری سرکش اور نافرمان قوموں کا ہو چکا ہے۔

حضرت صالح علیہ السلام کی مسلسل تبلیغ اور جدوجہد کے بعد کچھ کمزور اور غریب قسم کے لوگ ان پر ایمان لے آئے، ان لوگوں کے ایمان لانے کے بعد حضرت صالحؑ کو قدرے اطمینان ہوا اور انہوں نے دعوت وتبلیغ کا کام اور زیادہ شدت کے ساتھ شروع کر دیا۔ صاحب ایمان لوگوں نے بھی اپنی قوم کے لوگوں کو سمجھانا شروع کیا کہ وہ شرک اور معصیت سے باز آجائیں اور حضرت صالح علیہ السلام کو پیغمبر قبول کرتے ہوئے اللہ کی وحدانیت کو تسلیم کریں اور بتوں کی پرستش سے تائب ہو جائیں۔ قوم نے ان لوگوں سے کہا کہ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے اور تم پر کوئی شیطان مسلط کر دیا گیا ہے تاکہ تم اپنے آباؤ اجداد کے دین کے مخالف ہو جاؤ اور ان طور طریقوں سے باز آجاؤ جو ہمارے بزرگوں کی شانِ امتیاز رہے ہیں۔ قوم کے لوگوں نے یہ الزام بھی لگایا کہ صالحؑ جو رسالت اور پیغمبری کا دعویٰ کر رہے ہیں وہ محض اپنی بڑائی جتانے کے لئے ہے، انہیں حکومت کرنے کی خواہش نے اس طرح کی باتوں پر اُکسایا ہے۔

حضرت صالح علیہ السلام نے ان الزامات کی تردید کرتے ہوئے فرمایا۔ اے لوگو! جب میں تمہارے پروردگار کی جانب سے واضح ثبوت لے کر اور اس کی رحمتوں سے بہرہ مند ہو کر تمہارے پاس آیا ہوں، تاکہ تمہیں راہ راست کی رہنمائی کر سکوں۔ اگر میں تمہارے غلط سلط راستوں کی پیروی کروں گا اور تمہاری طرح اُن بتوں کو معبود مان لوں گا جو بے جان ہیں اور جنھیں خود تم نے ہی اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے تو میں بھی اللہ کا نافرمان بن جاؤں گا اور میں بھی اللہ کے قہر وغضب کا شکار ہو جاؤں گا۔ تم لوگ ناسمجھ ہو اور تم لوگ مجھ پر بہتان لگا رہے ہو مجھے نہ حکومت کا شوق ہے نہ سرداری کا۔ اللہ نے جو ذمہ داری مجھے سونپی ہے میں اس کو مرتے دم تک ادا کروں گا۔

حضرت صالح علیہ السلام کے اس پختہ عزم اور غیر متزلزل ارادے کو دیکھ کر قوم کے سرکش اور نافرمان لوگ گھبرا گئے اور انہیں اس بات کا اندیشہ ہو گیا کہ رفتہ رفتہ قوم کے دیگر لوگ ان کی باتوں پر ایمان لے آئیں گے اور صاحبِ ایمان لوگوں کی تعداد بڑھتی رہے گی۔ قوم کے سرداروں کو اس بات کا خطرہ بھی ہوا کہ اگر اسی طرح دلنشیں انداز میں حضرت صالح علیہ السلام لوگوں کو سمجھاتے رہے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی سرداری ختم ہو جائے اور قوم کی قیادت حضرت صالح علیہ السلام کے ہاتھوں میں چلی جائے کیونکہ جب بھی حضرت صالح علیہ السلام قوم کے لوگوں کو جمع کر کے تقریر کرتے تھے قوم کی اکثریت ان کے حکیمانہ کلام سے متاثر ہوتی تھی اور ان کی باتوں کی تردید نہیں کر پاتی تھی۔ قوم کے سرداروں نے سوچا کہ حضرت صالحؑ سے ایسا کوئی معجزہ طلب کیا جائے جس کو پیش کرنے سے وہ عاجز ہو جائیں اور قوم کے سامنے شرمندہ ہو جائیں۔ اس وقت ہم اپنی قوم کے نادان لوگوں کو ان سے دور کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اس طرح ہمارا پلّہ بھاری ہو جائے گا۔

چنانچہ ایک دن اس مقصد کو لے کر وہ حضرت صالحؑ کے پاس پہنچے اور ان سے مطالبہ کیا کہ اگر آپ واقعتاً پیغمبر ہیں تو ایسا کوئی معجزہ دکھائیں جس سے ان کی دعوت اور رسالت کی سچائی ظاہر ہو۔

حضرت صالحؑ نے قوم کے سرداروں سے پوچھا کہ تم کس طرح کا معجزہ چاہتے ہو؟ کیا میں آسمان سے دولت برساؤں یا میں زمین سے چاندی اور سونا اگل واؤں۔؟

قوم کے سرداروں نے کہا کہ سامنے جو پہاڑ ہے اس پہاڑی سے کوئی اونٹنی پیدا کر کے دکھاؤ تب ہم سمجھیں گے کہ واقعتاً تم اللہ کے پیغمبر ہو اور اللہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔

حضرت صالح علیہ السلام نے آسمان کی طرف دیکھ کر اللہ سے دعا کی، کہ اے اللہ میں تیرا ایک عاجز بندہ ہوں، میں ان لوگوں کا یہ احمقانہ مطالبہ پورا نہیں کر سکتا۔ البتہ تو قادر مطلق ہے اور تیرے لئے پہاڑ سے اونٹنی پیدا کر دینا کچھ مشکل نہیں ہے۔

دیکھتے ہی دیکھتے پہاڑ شق ہو گیا۔ اس میں شگاف پیدا ہو گیا اور اس میں سے ایک بلند قامت اونٹنی برآمد ہوئی۔ اس اونٹنی کا رنگ وروپ عام اونٹنیوں سے بالکل مختلف تھا۔ ان لوگوں نے اس سے پہلے ایسا کوئی اونٹ نہیں دیکھا تھا، انہیں حیرت ہوئی اور وہ ایک دوسرے کو ہکا بکا ہو کر دیکھنے لگے۔ قوم کے لوگوں کا مطالبہ پورا ہو چکا تھا اور اللہ نے حضرت صالحؑ کی فرمائش پر ایک حیرتناک معجزہ ظاہر کر دیا تھا۔ قوم نے اس معجزے کو تسلیم بھی کر لیا تھا لیکن ان کی قسمت میں ہدایت نہیں تھی۔ چنانچہ اس معجزے کے بعد بھی وہ گمراہی کے راستوں پر بھٹکتے رہے اور انہیں ایمان کی توفیق نصیب نہ ہو سکی۔ اس معجزے کے بعد چند لوگوں نے ایمان قبول کیا اور صاحب ایمان لوگوں کی تعداد تھوڑی سی سوا ہوئی، اُس اونٹنی کو دیکھتے ہی جو عجیب وغریب قسم کی تھی اور جسے دیکھ کر کوئی بھی یہ مان سکتا تھا کہ یہ خدائے وحدہٗ لاشریک کا کارنامہ ہے، قوم کے سرداروں کو سر جھکانے کی توفیق نہ ہو سکی وہ اور زیادہ حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت وتبلیغ کا مذاق اُڑانے لگے اور صاحب ایمان لوگوں کی جدوجہد میں رکاوٹیں ڈالتے رہے۔ پھر یہ ہوا آہستہ آہستہ اللہ کی پیدا کردہ وہ اونٹنی قوم ثمود کے لئے ایک عذاب بن کر رہ گئی۔

(باقی آئندہ)

رمضان المبارک کا خاص پھل کھجور

کھجور کی غذائی اہمیت

حکیم محمد عثمان

کھجور غذائیت اور ادویاتی خصوصیات سے بھرپور ایک ایسا پھل ہے جو صدیوں سے انسانی خوراک کا حصہ رہا ہے بلکہ یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ کرہ ارض پر جب بنو آدم کو آباد کیا گیا تو کھجور کا پھل ان کے لئے محبوب غذا بنا دیا گیا۔ کھجور کے باغات پر صدیوں سے زراعت کا انحصار رہا ہے۔ یہ انبیاء اور صالحین کی پسندیدہ غذا رہی ہے۔ رسول پاک ﷺ کھجور کے پھل کو بے حد پسند فرماتے تھے۔ عہد نبوی ﷺ سے قبل عرب و عجم میں کھجور کو ایک تجارتی جنس کا درجہ حاصل تھا۔ آج بھی دنیا کے بیشتر ایسے ممالک ہیں جہاں کھجور کی کاشت ہوتی ہے، یہ پھل ایک منافع بخش زرعی جنس کے طور پر مقبول ہے اور اسے برآمد کرکے کثیر زر مبادلہ کمایا جا رہا ہے، جبکہ اس کے ادویاتی استعمالات کے لئے نت نئے طبی تجربات کے ذریعے کھجور کی افادیت کی ترویج کی جا رہی ہے۔ ریاست ہائے عرب مصر، لبنان و دیگر ممالک میں کھجور کے اجزاء سے مقوی اشیائے خوردنی بنائی جاتی ہیں۔ کھجور شاید دنیا کا واحد پھل ہے جو امریکہ و یورپ میں بھی یکساں مقبول ہے۔ اس کی متعدد اقسام ہیں جنہیں ان ممالک میں خاص طور پر پسند کیا جاتا ہے۔

بیشتر طبی اداروں میں بھی کھجور کے اجزاء سے ادویات اور مقوی غذائیں تیار کی جا رہی ہیں۔ جدید ایلوپیتھک سائنس میں کھجور کو ایک بہترین غذائی پھل قرار دیا گیا ہے۔ تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ کھجور گلوکوز اور فرکٹوز کی شکل میں قدرتی شکر پیدا کرتی ہے جو فوراً جزو بدن بن جاتی ہے۔ کھجور کے ایک سو گرام خوردنی حصے میں 15.5 فیصد پانی، پروٹین 2.5 فیصد، چکنائی 0.4 فیصد، معدنی اجزاء 2.1 فیصد، ریشے 3.9 اور کاربوہائیڈریٹس 75.8 فیصد پائے جاتے ہیں۔ کھجور کے معدنی اور حیاتی اجزاء میں 120 ملی گرام کیلشیم، 50 ملی گرام فاسفورس، 7.3 ملی گرام فولاد، 3 ملی گرام وٹامن سی اور تھوڑی سی مقدار میں وٹامن بی کمپلکس کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ کھجور کی ایک سو گرام مقدار میں 315 کلوریز ہوتی ہیں جو صحت مند زندگی گزارنے کے لئے ایک انسان کے لئے روزمرہ کی معقول غذا ہے۔

یہ کہنا کہ کھجور صحرا کی خوراک ہے اب یہ تصور بدل چکا ہے۔ امریکہ، انگلینڈ اور جرمنی میں کھجور سے تیار کردہ جیمز اور مشروبات روزمرہ کی خوراک میں شامل ہو چکے ہیں۔ یہ ترقی یافتہ ممالک میں اسی طرح مقبول ہے جس طرح سعودی عرب اور ایران میں اسے پذیرائی حاصل ہے۔

کھجور کا شمار خشک اور تازہ پھلوں میں ہوتا ہے، پیڑ پر پکی ہوئی کھجور بے حد لذیذ ہوتی ہے۔ اسے جوں ہی پیڑ سے اتارا جاتا ہے یہ گداز ہو جاتی ہے اور اسے دھوپ میں خشک کرکے محفوظ کیا جاتا ہے۔ خشک کرنے سے کھجور کا وزن بھی 35 فیصد کم ہو جاتا ہے۔

کھجور کی طرح اس کی گٹھلی کے بھی بے شمار غذائی و طبی فوائد ہیں۔ حکیم انسانیت رسول پاک ﷺ کے فرمان کے مطابق کھجور کی گٹھلی سے دل کے عارضہ کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

کھجور کا شمار طب نبوی ﷺ میں اسی طرح ہوتا ہے جس طرح شہد اور زیتون کو اعلیٰ مقام حاصل ہوتا ہے۔ کھجور کی اعلیٰ نسبت کا اندازہ حدیث مبارکہ سے لگایا جا سکتا ہے رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ کھجور کا درخت اسی مٹی سے تخلیق کیا گیا جو حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد بچ گئی تھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ کھجور انسانی خمیر کا حصہ ہے اور انسانوں کو کھجور سے دور نہیں رہنا چاہئے۔ گویا کھجور اور انسان میں ایک روحانی تعلق ہے۔ کھجور کھانے سے اس کی روحانی بالیدگی بڑھتی ہے اور اس کی شخصیت کا باطنی و ظاہری عکس نمایاں ہو جاتا ہے، اسی لئے اسلام میں کھجور کے استعمال پر زور دیا گیا ہے۔ رمضان المبارک میں مسلمان اسی مذہبی ذوق و شوق سے کھجور کے ساتھ افطاری کرتے ہیں۔ جس سے انہیں ثواب اور غذا و توانائی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا میں کھجور کے بے شمار استعمالات مروج ہیں۔ صحارا کے امراء چکنائی حاصل کرنے کے لئے کھجور کو پکوانوں میں استعمال کیا جاتا ہے اور اس کی گٹھلی کا سفوف بنا کر ڈیٹ کافی بنائی جاتی ہے۔ عرب ممالک میں تین اشیاء شہد، زیتون اور کھجور مروج ہیں اور یہی ان کی طویل العمری اور صحت مندی کی مظہر غذائیں ہیں۔ وہاں کھجور کا جوس بیئر کے طور پر بھی مقبول ہے۔ بعض

ممالک میں اس کے جوس کو خمیر ہونے پر شراب کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ایشیائی ممالک میں کھجور کو دودھ کے علاوہ دہی کے ساتھ بھی کھایا جاتا ہے۔

ہمارے یہاں کھجور کو گرم غذا سمجھا جاتا ہے جس طرح ہم لوگ گرمیوں میں شہد استعمال کرنے سے کتراتے ہیں، اسی طرح کھجور کو بھی استعمال نہیں کیا جاتا، حالاں کہ جدید طب نے یہ دونوں احتیاطیں فضول قرار دی ہیں اور ثابت کیا ہے کہ شہد، زیتون اور کھجور کی غذائی افادیت موسموں کے تغیر سے نہیں بدلتی اور نہ ہی گرمی میں انہیں ترک کرنا چاہئے۔ یہ سدابہار غذائیں ہیں جنھیں بے دھڑک مگر اعتدال کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے۔

کھجور مقوی اثرات رکھتی ہے یہ زود ہضم پھل ہے۔ یہ بدن کی پرورش اور نظام ہضم کو درست کرتی ہے۔ تازہ تحقیق کے مطابق بچوں کو دودھ میں کھجوریں ڈال کر ابالنے کے بعد پلایا جائے تو بچوں کو توانائی حاصل ہوتی ہے۔

کھجور کے طبی فوائد

طب نبوی ﷺ کی رو سے کھجور سے دل کے عوارض ختم کیے جاسکتے ہیں، رات کے وقت چند کھجوریں پانی میں بھگو کر رکھیں اور صبح نہار منہ اسی پانی میں کھجوروں کو مسل کر ہفتہ میں دو بار استعمال کریں تو یہ دل کی توانائی کے لئے موثر ٹانک ثابت ہوتا ہے۔

قبض

ہمارے یہاں قبض کا مرض بہت بڑھ گیا ہے۔ اس کے لئے کھجور کا استعمال کرنا چاہئے۔ یہ ایک ملین غذا ہے، کھجور انتڑیوں کو متحرک کرکے اجابت کو آسان بناتی ہے۔ جلاب کے لئے مٹھی بھر کھجوریں رات کو پانی میں بھگو دی جائیں اور اگلے دن صبح ان کو شیک کرکے شربت بنالیں، اس کے پینے سے قبض ختم ہوجاتا ہے۔

ایک روسی تحقیق کے مطابق کھجور کے کثرت استعمال سے انتڑیوں اور پیٹ کے کیڑوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ کھجور سے انتڑیوں کی انفیکشن ختم ہوجاتی ہے۔

نشہ آور اشیاء سے نجات

شراب کے نشے میں مبتلا انسان کا نشہ دور کرنے کے لئے کھجور تریاق کا کام کرتی ہے۔ اس کے لئے پینے والے کو صاف پانی میں تازہ کھجور ڈالنے کے بعد کچھ دیر بعد اس کا پانی پلایا جائے تو نشہ دور ہوجاتا ہے۔

بچوں کے امراض کے لئے مفید دوا

شیر خوار بچوں کے لئے کھجور توانائی سے بھرپور ایسی غذا ہے جو بازاری ڈبہ بند غذاؤں سے سو درجہ مفید اور سستی ہے۔ اس کے لئے کھجور کو دودھ میں بھگو کر نرم کرلیا جائے اور اس کو کچل کر حلوہ کی طرح بنالیا جائے۔ تھوڑا تھوڑا حسب ضرورت بچوں کو دن میں ایک مرتبہ کھلانا مفید ہے۔ دانت نکالنے والے بچوں کو کھجور اور شہد کا معجون دن میں تین مرتبہ چٹایا جائے تو بچے پیچش اور اسہال سے محفوظ رہتے ہیں۔ واضح رہے کہ کھجور کو ہمیشہ احتیاط کے ساتھ دھو کر استعمال کرنا چاہئے۔ کھجور کی لیس دار سطح پر آلودگی اور زہریلے مادے چپٹ جاتے ہیں۔ کھجور بے شک پیک شدہ ہو، کھانے سے پہلے اسے دھونا حفظان صحت کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

بانجھ پن کے لئے

کھجور قوت باہ میں بے حد اضافہ کرتی ہے۔ جو لوگ اس غرض سے ادویات استعمال کرتے ہیں اگر شہد اور کھجور باہم ملا کر کھایا کریں تو ان کی قوت بڑھتی ہے۔ جنسی کمزوری کے لئے مٹھی بھر کھجور بکرے کے تازہ دودھ میں بھگو کر اگر اگلی صبح اسی دودھ میں کچل مسل کر شہد اور سبز الائچی ملا کر استعمال کیا جائے تو اعضائے تولید کی کارکردگی بڑھتی ہے۔ حتی کہ اس سے بانجھ پن بھی دور ہوجاتا ہے۔

فربہ بدنی کے لئے

کمزور اور دبلے پتلے لوگوں کے لئے کھجور ایک اکسیر ہے۔ آدھ کلو دودھ میں چار کھجوریں روزانہ ابال کر دودھ اور کھجوریں نوش کی جائیں بدن فربہ ہوجاتا ہے۔ زچگی کے دوران خواتین کو اضافی غذا کی ضرور ہوتی ہے۔ جو خواتین زیادہ خوراک استعمال نہیں کرسکتیں وہ روزانہ مٹ بھر کھجوریں ایک گلاس دودھ کے ساتھ لیا کریں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سچ انجام ک نجات دلاتا ہے اور جھوٹ انجام کار ہلاک کرتا ہے۔

اداره

اس ماہ کی شخصیت

غلام بٹ
والدہ رحتی
تاریخ پیدائش ۳۱ مئی ۱۹۶۲ء
تعلیمی قابلیت بی اے
پیشہ، پرائیویٹ اسکول میں پرنسپل
مقام، کشمیر

آپ کا نام ۶ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے دو حرف نقطے والے ہیں اور ۴ حروف بغیر نقطے کے ہیں۔ آپ کا نام غ کی حروف سے شروع ہوتا ہے لیکن اصولی اعتبار سے آپ کا عنصر آتشی ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۶ ہے جو مرکب عدد ۱۵ سے بنا ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد جو قسمت کا عدد کہلاتا ہے وہ ۹ ہے اگرچہ ۹ اور ۶ عدد میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے لیکن ان دونوں میں کوئی خاص مناسبت نہیں ہے۔ تاہم یہ دونوں عدد ایک دوسرے کو وقتاً فوقتاً اپنا تعاون بھی پیش کرتے ہیں۔ آپ کی شخصیت پر ۳ اور ۴ ہمیشہ اثر انداز رہیں گے البتہ ایک اور ۸ کا عدد آپ کے۔ لئے ہمیشہ ضرور رساں ثابت ہوگا۔ ہر وہ چیز آپ کو اذیت دے گی جس کا مفرد عدد ایک یا ۸ ہو۔ اس لئے دور اندیشی کا تقاضہ یہ ہوگا کہ آپ ان لوگوں سے کنارہ کش رہیں، جن کے نام کا مفرد عدد ایک یا ۸ عدد بنتا ہو۔ اسی طرح آپ ان تمام چیزوں سے بھی احتیاط برتیں جو ایک یا ۸ عدد کی ہوں۔ مثلاً اگر آپ کے مکان کا مفرد عدد ایک یا ۸ ہو تو وہ مکان آپ کے لئے مبارک ثابت نہیں ہوگا۔ اسی طرح وہ گاڑی جو ایک یا ۸ نمبر کی ہو آپ کو کسی بھی حادثے سے دوچار کرسکتی ہے اس لئے احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ ان تمام اشیاء سے احتراز کریں جو ایک یا ۸ نمبر کی ہوں۔

آپ کا مفرد عدد ۶ ہے۔ آپ کے اندر امید پرستی اور خود اعتمادی خاصی مقدار میں ہے، آپ فطرتاً محبت پرست ہیں، آپ عورتوں کو متاثر کرنے میں ہمیشہ کامیاب رہیں گے، قدرتی مناظر سے آپ کی دلچسپی کافی بڑھی ہوئی ہوگی، علاقہ کشمیر کے وہ تمام مناظر جو قدرتی ہوں، مثلاً باغات ہریالی اور جھرنے وغیرہ آپ کے لئے ہمیشہ خوش کن ثابت ہوں گے اور ان کا نظارا کرکے آپ کو ہمیشہ روحانی سکون حاصل ہوگا، آپ کی شخصیت میں ایک طرح کی جاذبیت ہے جو دوسروں کو آپ کی طرف مائل کرنے پر مجبور کرتی ہے، آپ لوگوں میں مقبول رہیں گے لیکن آپ کے حاسدوں کی تعداد بھی خاصی ہوگی، فطرتاً آپ خوشامد پسند ہیں اس لئے ہمیشہ اس بات کا اندیشہ رہے گا کہ خوشامدی لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہوجائیں اور آپ کو نقصان پہنچائیں، تجربات یہ بتاتے ہیں کہ جو لوگ خوشامدی اور چاپلوس ہوتے ہیں وہ منافق ہوتے ہیں اور منافقین سے کسی فیض کی امید رکھنا غلط ہے۔ آپ کا مفرد عدد ۶ مرکب عدد ۱۵ سے بنا ہے جو خوش قسمتی کا آئینہ دار ہے، یہ عدد دولت، مقبولیت اور عیش وعشرت کی طرف اشارہ کرتا ہے، آپ کی مبارک تاریخیں ۶، ۱۵، ۲۴ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو اگر آپ ان تاریخوں میں انجام دیں گے تو کامیابیاں انشاء اللہ آپ کے قدم چومیں گی آپ کی غیر مبارک تاریخیں ۴، ۱۳، ۱۷، ۲۸ اور ۳۰ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے خاص کاموں کی شروعات سے اجتناب کریں کیونکہ ان تاریخوں میں کاموں کی شروعات سے یہ اندیشہ رہے گا کہ کام پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکیں اور آپ کسی مشکل کا شکار ہوجائیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۹ ہے جو آپ کی خوش بختی کی نشاندہی کرتا ہے، اس عدد کی وجہ سے آپ کو زبردست عروج بھی حاصل ہوسکتا ہے، اس عدد کی وجہ سے خواتین آپ کی طرف مائل رہیں گی اور محبت آپ کی کمزوری بن جائے گی، اس عدد کی وجہ سے اگرچہ آپ زبردست ترقی حاصل کرسکتے ہیں لیکن آپ کسی بھی وقت خدانخواستہ زوال کا شکار بھی ہوسکتے ہیں کیونکہ اس عدد کی خوبی یہ ہے کہ یہ عروج کے بعد زوال اور زوال کے بعد پھر عروج سے زوال کو وابستہ کرتا ہے، آپ کا مفرد عدد ۶ ہے اور یہی آپ کا لکی عدد بھی ہے۔ ۶ عدد کی تمام چیزیں آپ کو انشاء اللہ راس آئیں گی ۴ اور ۳ کا عدد بھی آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ ۲، ۵، ۷ اعداد آپ کے لئے عام سے ہوں گے ان اعداد سے آپ کو نہ غیر معمولی فائدہ پہنچے گا نہ غیر معمولی نقصان۔ البتہ ایک اور ۸ آپ کے دشمن عدد ہیں۔ ان سے ہمیشہ اجتناب برتیں۔

آپ کا اسم اعظم "یاعلیم" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۵۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں آپ کا برج جوزا اور ستارہ عطارد ہے۔ بدھ کا دن

آپ کے لئے مبارک ثابت ہوگا اور پیر کا دن آپ کے لئے غیر مبارک ہے، دنوں میں اپنے خاص کاموں کے لئے بدھ، جمعرات، جمعہ کو فوقیت دیں، آپ کو پکھراج، یاقوت باذن اللہ راس آئیں گے، ۴ رتی کا پتھر ۹ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہن لیں، ان پتھروں کے استعمال سے آپ کا دماغ پرسکون رہے گا اور یہ پتھر آپ کو کامرانیوں سے روشناس کرائیں گے۔ اگست، اکتوبر اور نومبر میں اپنی صحت کا خاص رکھیں ان مہینوں میں کوئی بھی ایسی بیماری آپ پر حملہ آور ہو سکتی ہے جو آپ کے لئے ضرر رساں ثابت ہو، درد سر، درد کمر، درد سینہ، پھیپھڑوں کے امراض خدانخواستہ آپ کو لاحق ہو سکتے ہیں، ان کے علاوہ جوڑوں کا درد، مونڈھوں کا درد و ہڈیوں کی تکلیف اور اعصابی تناؤ آپ کو اذیت پہنچا سکتے ہیں، مذکورہ مہینوں میں بطور خاص اپنی تندرستی پر دھیان دیں، تربوز، سیب، خوبانی، انار اور پودینے کا استعمال وقتاً فوقتاً کرتے رہیں، اللہ کی پیدا کردہ یہ نعمتیں آپ کی تندرستی کے لئے انشاء اللہ مفید ترین ثابت ہوں گی اور آپ کو مذکورہ بیماریوں سے محفوظ رکھیں گی۔

آپ کے نام میں اصل حروف صوامت کی تعداد ۳ ہے، جن کے اعداد ۷۱ ہیں ان میں اسم ذات کے اعداد ۶۶ شامل کرلیں گے تو کل تعداد ۱۳۷ ہو جائے گی۔ اس کا نقش مربع بنا کر اپنے گلے میں ڈال لیں، آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴	۳۷	۴۰	۲۶
۳۹	۲۷	۳۳	۳۸
۲۸	۴۲	۳۵	۳۲
۳۶	۳۱	۲۹	۴۱

ک اور ق آپ کے لئے مبارک حروف ہیں، جو بھی نام ان حروف سے شروع ہوں گے وہ آپ کے لئے خوش آئند ثابت ہوں گے، آپ فطرتاً خوش مزاج اور خوش کلام ہیں، آپ کا انداز گفتگو بہت دلکش ہے، آپ کی گفتگو سے سبھی متاثر ہوں گے، لیکن آپ کو زندگی میں ایک ایسا رنج بھی پہنچے گا جس کی بھرپائی عمر بھر مشکل سے ہوگی، آپ کے ارد گرد رہنے والے لوگ آپ کے لئے مشکلات کا باعث بنیں گے آپ کو یار دوستوں سے اور ملنے والے لوگوں سے بہت چوکنا رہنا چاہئے اور ہر کس و ناکس پر بھروسہ کرنے کی غلطی نہیں کرنی چاہئے۔

آپ کو عام طور سے نیکی کا بدلہ برائی سے ملے گا، آپ جس کے ساتھ حسن سلوک کریں گے وہی آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔

حرام کا پیسہ کبھی کے لئے مصائب لاتا ہے اور آخرت کو برباد کرتا ہے لیکن آپ کو حرام کا ایک لقمہ بطور خاص نقصان پہنچائے گا اس لئے اپنی جائز آمدنی میں ناجائز آمدنی کا خلط ملط نہ کریں، آپ کو کھیتی اور باغات وغیرہ سے فائدہ پہنچے گا، اگرچہ سفر کے دوران آپ کو تکالیف پہنچیں گی لیکن قبلہ کی طرف سفر کرنا آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ آپ کی تاریخ پیدائش ۳۱ر مئی ۱۹۶۲ء ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۶	۹
۲	۵	
۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو مرتبہ آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ ہر موقع پر اپنے خیالات کا اظہار اچھے طریقے سے کر سکتے ہیں اور آپ ہر قسم کے حالات کو متوازن طریقے پر کنٹرول کر سکتے ہیں، ایک کا ۲ مرتبہ آنا آپ کی خود اعتمادی پر بھی دلالت کرتا ہے اور یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ آپ اپنی ذات پر مکمل بھروسہ کرتے ہیں اور ہر طرح کے حالات میں پامردی کا ثبوت دیتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ اور ۳ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے آپ دوسروں کے معاملے میں کبھی حساس ہیں اور دوسروں سے ہمدردی کرنا آپ کی فطرت کا ایک حصہ ہے، آپ دوسروں کے بارے میں خالص جذبات سے سوچنے کے عادی ہیں، آپ کو موسیقی سے بھی دلچسپی ہے لیکن آپ گانے بجانے کے سلسلے میں بے حد سنجیدہ مزاج ہیں۔ آپ کے چارٹ میں ۴ موجود نہیں ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ روز مرہ کی مصروفیات میں اکثر غافل ہو جاتے ہیں اور یہ غفلت آپ کو خاصا نقصان بھی پہنچاتی ہے، پانچ اور چھ کی موجودگی یہ بتاتی ہے کہ آپ میں ہمت بھی ہے اور عزم مصمم بھی۔ آپ جس کام کی ٹھان لیتے ہیں اس کو کر کے ہی چھوڑیں گے، آپ کو امت سے دلچسپی ہے اور آپ شعر و سخن کے بھی دلدادہ ہیں اور ۷ر۸ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ تنہائی سے خوف کھاتے ہیں، بالکل تنہا رہنا آپ کے لئے مشکل ہے، خود اعتمادی کے باوجود آپ کی ذات میں ایک طرح کا ڈر اور خوف موجود ہے۔ اس لئے آپ اپنی ذات پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں اور خاص صلاحیتوں کے باوجود دوسروں کا سہارا ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں، آپ کے اندر ایک طرح کی کاہلی موجود ہے۔ روپے پیسے کے معاملے میں آپ خاصے لاپرواہ ہیں، مادی کاموں میں توجہ کی ضرورت ہے، ورنہ آپ کی بہت سی

خداداد صلاحیتیں پامال ہو چکی ہیں۔

۹ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر دولت مقبولیت اور شہرت کو سمیٹنے کی اہلیت موجود ہے، ۹ کا عدد لاشعور کی قدرت کو ظاہر کرتا ہے۔

آپ کی پیدائش کے چارٹ میں ۲ لکیریں مکمل ہیں۔ ۱، ۲، ۳، والی لائن مکمل ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ میں منصوبہ بندی کی اچھی صلاحیت موجود ہے اور آپ دوسروں کے ساتھ مل جل کر کام کر سکتے ہیں، آپ کا ذہن صاف ستھرا ہے اور آپ کے اندر جذبہ تعاون بھی موجود ہے، دوسری لکیر ۳، ۶، ۹ کی ہے جو مکمل ہے اور یہ لکیر یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کی سوچ منطقی ہے، آپ عمدہ یادداشت کے مالک ہیں، انتہائی ذہین ہیں، آپ کے دستخط آپ کی متانت اور آپ کی خود اعتمادی کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ آپ کے مزاج میں ٹھہراؤ ہے لیکن ان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اکثر و بیشتر آپ جذبات سے سوچنے لگتے ہیں اور غلط فیصلے کرنے کا ارادہ کر لیتے ہیں۔

آپ کی شخصیت کا جو خاکہ ہم نے پیش کیا ہے اس میں کچھ خوبیاں بھی ہیں اور کچھ خامیاں بھی۔ مجموعی حیثیت سے آپ کی ذات میں خوبیاں زیادہ ہیں اور خامیاں کم، اگر آپ نے اس خاکہ کو گہرائی کے ساتھ پڑھ کر اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کیا اور آپ نے اپنی خامیوں سے اپنا پیچھا چھڑا لیا تو یہ آپ کی عقل مندی ہوگی، ہر انسان خوبیوں اور خامیوں سے مرکب ہوتا ہے لیکن وہ لوگ سمجھدار ہیں اور دوراندیش گردانے جاتے ہیں جو معلوم ہونے کے بعد اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی جدوجہد جاری رکھیں۔ امید ہے کہ آپ ایسا ہی کریں گے اور ہمارے ادارے کی یہ کوشش جس سے آپ بہرہ ور ہو رہے ہیں رائیگاں نہیں جائے گی۔ ☆☆☆☆☆

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند۔ (یوپی) پن کوڈ نمبر: ۲۴۷۵۵۴

Asim Jafri

نو مسلموں کی کہانی

نو مسلموں کی زبانی

محمد داؤد رفادر مارکس ڈیوڈ
(کٹک، اڑیسہ)

''دعوت سے بہتر دلوں کو فتح کرنے کا کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ یہ ہتھیار کبھی فیل نہیں ہوتا، ہمدردانہ دعوت کے ساتھ حق نہ بھی ہو تو بھی کامیابی ملتی ہے، جیسا کہ عیسائیت کی دعوت کے سلسلے میں میں نے کارگزاری سنائی اور اگر دعوت حق کی ہو تو پھر اس کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکتی۔ دعوت کے ہتھیار کے سامنے بڑی سے بڑی طاقت کو ہتھیار ڈالنے پڑتے ہیں۔''

میری پیدائش اڑیسہ کے مرکزی شہر کٹک کے ایک پادری گھرانے میں ہوئی۔ میری والدہ بھی ایک کیتھولک چرچ کے پادری کی بیوی تھیں۔ انہوں نے میری پیدائش سے قبل نذر مانی تھی کہ میری جو بڑی اولاد ہوگی، اس کو یسوع کے نام نذر کروں گی۔ میں پیدا ہوا، وہ دو ہفتوں کے بعد مجھے لے کر چرچ گئیں اور وہاں چرچ کے ذمے داروں کے سامنے نذر کی رسم پوری کی۔ میری ابتدائی تعلیم مشن اسکول میں ہوئی، بعد میں مجھے کالج میں داخل کیا گیا۔ بی اے آنرس کے بعد تھیالوجی سے میں نے ایم اے کیا اور مقصد مشن کی تبلیغ تھی۔ ایم اے کرنے کے بعد مجھے مشن نے بہار میں گیا زون میں مشن کی تبلیغ کے لئے بھیج دیا۔ میری بہترین کارکردگی کے بعد مجھے گیا مشہور چرچ کا ذمے دار پادری بنا دیا گیا اور لوگ مجھے فادر مارکس ڈیوڈ کہنے لگے۔ میری تربیت مشن کو ذہن میں رکھ کر کی گئی تھی، اس لئے میں نے بھی خدا کو راضی کرنے کے لئے اپنے بال بال کو عیسائیت کی تبلیغ کے لئے وقف کر دیا۔

میں نے تمام مذہب کے لوگوں پر کام کیا۔ میرا یقین تھا کہ عیسائیت ہی مدار نجات ہے۔ گیا میں بودھوں پر میں نے بہت کام کیا۔ سینکڑوں بودھوں کو عیسائی بنا دیا۔ مسلمانوں پر بھی میں نے کام کیا۔ ۱۷ مسلمانوں کے نام میرے رجسٹر میں درج ہیں، جن کو میں نے عیسائی مذہب اختیار کرایا، اس کے علاوہ ہندوؤں خصوصاً دلت ہندوؤں کی بڑی تعداد میری دعوت پر عیسائی ہوئی۔ اپنے مشن میں جیسے جیسے مجھے کامیابی ملتی گئی، میرا حوصلہ بڑھتا گیا۔ ایک یہودی خاندان پر میں نے کام شروع کیا۔ تقریباً ایک سال کی کوشش کے بعد میری ہمدردی اور سچی محبت سے وہ متاثر ہوئے اور انہوں نے یہ کہہ کر عیسائیت اختیار کی کہ اگر چہ ہماری عقل میں ابھی تک عیسائیت نہیں آئی، مگر آپ کی اس قدر دردمندی اور دلی ہمدردی کے بعد ہمارا ضمیر مجبور کر رہا ہے کہ ہم عیسائی ہو جائیں۔

سچائی اپنے کو منوا لیتی ہے اور ہر مخلص کو اللہ راستہ دکھاتے ہیں۔ قدرت کے یہ دو ضابطے میرے لئے ہدایت اسلام کا ذریعہ بنے۔ اصل میں عیسائیت کی تبلیغ کو میں اللہ کے لئے انسانیت کی سچی خدمت اور ہمدردی سمجھتا تھا۔ میں دعوت میں تو مخلص تھا، مگر میں جس دعوت میں اپنے کو لگائے ہوئے تھا، وہ سچائی پر مبنی نہیں تھی۔ اس دعوت کو میں انسانی خدمت، مالی معاونت اور مریضوں اور ضرورت مندوں کی خدمت کے سہارے اور پیسا بھی پر چلا رہا تھا۔ مجھے اس کا اندازہ نہیں تھا کہ میں حق پر نہیں ہوں۔ ہاں، کبھی کبھی جب عیسائیت کی مختلف کتابوں کی تشریحات پڑھتا تھا، تو میرا ذہن الجھ جاتا تھا اور سوچتا تھا کہ نہ جانے ہم لوگ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ مشن کی تبلیغ کی کامیابی کی وجہ سے مجھے اپنے پر اعتماد پیدا ہو گیا تھا کہ اگر میں حق پر نہ ہوتا تو خدا کامیابی نہ دیتا۔ بس مجھ پر دھن سوار تھی، میں اس دھن میں کچھ لٹریچر لے کر ایک روز اسلام کے ایک چراغ کی روشنی تک جا پہنچا۔ اس چراغ کا نام تھا ڈاکٹر صغیر احمد، جو گیا کے ایک اچھے فزیشین اور دیندار مسلمان ہیں۔ وہ ایک زمانے سے تبلیغی جماعت سے وابستہ تھے۔ انہیں ایک صاحب نے ایک کتاب ''اگر اب بھی نہ جاگے تو؟'' پڑھنے کو دی، جس کو پڑھ کر ان میں ہندوؤں میں دعوت دینے کا شوق پیدا ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے دہلی میں مولوی کلیم صدیقی کی کتاب ''ارمغانِ دعوت'' پڑھی، اس کتاب کو پڑھ کر ان [illegible] دعوت کا جنون سوار ہو گیا۔ وہ رمضان میں پھلت گئے اور تین روز مولو[illegible] کلیم صدیقی صاحب کے ساتھ لگائے اور ان سے بیعت ہوئے۔ ڈا[illegible] صاحب بتایا کرتے ہیں کہ بڑی تعداد میں نو مسلموں خصوصاً ارتداد [illegible] توبہ کرنے والوں کی تعداد مولوی صاحب کے ساتھ مسجد میں اعتکا[illegible] میں تھی، جن کے لئے رمضان میں صبح کا ناشتہ اور دوپہر کا کھانا بھی [illegible] میں بنایا گیا، مگر اللہ الحمد للہ بعد میں وہ روزے رکھنے لگے۔

صاحب نے وہاں پر ساتھ میں اعتکاف کرنے والوں سے دوستی کی فیس دینے کو کہا اور اعلان کیا کہ جن لوگوں کو ہم سے تعلق رکھنا ہے اور دوستی، محبت اور بیعت کے تعلق کو نبھانا ہے، ان کے لئے کم سے کم فیس یہ ہے کہ ایک ماہ میں ایک آدمی کو کفر وشرک سے نکال کر مسلمان ہونے کی خوشخبری دیں اور اچھے دوست کے لئے روزانہ ایک آدمی کی خوشخبری فیس ہے۔

وہاں ان کو معلوم ہوا کہ روز ایک آدمی کے نصاب پر بھی مولوی صاحب کے بعض رفقاء ہیں، جو یہ کام کررہے ہیں، جس روز ایک آدمی کو بھی ابوجہل اور ابولہب کے کیمپ سے نکال کر اسلام کے سایہ رحمت میں نہ لاسکیں گے، اس روز سوئیں گے نہیں، روئیں گے۔ اللہ ان لوگوں کی نیتوں کی لاج رکھ رہے ہیں۔ میں ڈاکٹر صاحب کے یہاں پہنچا۔ آداب وسلام کے بعد میں نے دو منٹ لے کر کتابیں پیش کیں اور وقت دینے کے لئے کہا۔ ڈاکٹر صاحب نے میری ہمدردی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ کلینک پر مریضوں کی بھیڑ ہوتی ہے، یہاں بات اطمینان سے سننا بھی مشکل ہے اور یہ وقت جب کہ میں کلینک میں ہوتا ہوں مریضوں کا حق ہے، اس وقت کسی دوسرے موضوع پر بات کرنا میں مریض کی حق تلفی سمجھتا ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ آپ رات میں سات بجے کے بعد میرے گھر تشریف لائیں، وہاں اطمینان سے باتیں ہوں گی۔ اس تجویز کو میں نے خوشی سے قبول کرلیا۔ فون اور پتہ لے کر میں چلا آیا اور رات کو سات بجے ڈاکٹر صغیر صاحب کے گھر پہنچا، ڈاکٹر صاحب نے پُرتکلف چائے پلائی اور مجھ سے کہا کہ فادر صاحب! آپ جو مجھے عیسائیت کی دعوت دینے آئے ہیں، کیا واقعی آپ میری ہمدردی میں عیسائیت کی دعوت دے رہے ہیں اور آپ خود عیسائیت کو مدار نجات سمجھتے ہیں یا آپ کی کوئی سیاسی غرض ہے، یا اپنے مشن سے وفاداری میں آپ اس کو پھیلانا فرض سمجھتے ہیں؟ میں آپ کو یسوع کی قسم دے کر پوچھتا ہوں؟ میں نے یسوع کی قسم کھا کر کہا: میں صرف عیسائیت کو مدار نجات سمجھتا ہوں اور صرف آپ کی ہمدردی میں آپ سے ملنے آیا ہوں۔ یہ سن کر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ آپ عیسائی ہیں اور عیسائیت کو مدار نجات سمجھتے ہیں اور میں مسلمان ہوں، میں صرف اسلام کو مدار نجات مانتا ہوں، بلکہ یسوع علیہ السلام کو بھی اللہ کا رسول اور پیغمبر مانتا ہوں، بلکہ میرا اس پر ایمان ہے کہ عیسیٰ اللہ کے سچے رسول اور اسلام کے پیغامبر اور سچے مسلمان تھے۔ اب ہم دونوں ایک معاہدہ کرتے ہیں۔ آپ مجھے عیسائیت کے بارے میں بتائیں۔ روزانہ ایک گھنٹہ فارغ ہوکر میں آپ کی بات سنوں گا۔ آپ ایک سال تک مجھے بتاتے رہیں گے اور جب یہ بات پوری ہوئی، تو ایک سال تک سنوں اور اس کے بعد میری باری آئے گی۔ میں روزانہ اسلام کے بارے میں بتاؤں گا۔ مجھے زیادہ سے زیادہ تین دن درکار ہوں گے اور دونوں کی بات مکمل ہوجائے گی۔ اب آپ یسوع کی قسم کھا کر یہ عہد کریں اور میں اللہ کی قسم کھا کر عہد کرتا ہوں کہ اگر میں عیسائیت کو مذہب حق اور مدار نجات سمجھوں گا تو بغیر جھجک کے اسی وقت عیسائی ہوجاؤں گا اور اگر آپ نے اسلام کو مدار حق سمجھا تو آپ بھی بغیر جھجک مسلمان ہوجائیں گے۔ بات بہت سچی اور انصاف کی تھی۔ ہم دونوں معاہدے پر متفق ہوگئے۔ یہ معاملہ کرکے میں چلا آیا۔ میں نے رات میں بہت پرارتھنا یعنی دعا کی کہ اے یسوع! عیسائیت کی فتح ہو اور مجھے ہارنا نہ پڑے۔ پوری تیاری کے ساتھ میں اگلے روز ڈاکٹر صاحب کے یہاں گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے بات سننے سے پہلے دو منٹ لئے اور معلوم کیا کہ آپ نے رات میں دعا مانگی ہوگی۔ میں نے کہا: ہاں۔ تب انہوں نے کہا: سچ بتایئے، کیا مانگا؟ مجھے حیرت ہوئی کہ یہ سوال وہ کیوں کررہے ہیں؟ کیا وہ دعا کے وقت وہاں موجود تھے۔ میں نے کہا: میں نے دعا مانگی کہ خدایا: عیسائیت کی فتح ہو اور میری اور میرے مذہب کی ہار نہ ہو۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا: یہ دعا آپ کے عہد میں شک پیدا کرتی ہے۔ آپ کو اور ہم کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہم میں جو حق پر ہے، خدایا! ہمیں اس پر جمادے۔ واقعی یہ بات انصاف کی تھی۔ میں نے وعدہ کیا کہ اب میں ہمیشہ یہی دعا کیا کروں گا۔ میں نے بات شروع کی۔ ایک گھنٹہ تک میں دلائل سے بات کرتا رہا۔ بہت دیر تک سننے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے بہت ہمدردی میں جیسے وہ کوئی ناسمجھ ہوں، یہ کہہ کر ''اگر آپ برا نہ مانیں، اعتراض نہیں کررہا ہوں''، اپنی معلومات کے لئے اور صفائی کے لئے دو تین سوالات کئے۔ سوالات کچھ ایسے تھے کہ میں خود احساسِ کمتری میں مبتلا ہوگیا۔ پہلے روز چلا آیا۔ دوسرے روز جب میں نے دعا کی کہ خدایا: جو حق ہو، اس کی راہ مجھے دکھادے۔ دوسرے روز میں پھر ڈاکٹر صاحب کے یہاں گیا، تو ڈاکٹر صاحب نے پھر دعا کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے کہا: میں نے دعا کی ہے: خدایا! جو حق ہو، اس کی راہ مجھے دکھادے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا: اب بھی دعا عہد کے خلاف ہے۔ آپ کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ خدایا: جو حق ہو، اس پر ہم دونوں کو جمادے، بلکہ سچ یہ ہے کہ سارے انسانوں کو جمادے۔ یہ بات میرے دل کو لگ گئی، کیوں کہ سچی اور انصاف کی بات یہی ہے۔ اس کے بعد بات شروع

ہوئی۔ وہ پہلے روز کی طرح کچھ سوال کرتے رہے اور یسوع کا نام لیتے تو عیسیٰ علیہ السلام، مریم علیہا السلام بہت ادب کے ساتھ لیتے تھے۔ یہ شریفانہ انداز مجھے بہت اچھا لگا، غرض ایک کے بعد ایک دن، ایک ہفتے تک میں ان کو کتابیں بھی لاکر دیتا رہا اور وہ ان کو پڑھتے بھی رہے۔ ایک ہفتے کے بعد میرے یہاں کچھ نہیں رہا۔ ڈاکٹر صاحب کی اخلاقی برتری اور بہت عقل میں آنے والے سوالات سے بجائے اس کے کہ میرا اعتماد عیسائیت پر بحال ہوتا، میں خود اپنے آپ کو متزلزل محسوس کرنے لگا۔

آٹھویں روز میں نے جاکر ڈاکٹر صاحب سے کہا: میں اپنی بات مکمل کرچکا۔ آج آپ کی باری ہے، حالاں کہ مجھے ایک روز پہلے ان سے کہہ دینا چاہئے تھا، تاکہ وہ تیاری کرتے، مگر بروقت کہنے کے باوجود ڈاکٹر صاحب نے کوئی شکایت نہیں کی اور انہوں نے کہنا شروع کیا، کہ آپ کا اور ہمارا دل سب جانتا ہے کہ صرف اسلام ہی برحق ہے اور آدھا گھنٹہ اسلام اور محمد ﷺ کا تعارف کرایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں قرآن حکیم نے جو کہا ہے وہ بتایا۔ شاید چالیس منٹ نہیں ہوئے تھے کہ حق نے اپنا اثر دکھایا۔ اللہ کی رضا کے لئے زندگی گزارنے کی نیت کرنے والے مجھ بے چارے پر اللہ کے رحم اور ہدایت کی بارش ہوئی اور میں نے پہلی نشست میں حسب وعدہ بغیر کسی چوں چرا کے ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ انہوں نے میرا نام داؤد رکھ دیا۔ ڈاکٹر صاحب اور میں دونوں بہت خوش ہوئے، شاید میں ان سے زیادہ اور وہ مجھ سے زیادہ، یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ اس ہدایت سے کس کو زیادہ خوشی ہوئی۔

ایک رات میں سونے کے لئے لیٹا تو مجھے خیال ہوا کہ میں نے ایک زمانے تک عیسائیت کی تبلیغ کی۔ بودھوں، ہندوؤں اور یہودیوں کے عیسائی ہوجانے کا ایسا جرم نہیں مگر ارے مسلمانوں کو جہنمی بنادینے کا جرم تو بہت بڑا ہے۔ ایک آدمی کی ہدایت کا ذریعہ بن جانے پر نجات کا وعدہ ہے تو ارے آدمیوں کی گمراہی کا ذریعہ بننے کا جرم بھی کتنا بڑا ہوگا، میں بہت گھبرایا، بستر سے اٹھا اور دیر تک اللہ سے معافی اور استغفار کرتا رہا۔ صبح کو مجھے فکر ہوئی کہ ان لوگوں کو دوبارہ سمجھا بجھا کر اسلام میں لانا چاہئے۔ میں جاکر ایک ایک سے ملتا رہا۔ لوگوں کو اسلام کی طرف لانے کے لئے بس ایک چیز کافی ہوئی کہ میں خود نے عیسائیت چھوڑ دی ہے۔ الحمدللہ وہ دوبارہ عیسائیت سے توبہ کرکے مسلمان ہوگئے۔ تین لوگ ایسے تھے جنہیں مشن نے بڑی مالی امداد کی تھی اور عیسائی لڑکیوں سے ان کی شادی بھی ہوگئی تھی۔ ان لوگوں کو سمجھانا بہت مشکل پڑا۔ میں راتوں کو اپنے اللہ کے سامنے روتا تھا اور دن میں ان کی خوشامد کرتا تھا۔ کئی ماہ کی لگاتار کوشش کے بعد اللہ نے ان کے دل پھیرے اور الحمدللہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ مسلمان ہوگئے۔ تین لوگوں کا آج تک پتا نہیں چل سکا۔ ان میں سے ایک ڈرائیونگ کے لئے آئے تھے، آسام کے رہنے والے تھے اور دو مزدوری کے لئے یہاں آئے تھے۔ ان تینوں لوگوں کی حق سے گمراہی کا ذریعہ بن جانے کا جب بھی مجھے خیال آتا ہے، میری نیند اڑ جاتی ہے۔ اگر خدانخواستہ اس حال میں وہ مرگئے تو دوزخ کا ایندھن بنیں گے اور میں اس کے ساتھ کس طرح اپنے اللہ کو منہ دکھاؤں گا۔ کاش میرے اللہ مجھے ان تینوں بھائیوں سے ملادے، اگرچہ ڈاکٹر صاحب نے مجھے سمجھایا کہ اسلام سے پہلے کے گناہ اسلام قبول کرنے سے معاف ہوجاتے ہیں، گو اللہ کے نبی ﷺ کے فرمان پر ہمارا ایمان ہے، مگر ایک بات نفسیاتی طور پر انسان پر سوار ہوجاتی ہے۔

میں گیا کے اجتماع سے چار ماہ کی جماعت میں چلا گیا۔ الحمدللہ مجھے بہت فائدہ ہوا۔ چار ماہ میں میں نے قرآن شریف ناظرہ پڑھ لیا اور انگریزی ترجمہ کئی بار پڑھا۔ بہت سی کتابیں پڑھیں۔ ہمارا آدھا وقت دہلی میں لگا۔ الحمدللہ مجھے کتابیں ملتی رہیں۔ جماعت سے آکر میں کٹک گیا۔ مجھے اپنی والدہ کی بڑی فکر تھی، میں جماعت میں بھی ان کی ہدایت کے لئے دعا کرتا رہا۔ میرے گھر جانے سے دس روز پہلے ان کا انتقال ہوگیا اور انہیں عیسائیوں کے قبرستان میں دفن کردیا گیا۔ میں گھر گیا تو ماں کے انتقال اور اس سے زیادہ ایمان سے محروم موت کا بے حد مجھے صدمہ تھا۔ کئی روز تک گھر سے نہ نکلا اور دروازہ بند کرکے مسجد میں روتا رہا۔ اپنے اللہ سے شکایت کرتا تھا: میرے اللہ! میں آپ کے راستے میں اپنی ماں کے لئے آپ سے دعا کرتا رہا، لیکن میری ماں ایمان کے بغیر اس دنیا سے چلی گئی۔ میں والدہ کی قبر پر جاتا اور گھنٹوں روتا تھا۔ ایک روز مجھے ماں کی قبر پر روتے روتے نیند سی آگئی۔ میں نے اپنی ماں کو اچھی حالت میں دیکھا۔ وہ بولی: بیٹا! تو اپنی آنٹی (خالہ) سے نہیں ملا ان کے پاس ضرور جانا۔ مجھے اپنی والدہ کی یاد ستا رہی تھی۔ اس خواب کے بعد مجھے خیال ہوا کہ بھونیشور جاکر خالہ سے ملنا چاہئے۔ کم از کم وہ ایمان سے محروم نہ رہیں۔ میں نے بھونیشور کا سفر کیا اور اپنی خالہ سے اور ان کو دیکھا کہ ان کا حال بدل گیا ہے۔ انہوں نے مجھے بہت گلے اور کہا کہ میں تو تجھے بہت یاد کررہی تھی۔ تیری ماں بیمار تھی تو میں دیکھ

اور بیماری کی وجہ سے ان کی خدمت کرنے کی غرض سے ان کے پاس رہی۔ انتقال سے ایک ہفتہ پہلے فرائڈے (جمعہ) کی صبح کو وہ بہت خوش تھی اور مجھے بلایا اور کہا: آج میں نے خواب میں یسوع کو دیکھا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا: تمہارا بیٹا داؤد اللہ نے قبول کرلیا ہے۔ وہ مذہب اسلام قبول کر چکا ہے۔ مجھے سولی نہیں دی گئی، مجھے آسمان پر اٹھایا گیا ہے تاکہ آکر لوگوں کو بتاؤں کہ سچا مذہب اسلام ہے اور اب میں تمہیں اسلام کا کلمہ پڑھانے کے لئے آیا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ یسوع نے مجھے کلمہ پڑھوایا، تین چار بار پڑھوایا۔ مجھے یاد ہوگیا اور مجھ سے کہا کہ تم اس کلمے پر مرنا، تو تمہارے لئے نجات ہے اور مرنے کے بعد جنت ملے گی۔ اس خواب کے آٹھ روز بعد ان کا انتقال ہوگیا۔ انتقال کے وقت وہ کلمہ پڑھ رہی تھیں۔ میں نے ان کے مرنے کے دو روز بعد ایک مولوی صاحب کو بتایا۔ وہ دو ساتھیوں کو لے کر آئے اور ان کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔ میں اس لئے تمہیں یاد کر رہی تھی کہ اگر تم آگئے اور تم مسلمان ہو چکے ہو تو پھر مجھے بھی مسلمان ہونا چاہئے۔ میں خوشی سے ان سے چمٹ گیا اور اپنے مسلمان ہونے کا پورا قصہ سنایا اور جلدی سے کلمہ پڑھنے کے لئے کہا۔ مجھے اپنی والدہ کے مسلمان ہونے کی کتنی خوشی ہے، میں بیان نہیں کر سکتا۔ الحمدللہ اس نعمت کے شکرانے کے طور پر ہر پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتا ہوں اور ۲۰ رکعات نفل نماز اپنی والدہ کے مسلمان ہونے کی خوشی میں بلا ناغہ پڑھتا ہوں۔

ڈاکٹر صغیر صاحب نے مجھے پھلت بھیجا۔ میں نے مولوی کلیم صاحب سے ملاقات کی۔ مولوی صاحب کے یہاں بنگالی موسیٰ بھائی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے پہاڑوں پر انتہائی پسماندہ آبادی میں اپنے کام کی کارگزاری سنائی اور بتایا کہ آسام اور منی پور وغیرہ میں پہاڑوں پر ایسی پسماندہ آبادی بسی ہوئی ہے جو بالکل ننگی جانوروں کی طرح زندگی گزارتی ہے۔ میں نے مولوی صاحب سے اس علاقے میں کام کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ مولوی صاحب نے خوشی سے اجازت دیدی۔ میں آج کل وہیں کام کر رہا ہوں۔ الحمدللہ ہزاروں لوگوں نے کپڑے پہننا شروع کر دیئے ہیں۔ میں نے کافی حد تک ان کی زبان سیکھ لی ہے۔ اور میں نے وہیں پر ایک بے سہارا خاتون سے شادی کرلی، جس کو میری ہی دعوت پر اللہ نے ہدایت نصیب فرمائی تھی۔ وہاں پر کام کا بڑا میدان ہے۔

میرے ساتھ اب ایک جماعت تیار ہوگئی ہے۔ اللہ نے چاہا تو ہمیں اس علاقے میں حیرتناک کامیابی ملے گی۔ انشاء اللہ

ہمارے مولوی کلیم صاحب کہتے ہیں کہ دنیا میں یا تو داعی بن کر جئیں ورنہ مدعو بن کر رہیں گے۔ اگر داعی بن کر زندگی گزاریں گے تو اگر آپ کے پاس کوئی داعی بھی دعوت لے کر آئے گا تو اسلام کی حقانیت کا شکار ہو کر رہے گا۔ دعوت سے بہتر دلوں کو فتح کرنے کا کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ یہ ہتھیار کبھی فیل نہیں ہوتا۔ ہمدردانہ دعوت کے ساتھ حق نہ بھی ہو تو بھی کامیابی ملتی ہے، جیسا کہ عیسائیت کی دعوت کے سلسلے میں میں نے کارگزاری سنائی اور اگر دعوت حق کی ہو تو پھر اس کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکتی۔ دعوت کے ہتھیار کے سامنے بڑی سے بڑی طاقت کو ہتھیار ڈالنے پڑتے ہیں۔ دعوت کی اس قوت کو پہچانیں اور میرے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھے دعوتی مقاصد میں کامیاب کرے۔ آمین

خوابوں کی تعبیر

تحریر: کامران بنگش (لاہور)

خوابوں کی تعبیر جاننا بھی نجوم کا ایک حصہ ہے۔ کئی لوگ نجومیوں سے آکر دریافت کرتے ہیں۔ جو خواب صبح ۳ سے ۶ تک آتے ہیں۔ ان کا پھل جلد ملتا ہے، کچھ خوابوں کا پھل نیچے دیا جاتا ہے۔

آسمان کے نزدیک جانا: آسمان پر یا اس کے نزدیک سے چلا جائے تو اس کے لئے ایک بہت بڑا ترقی کا راستہ ملتا ہے۔

آنکھ دیکھنا: اس کی ہر امید دیرینہ پوری ہوگی، اگر آنکھ کو ہاتھ پر پڑا ہوا دیکھے تو اس کو نقد دولت ملے گی اور وہ کافی امیر ہو جائے گا۔

آگ دیکھنا: بری علامت ہوتی ہے۔ اس کو آنکھوں کی بیماری لگ جاتی ہے اور دھن دولت کا بھی بڑا نقصان ہوتا ہے، اس کی زندگی کا معیار بھی گر جاتا ہے۔

آندھی کا آتے ہوئے دیکھنا: اس کو بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑتا ہے، وہ کئی مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اخروٹ دیکھنا: اس کو تجارت میں فائدہ ہوگا، اگر اخروٹ کا درخت دیکھنے میں آئے تو خوشی حاصل ہوگی۔

اشرفی یا ہیرے کو دیکھنا: اس کے گھر لڑکا پیدا ہوگا، گھر خوشیوں سے جھوم اٹھے گا، اس کے علاوہ گھر دھن دولت سے بھر جائے گا۔

انجیر کا پتا دیکھنا: انجیر کا پتا کھالے یا دیکھے تو وہ جلد بیماریوں میں مبتلا ہو جائے گا، اس کے علاوہ اسے کئی حیرانیوں، پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا، اگر کوئی انجیر کھائے تو یہ اچھی علامت ہے، اس کی اپنی محنت کی کمائی میں اضافہ ہوگا اور ہر ایک کام ٹھیک چلے گا۔

اونٹ دیکھنا: اس کے ہاتھ میں بے شمار دولت ملے گی، اگر اونٹ پر سوار دیکھے تو سفر کرے گا اور اس کو سفر میں ذاتی فائدہ بھی ہوگا۔

اپنے آپ کو قتل کرتے دیکھنا: اس انسان کے خیالات نیکی کی طرف لگ جائیں گے۔

اپنے سر کے بال کٹے ہوئے دیکھنا: اچھی علامت ہے، اس انسان کے گھر اولاد میں ترقی ہوگی اور غم و فکر دور ہو جاتے ہیں۔

بوٹ دیکھنا: اچھی علامت نہیں ہے، اس سے اس انسان کو نقصان ہی اٹھانا پڑے گا۔

بلی دیکھنا: غمناک خبر ملے گی یا اس کے نزدیکی رشتے دار کی موت ہو جائے گی جس سے اس کو کافی صدمہ ہوگا۔

باغ دیکھنا: باغ ہرا بھرا دیکھے تو اس انسان کو خوشی حاصل ہوگی، اگر اجڑا ہوا دیکھے تو اس کو کسی غم میں مبتلا ہونا پڑے گا جس کی وجہ سے اس کی صحت خراب ہو جائے گی۔

بھیڑیا دیکھنا: بہت بری علامت ہے، انسان کو ہر طرف سے نقصان نظر آئے گا اگر وہ سونے میں ہاتھ ڈالے گا تو وہ مٹی بن جائے گا۔

اپنا بازو کٹا ہوا دیکھنا: یہ بری علامت ہے، اس سے ان کو کوئی فکر ہوتی ہے اور رنج و ملال میں مبتلا رہتا ہے۔

بہت زیادہ باتیں کرنا: عزت کی نشانی ہوتی ہے۔

بادام کھانا: اس کی خواہش ترقی کرنے کی ہوتی ہے، اگر کوئی خواب میں بادام کھائے تو اس کی صحت بیماری سے اچھی ہوگی۔

بادشاہ دیکھنا: اس کو کوئی گورنمنٹ کی نوکری ملے گی اور اگر بادشاہ کو غصے میں دیکھے تو کوئی بھاری نقصان ہوگا، اس کے علاوہ بادشاہ کو اگر کسی غیر گھر میں دیکھے تو کوئی بہت بڑی آفت آئے گی، اگر خواب میں بادشاہ کو مردہ دیکھا جائے تو ملک بھر میں ظلم شروع ہو جائے گا۔

بہت اونچی جگہ پر چڑھنا: اس انسان کا مرتبہ بہت اونچا ہوگا اور وہ اپنی قوم میں بہت مشہور اور پیارا ہو جائے گا۔

بال کاٹتے ہوئے دیکھنا: اس انسان کی عورت اس کو طلاق دے جائے گی اور اس کو دولت میں نقصان ہوگا۔

بچھو کو دیکھنا: انتہائی خطرناک علامت ہے۔

برف کا کھانا: اچھی علامت ہے وہ انسان بہت خوش رہنے لگتا ہے۔

پل دیکھنا: اپنی مشکلات پر قابو پائے گا۔

پیٹی (کمر کو لگانے والی) دیکھنا: اچھی علامت ہوتی ہے، اگر انسان کی شادی نہ ہوئی ہو تو اس کی شادی ایک سال کے عرصہ کے دوران ہوگی یا بہت بڑی خوشی کا واقعہ ہوگا۔

پھول دیکھنا: ترقی کا راستہ کھل جائے گا۔

پاؤں دیکھنا: مال و دولت حاصل کرتا ہے، اگر کوئی انسان خواب میں پاؤں کو زمین پر مارتا ہے تو وہ کسی مصیبت میں پھنس جائے گا۔

پانی کا پینا: کسی تالاب یا چشمہ کا پانی پیے تو اسے فرزند حاصل ہوتا ہے اور بڑا دولت مند بن جاتا ہے۔

پارہ کو ہاتھ میں دیکھنا: اس کے تمام دشمن غائب ہو جائیں گے۔

پلنگ یا چارپائی کا دیکھنا: جس انسان کو خواب میں پلنگ یا چارپائی نظر آئے تو وہ اپنی پچھلی تمام باتیں بھول جاتا ہے اور لوگ اس کا اعتبار کرنا بند کر دیتے ہیں۔

اپنے آپ کو پیاسا دیکھنا: مذہب کے کاموں میں نقصان ہوگا۔

عورتوں کو پیشاب کرتے دیکھنا: یہ علامت خواب میں دیکھے تو اس کی شہوت، بستر بھوک کرنا زیادہ بڑھ جائے گی۔

پیسہ دیکھنا: اچھی علامت ہے، خواب میں پیسہ دیکھنے والے انسان کو کوئی ایسا انسان ملے گا جس سے اس کو بہت ذاتی فائدہ ہوگا۔

تلوار دیکھنا: اس کے گھر میں لڑائی جھگڑا شروع ہو جائیگا اس کے علاوہ اس کا جس کسی کے ساتھ بھی پریم ہوگا وہ بھی اس کو ٹھکرا دے گا کئی عالموں کا خیال ہے کہ اگر خواب میں تلوار دیکھے تو دشمنوں پر فتح پائے گا۔

توپ دیکھنا: وہ دشمن پر فوراً فتح یاب ہوتے ہیں اور دنیا میں نام پیدا کر لیتے ہیں۔

تیر مارنا: اگر تیر بالکل نشانہ پر لگ جائے تو وہ انسان اپنے مقصد میں بالکل پورا ہوتا ہے۔

کسی پر تھوکنا: اچھی علامت دشمنوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اگر کوئی انسان اس پر تھوکے تو اس کو بہت نقصان اٹھانا پڑے گا۔

تربوز کھانا: صحت حاصل ہونے کی علامت ہے، اگر خواب میں تربوز دیکھے تو اس کے خوشی کے دن آ جائیں گے۔

تانبا دیکھنا: فائدہ ہوگا اور وہ بھی بہت مالدار بن جائیگا۔

مذاق کرنا: بری علامت ہوگی وہ دنیا کی نظروں میں گر جائے گا اور اس کو اپنے دھرم والے نفرت سے دیکھیں گے۔

جہاز دیکھنا: بیرون ملک سفر یا دور دراز کا سفر کرنا ہوگا۔

جوتا پہننا: اس کی عورت وفادار بن جائے گی اور اس کو ہر مشکل سے نجات ملے گی۔

جنازہ دیکھنا: اس کی صحت خراب ہو جائیگی اور عمر کم ہوگی۔

جھنڈا دیکھنا: وہ انسان کسی بہت بڑی تکلیف میں مبتلا ہو جائے گا، اگر سبز رنگ کا ہوگا تو ترقی کے تمام راستے بند ہو جائیں گے، اگر جھنڈا اسفید رنگ کا ہوگا تو اس انسان کو بہت عزت حاصل ہوگی، اگر لال رنگ کا ہوگا تو وہ انسان ہر مشکل پر قابو پائے گا۔

جنگل دیکھنا: اپنے دشمنوں پر قابو پائے گا۔

چاندی کا ٹکڑا دیکھنا: اچھی علامت نہیں ایسا انسان جو کام کرے گا نقصان اس کو اٹھانا پڑے گا۔

چاند دیکھنا: اس کے ہاتھ بہت دولت آئے گی، ہر ایک عورت اس پر فدا ہوگی، وہ ہر ایک جگہ پر ہر ایک کام میں ترقی کرتا چلا جائیگا۔

چاول دیکھنا: معمولی دولت ملتی ہے۔

چھال (چھلکا) دیکھنا: اس کے دوست اسے دھوکہ دے جائیں گے اور وہ ہمیشہ پریشان رہنا شروع کر دے گا۔

چائے پینا: وہ طاقت ور بن جاتا ہے اور اس کی ہر امید پوری ہوتی ہے۔

چکی دیکھنا: سفر پیش آئے، دانشمندی اور عقل و فہم میں اضافہ ہو۔

حلوہ دیکھنا: اس کی عمر لمبی ہو جاتی ہے اور آنے والی زندگی عیش و آرام میں گزرے گی۔

خربوزہ کھانا: بیماری میں مبتلا ہونے کی خبر ہے اور اس مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہونا چاہئے۔

خون پینا: جیل یا مصیبت میں گرفتار ہونے کی علامت۔ بدنامی ہوتی ہے اور آئندہ کے لئے ترقی کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔

خوبانی دیکھنا: اچھی صحت کی علامت ہے۔

خون کو دیکھنا: لڑائی ہوگی جو کہ کافی نقصان پہنچائے اگر خواب میں خون کی تھالی بھری ہوئی دیکھیں تو کوئی چیز کھانے سے ع[illegible] ہوگی۔

خوشبو لگانا: اپنے جسم پر لگائے تو اس کو اپنے کام میں ترقی ملے گی اور اگر کوئی گندی بو لگائے تو اس کو اپنے کاروبار سے کنارہ کرنا پڑے گا۔

درخت دیکھنا: درخت پھلوں سے بھرا ہوا ہو تو انسان خوش رہے گا اور اگر درخت سوکھا ہوا ہو تو اس کو غم نصیب ہو، اگر سیب کا درخت دیکھے گا تو اس کا نام کسی کام کی وجہ سے مشہور ہوگا، اگر درخت انجیر کا ہوگا تو اس کو اپنے بیوپار میں ترقی ملے گی اور وہ کافی مالدار بن جائے گا۔

دروازہ دیکھنا: دروازہ کھلا دیکھے تو اس کی کسی نیک انسان سے ملاقات ہوگی، جس سے کافی فائدہ پہنچے گا، اگر دروازہ بند دیکھے تو اسکو بڑی مشکلات کا سامنا ہوگا۔

دانت دیکھنا: اگر دانت سونے کا دیکھے تو بیمار ہونے کی علامت ہے، اگر لکڑی کا دیکھے تو خوشی حاصل ہو، چاندی کا دیکھے تو دھن دولت سے نقصان ہوگا۔

دریا کو دیکھنا: جس کسی کے پاس کام کروانے کے لئے جائے گا تو اس کا کام فوراً ہوگا، اگر خواب میں دریا کو پار کرتے دیکھے تو اسے اپنی تمام مشکلات کا حل مل جائے گا۔

دھی کھانا: خود اپنی کمائی اپنی ذات پر خرچ کرنے کی علامت ہے۔

دودھ پینا: اگر دودھ بھیڑیے کا پیے تو غم میں مبتلا ہوگا اور اگر وہ اونٹنی کا ہو تو اسے اپنے سسرال سے بہت دولت ملے گی۔

ڈول کو دیکھنا: اگر ڈول کو خالی دیکھے تو وہ انسان نقصان اٹھائے گا، اگر پانی سے بھرا دیکھے تو کوئی دھن ملے گا۔

روٹی دیکھنا: رزق کی مشکلات حل ہو جائیں گی۔

رشوت لینا: یہ ایک بری علامت ہے اور بدنامی کی وجہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆

ماہ جون کے شروع میں صوفی زلزال اپنے برادر خورد صوفی مسکین کے ساتھ غریب خانہ پر تشریف لائے اور بڑے ہی پرتپاک انداز سے گلے ملے۔ وہ بہت خوش نظر آرہے تھے۔ انہوں نے معانقے کی رسم ادا کرنے کے بعد کہا۔ یار تم سے جب بھی ملاقات ہوتی ہے دل باغ باغ ہوجاتا ہے۔

کیوں۔؟ میں نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

یار ایسا لگتا ہے کہ تمہیں اللہ میاں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے، نہ تمہاری شکل کوئی خاص ہے اور نا ہی داڑھی میں کوئی خاص کشش ہے لیکن جب بھی تمہارے دیدار ہوتے ہیں روح جھوم اٹھتی ہے اور دل کے باغیچے میں کوئل کوں کوں کرنے لگتی ہے اور دماغ کی وادیوں میں عجیب طرح کی بھینی بھینی خوشبو سی پھیل جاتی ہے۔

یار جانے دو، کیوں تم صبح ہی صبح میرا بے وقوف بنا رہے ہو۔

آپ کا بے وقوف۔؟ ''صوفی مسکین بولے'' آپ کو کون بیوقوف بنا سکتا ہے آپ تو اچھے اچھوں کو اپنی انگلیوں پر نچاتے ہیں۔ ہم نے قوم کے دانشوروں کو آپ کے سامنے حقہ بھرتے ہوئے دیکھا ہے۔

آج آپ دونوں بھائی کیا سوچ کر حاضر ہوئے ہو۔ ''میں نے ایک خاص ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔'' اس مکھن بازی کی وجہ کیا ہے۔؟

ابھی ہم کیا مکھن لگائیں گے۔ ''صوفی زلزال بولے۔'' مکھن تو آپ کی زوجہ جب بسکٹوں پر لگا کر ہمارے لئے بھیجتی ہیں تو اس انداز تکلف کا تو جواب ہی نہیں ہے۔ ایک بسکٹ منہ میں جاتا ہے اور چار چار دعائیں زبان پر جاری ہوجاتی ہیں۔

کیا مطلب۔؟

مطلب کیا سمجھائیں۔ ''صوفی مسکین کسی باکرہ لڑکی کی طرح شرماتے ہوئے بولے۔'' عقل مند کو تو اشارہ ہی کافی ہے۔

میں نے انہیں گھور کر دیکھا تو بکری کی طرح ممناتے ہوئے بولے۔ جب متن واضح ہو تو کسی تشریح کی ضرورت ....

آئی سی۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ ناشتہ کے موڈ میں ہیں۔

فرضی صاحب ہم آپ کے گھر آئیں اور ناشتے کا موڈ نہ ہو بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔؟ اتنے تو ہم گئے گزرے بھی نہیں۔

اس وقت تشریف لانے کی وجہ تو بتائیے۔ کچھ تو میرے دل کو قرار آئے۔ ''میں نے کہا۔'' ناشتہ تو میں کرا ہی دوں گا۔

یہ دعوت نامہ لے کر حاضر ہوئے ہیں۔ صوفی زلزال نے دعوت نامہ میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

کس کی شادی ہے۔؟

شادی نہیں میرے نواسے کی تقریب ہے، بسم اللہ کی تقریب۔ نواسہ ۵ سال کا ہوگیا ہے اس کو مکتب میں داخل کرا رہے ہیں، سوچا اسی بہانے یار دوستوں کو مدعو کرلیں اور کھانے پینے کا کوئی ہلکا سا پروگرام ہوجائے۔

سچ کیا ہے۔؟

سچ۔؟

یعنی اس تقریب کی اصل وجہ کیا ہے۔؟

اصل وجہ؟ یار تم سے کیا پردہ، پرار کے یہ ہوا تھا کہ پوتے کی اسی طرح کی تقریب میں یار دوستوں کو بلا لیا تھا ناشتے میں، چھ ہزار روپے خرچ ہوئے تھے اور لفافوں میں نو ہزار برآمد ہوگئے۔ اور تحفوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں تھا۔ زوجہ نے مشورہ دیا کہ نواسے کی تقریب اپنے ہی گھر میں رکھ لیتے ہیں۔ یار دوستوں اور بیوی کی سہیلیوں کا ہجوم گھر میں اکٹھا ہوجائے گا اور کچھ نہ کچھ فائدہ بھی ہوگا۔ دین کا دین، دنیا کی دنیا۔

کیا مطلب۔؟ اس میں دین کہاں سے آگیا۔؟

میری زوجہ کا کہنا یہ ہے کہ چھوٹ چھٹاؤ بہت بڑا گناہ ہے اور ملنا ملانا دین داری کی علامت ہے۔ اگر وقتاً فوقتاً ایسی تقریبات ہوتی رہیں تو اس میں میل ملاپ ہوتا رہتا ہے اور تقریبات میں جو لفافے میسر ہوتے ہیں وہ دنیاوی فائدہ ہے۔ اس طرح اللہ بھی خوش اور ہم اس کے بندے بھی خوش۔

میں نے صوفی زلزال کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھا۔ ان کے چہرے پر دین اور دنیا دونوں آنکھ مچولی کھیلتے نظر آرہے تھے۔ میں نے ان کو جھوٹی تسلیاں دیتے ہوئے کہا۔ واقعتاً آپ نے اپنی خاندانی تقریبات میں دین دونیا کے توازن کو برقرار رکھا ہے اور بے شک آپ کی زوجہ تو بہت ہی دور اندیش قسم کی خاتون ہیں۔ انہوں نے دین و دنیا کے امتزاج کا جو طریقہ ایجاد کیا ہے اسے دیکھ کر تو فرشتے بھی دنگ رہ ہوگئے ہوں گے۔ ایک بار ان سے ضرور ملوانا میں بھی میدان دین و دنیا میں نئے تجربات کرنا چاہتا ہوں۔ انشاءاللہ ان کی رہنمائی سے میرے چودہ طبق روشن ہوجائیں گے۔

اماں یار وہ تو خود تم سے ملنے کے لئے بے تاب ہے۔'' صوفی زلزال نے اپنی مسکراہٹوں کو لٹاتے ہوئے کہا۔''

تو تم نے بتایا کیوں نہیں، میں تو سر کے بل چل کر حاضر خدمت ہوجاتا۔ تم تو جانتے ہو کہ مجھے حضرت حوا کی بیٹیوں سے ملنے کا بڑا اشتیاق ہے۔

موقع مل گیا تو اس تقریب ہی میں آمنا سامنا کرادوں گا۔ دراصل وہ اذان بت کدہ پابندی کے ساتھ پڑھتی ہے۔ اکثر یہ کہتی ہے کہ ابوالخیال فرضی سے براہ راست استفادہ کرنے کو دل چاہتا ہے۔

نہیں بھئی، اس تقریب میں تو میں تمہاری زوجہ سے ملاقات نہیں کروں گا، میں محفلوں میں شرمانے کی کوشش کرتا ہوں، کیونکہ محفل میں کچھ تاڑنے والی نگاہیں بھی ہوتی ہیں اگر آمنا سامنا کرانا ہی ہے تو تقریب کے بعد میں تمہارے گھر آجاؤں گا اور اس وقت میں تمہاری زوجہ سے فیضیاب ہونے کے لئے میدان بے تکلفی میں چھلانگ لگادوں گا۔

وہ خود تمہیں نہیں چھوڑے گی، کہہ رہی تھی کہ ایک بار ابوالخیال فرضی ہاتھ لگ جائے تو میں گھر کے ہر کونے میں ان سے اذان دلواؤں گی۔ لیکن یار۔ انہوں نے میری طرف اس طرح دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں وہ تو ہوتا رہے گا تم ناشتہ تو کروادو۔

ٹھیک ہے میں بانو سے ناشتہ کے لئے کہہ دیتا ہوں، یہ کہہ کر اندر جانے کے لئے کھڑا ہوا۔

صوفی زلزال بولے۔ تکلف کی ضرورت نہیں، چائے سوجی کا حلوہ، اُبلے ہوئے انڈے، توس اور بسکٹوں پر مکھن لگوالینا، نمکین کے ساتھ جو گھر میں موجود ہو وہ لے لینا اور زیادہ نہیں، بیس تیس پراٹھے، مزید تکلف کی ضرورت نہیں، بصرف اتنے ہی میں کام چلالیں گے۔

میرے دوست کھانے کھانے پینے کے معاملے میں بہت ہی بے باک قسم کے ہیں اور ان کی خوراکیں اُف میرے باپ کے اللہ تعالیٰ......

گھر میں پہنچا تو بانو نظر نہیں آئی، میں نے آواز لگائی۔ اے جی تم کدھر ہو۔؟

جواباً بانو نے کہا میں ادھر کچن میں ہوں......

کچن میں کیا کر رہی ہو۔؟

انڈے دے رہی ہوں۔

ماشاءاللہ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ تم کُوک ہوگئی ہو۔

آپ تو ہمیشہ میرے بارے میں غلط ہی سوچتے ہیں، میں کتنا بھی کرلوں میری قدر تھوڑی ہوگی۔

میں تمہاری قدر نہیں کرتا۔ ارے بیگم میں تو اپنے یار دوستوں سے سینہ ٹھونک کر یہ کہتا ہوں کہ ایک ہاتھ میں چاند اور دوسرے ہاتھ میں سورج اور سر پر ایک کروڑ ستارے چپکا کر بھی اگر بانو جیسی بیوی تلاش کی جائے تو ہاتھ لگنے والی نہیں۔ میں اپنے دوستوں سے تمہاری اتنی تعریف کرتا ہوں اور تمہاری اگلی اور پچھلی نسل کے بارے میں اتنے ڈائیلاگ بولتا ہوں کہ انہیں سن کر میرے معصوم عن الخطا قسم کے دوست بھی تمہارے رخ زیبا کو دیکھنے کے لئے بے قرار سے ہوجاتے ہیں، ابھی چند دن پہلے صوفی نمکین فرمارہے تھے کہ بس اب خدا کے ڈر اور دنیا کی شرم کو ایک طرف پھینکو اور اپنی زوجہ محترمہ کا دیدار کراؤ، بس اب برداشت نہیں ہوتا۔

چھوڑو ان باتوں کو اور بولو کیا بات تھی...... بانو نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

صوفی زلزال اور ان کے برادر صوفی نمکین تشریف لائے ہیں...... اور ناشتے کی فرمائش کررہے ہیں۔'' بانو نے جملہ خود ہی پورا کردیا۔''

جب تم سمجھ ہی گئی ہو تو پھر کیا بولوں......

مجھے معلوم تھا کہ وہ کسی لئے بھی آئے ہوں بغیر کھائے پیئے نہیں جائیں گے۔ اسی لئے میں نے تیاری شروع کردی تھی۔

انہیں تمہارے ہاتھوں کا سوجی کا حلوہ بہت پسند ہے اور تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ وہ انڈوں کے بھی شوقین ہیں اور گزشتہ سال تمہارے ہاتھوں کے پندرہ پراٹھے کھا کر وہ اُلٹی اور دستوں میں مبتلا ہوگئے تھے اور

باقی لوازمات کے لئے کیا عرض کروں وہ تو تمہارا اپنا مزاج ہے، بسکٹ اور مکھن اور نمکین وغیرہ تو تم خواہ مخواہ بھی دستر خوان پر رکھ دیتی ہو۔ بھرے بھرے دستر خوان کو دیکھ کر بے اختیار زبان سے نکلتا ہے سبحان اللہ، ماشاءاللہ۔

پراٹھوں کی بھی تیاری کر چکی ہوں، آپ بے فکر رہیں۔

وہ تو ٹھیک ہے، ذرا تعداد کا خیال رکھنا، صوفی زلزال خوراک کے معاملے میں خداداد صلاحیتوں کے مالک ہیں۔

میں واپس بیٹھک میں آیا تو صوفی زلزال بولے۔ خوشبوئیں آرہی ہیں، ماشاء اللہ تمہاری بیگم نے تیاریاں شروع کردی ہیں۔ فرضی صاحب بیوی ہو تو تمہاری بیوی جیسی ہو۔ ایسی کوئی اور نظر آئے تو ہمیں بتانا۔

بتادوں گا تو کیا کروگے کیا اس عمر میں شادی کرلوگے۔

تمنا اور کوشش میں کیا حرج ہے۔'' صوفی زلزال نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔''

بڑے بھائی کی موجودگی میں، میں کچھ بول نہیں سکتا۔'' صوفی مسکین نے کہا۔'' دل تو میرا بھی یہی چاہتا ہے کہ گھر میں ایک بیوی تمہاری بیوی جیسی بھی ہونی چاہئے۔ حلق جب تک تر بتر نہ ہو زندگی کا کیا مزا۔

لیکن '' برخوردار'''' میں بولا'' حلق تر کرنے کے لئے جیب بھی صحت مند ہونی چاہئے وہ جیبیں جو نزع کی سی کیفیت میں مبتلا ہوں بیویوں کے چولہے نہیں جلا سکتیں۔

ایک بار بانو جیسی بیوی تو ہاتھ لگ جائے۔'' صوفی مسکین پھر چہکے'' پیسوں کے لئے بھی اللہ راستہ کھول دے گا اور تم تو جانتے ہی ہو ہم جیسے لوگ تو اپنی جیب سے زیادہ دوسروں کی جیبوں پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ہاتھ ڈالنے کی صلاحیت ہونی چاہئے۔

جیبیں تو اس دنیا میں بہت ہیں ان کی بات سن کر میں نے کہا۔ تم بڑے بھائی کی موجودگی میں ایسی باتیں کررہے ہیں، شرم نہیں آرہی۔

صوفی مسکین بولے۔ شرم ہی تو آرہی ہے جو اٹک اٹک کر بول رہا ہوں۔ بھائی صاحب اگر نہیں ہوتے تو وہ تبصرہ کرتا کہ تم بھی تا قیامت یاد رکھتے۔

تھوڑی دیر کے بعد ناشتہ آگیا اور میدان خورد ونوش میں دوڑ شروع ہوگئی، میں تو اس راستے پر بہت ہی آہستہ چلتا ہوں اور بہت جلدی تھک بھی جاتا ہوں لیکن میرے دوست تو اللہ نظر بد سے بچائے اس راستے پر ریس کے گھوڑوں کی طرح دوڑتے ہیں۔ ایک بار میں نے صوفی زلزال ہی سے جب کہ وہ ایک درجن سے زیادہ پراٹھے تناول کر چکے تھے تو عرض کیا کہ محترم درمیان میں پانی بھی ایک بار پی لینا چاہئے۔ اس سے صحت برقرار رہتی ہے، وہ منہ میں ایک نوالہ دھکیلتے ہوئے بولے تھے، میں بھی اس بات کا قائل ہوں لیکن درمیان آنے تو دو۔ یہ سن کر میں نے انہیں قابل رشک نظروں سے دیکھا تھا کہ واقعی خوراک مردوں جیسی ہونی چاہئے یہ کیا میری طرح دو روٹیاں کھائیں اور اللہ اللہ خیر صلا۔

ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے بسم اللہ کی تقریب میں آنے کا اصرار کیا اور یہ بھی فرمایا کہ از راہ برکت لفافہ ضرور ساتھ رکھ لینا۔ ان لفافوں سے رشتوں اور دوستی میں ایک طرح کی تازگی برقرار رہتی ہے۔ جن لوگوں سے ہمارا خاص رشتہ ہے ان کے لفافے ہم بطور خاص تلاش کریں گے اور آپ بھی فرضی صاحب ان خاص لوگوں میں بلکہ خاص الخاص لوگوں میں شامل ہیں اس لئے ہمارے لئے آپ کا لفافہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ ان کے جانے کے بعد میں نے بانو سے کہا کہ بسم اللہ کی تقریب میں تمہاری بھی دعوت ہے اور صوفی زلزال صاحب لفافے کی بات اتنی جم کر کہہ گئے ہیں کہ اب شرکت نہ بھی کریں تو لفافہ تو روانہ کرنا ہی پڑے گا۔

آپ کے دوست بھی بڑے ہی بے شرم ہیں۔'' بانو نے منہ بسور کر کہا۔'' لفافہ آدمی اپنی مرضی سے دیتا ہے اس کو مشروط کرنا بالکل ایسا ہے جیسے کھانے پینے کا پے منٹ وصول کیا جارہا ہو۔ پھر اصرار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ لفافے تو آج کل چل ہی رہے ہیں۔

سچ کہہ رہا ہوں بیگم۔ مین دروازے پر کاپی اور پین اور بیگ لے کر اس طرح بیٹھ جاتے ہیں جیسے بل کی وصولیابی کے لئے بیٹھے ہوں اور بیٹھنا تو چلئے الگ بات ہے کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے وقت اس طرح گھور گھور کر مہمانوں کو دیکھتے ہیں کہ لفافہ دیئے بغیر گزر بھی نہیں سکتے۔ ایک بار ایک پروگرام میں، میں لفافہ نہ ہونے کی مجبوری کی وجہ سے پتلی گلی سے نکلنا چاہ رہا تھا تو ایک میزبان نے مجھے ٹوکا اور کہا۔ باہر نکلنے کا راستہ اس طرف ہے اور اس کے بعد انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے کافی نوش کرلی ہے، میں نے جھلا کر کہا میں کافی کا شوق نہیں رکھتا۔ انہوں نے کہا پان تو کھاتے ہوں گے۔؟ میں نے کہا کبھی کبھی، انہوں نے جھٹ سے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا تو پھر آیئے پان کا شوق فرمالیجئے۔ انہوں نے اس وقت پانوں کا انتظام خاص اس ٹیبل پر کیا تھا جہاں ایک صاحب کاپی اور بیگ لئے بیٹھے تھے اور لوگوں سے دھڑا دھڑ لفافے وصول کر رہے تھے۔ مجھے اپنے ہاتھ سے پان بنا کر دینے والے صاحب کی نظریں میری اس جیب کی طرف تھیں جو بے چاری

کئی دن سے سناٹوں سے دوچار تھی۔ جب میں پان کا بیڑہ منہ میں رکھ رہا تھا تو کچھ بولنے کے لئے بے قرار تھے۔ از راہ مصلحت مجھے ہی زبان کھولنی پڑی اور میں نے کہا ہمارے خاندان میں لفافوں کا لین دین خواتین کرتی ہیں۔ میری بیوی لفافہ لے کر آئی ہے آپ چاہیں تو تحقیق کرلیں۔ میں اتنا کہہ کر کھسک گیا لیکن بہت ہی شرمندگی اٹھانی پڑی۔ اب میں نے چند سالوں سے یہ طریقہ اختیار کرلیا ہے کہ کھانا کھا کر ہاتھ دھونے کے بعد پھر منتظرین کی صف میں بیٹھ جاتا ہوں، نظریں ان لوگوں کو نہیں تاڑتیں، نظروں کا نشانہ تو وہ لوگ ہوتے ہیں جو کھانا کھا کر ہاتھ دھو رہے ہوتے ہیں۔

بانو نے میری روداد سن کر کہا کہ چلو لفافہ تو خوشی کا سودا ہے۔ ہنسی خوشی کچھ آدمی پیش کردے لیکن باقاعدہ اصرار کرنا اور طے کرنا تو بہت بے شرمی ہے۔ مجھے سردار خاں صاحب کے ہاں کا طریقہ اچھا لگا تھا۔ انہوں نے تو شادی کے پنڈال میں لکھ کر لگادیا تھا کہ کوئی صاحب لفافہ دینے کی زحمت نہ کریں۔

اری بیگم۔ تم بھی بہت سادہ لوح ہو، تمہیں کیا معلوم انہوں نے یہ بورڈ کیوں لگایا تھا۔

کیوں لگایا تھا؟'' بانو نے استفہامیہ نظروں سے مجھے دیکھا۔''

دراصل بیگم صاحب سردار خاں صاحب نے زندگی میں کسی کے گھر دعوت کھاتے وقت کبھی کسی کو پھوٹی کوڑی نہیں دی تھی۔ انہیں پہلے ہی سے یہ اندازہ تھا کہ کوئی بھی شخص انہیں کچھ دینے کی غلطی نہیں کرے گا۔ بیگم اس دنیا کا مزاج یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے دو تو پھر بائیں ہاتھ سے وصول کرلو اور جب دایاں ہاتھ کبھی استعمال ہی نہیں ہوگا تو پھر بائیں ہاتھ کے استعمال کرنے کی نوبت ہی کہاں آئے گی۔ سردار خاں صاحب تو پچاس سالوں سے مفت ہی میں دعوتیں اڑا رہے تھے اس لئے جب ان کے بچوں کی شادی ہوئی تو انہیں شرمندگی سے بچنے کے لئے یہ کہنا پڑا کہ کوئی صاحب لفافہ دینے کی زحمت نہ کریں۔ چنانچہ بیگم صاحبہ اس بینر کو پڑھ کر کئی سمجھ دار قسم کے لوگوں نے فرمایا تھا کہ بھلا اس انتباہ کی کیا ضرورت، ہم لفافہ دینے کی نیت سے تھوڑی آئے تھے۔ ہمارے بچوں کی شادی میں تم نے کچھ دیا تھا جو ہم کچھ پیش کرنے کی غلطی کریں گے۔

بیگم! یہ دنیا جیسے کو تیسا والا رول ادا کرتی ہے، کچھ دوگے تو کچھ وصول بھی کروگے۔ کچھ نہیں دوگے تو پھر کسی کی جیب کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنا بھی حرام ہی ہوگا۔ میں نے مزید کہا کاپیوں پر نام اور رقم اسی لئے نوٹ کی جاتی ہے تاکہ دوسرے کسی موقع پر لوٹائی جاسکے۔

آیا کچھ سمجھ میں۔؟

میں پہلے ہی سے یہ سب کچھ سمجھتی ہوں اور میں خود عورتوں کی محفل میں یہ دیکھتی ہوں کہ ایک عورت گلے میں بیگ لٹکائے اس طرح پھرتی رہتی ہے، جس طرح ریل گاڑی میں ٹی ٹی پھرتا رہتا ہے کہ کبھی جس کا ٹکٹ نہ بنا ہو تو بنوالو۔ ایک دوبار یہ بھی ہوا کہ ذمہ دار قسم کی عورتوں نے خود ہی کہہ دیا کہ بھابھی جب لفافہ دو تو اپنا نام ضرور نوٹ کرادینا۔ بھلا بتاؤ جو بھی لفافہ دے گا وہ تو لفافہ پر اپنا نام تحریر کرہی دے گا، یہ بات یاد دلانے کی کیا ضرورت ہے۔

اس طرح کی باتوں میں کافی وقت برباد ہوگیا، آخر میں بانو نے پوچھا۔ آج آپ کے دوستوں کو ناشتہ کیسا لگا۔؟

تم نے پلیٹوں سے اندازہ نہیں لگایا۔؟'' میں نے پوچھا۔''

ہاں پلیٹیں تو بالکل ہی صفاچٹ تھیں۔

صوفی زلزال حلوہ کھاتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ حلوہ اگر تھوڑا سا فالتو ہوتا تو میں اپنی بیوی کے لئے لے جاتا۔ جب کہ بیگم نے حلوے کی ڈش بھر کر بھیجی تھی۔ انہوں نے پانچ اُبلے ہوئے انڈے، پندرہ پراٹھے، بیس توسوں پر مکھن لگا کر کھائے تھے اس کے بعد خدا جھوٹ نہ بلوائے، انہوں نے چار پانچ طشتری حلوہ اتار کر صاف کیا اس پر بھی انہیں فالتو حلوے کی تلاش تھی۔ میں تو انہیں قابل رشک نظروں سے دیکھ رہا تھا کہ بھئی خوراک ہو تو ایسی ہو۔ خود کھانا بھی محسوس کرے کہ اس کی قدر ہو رہی ہے۔

اور صوفی مسکین۔؟

وہ بھی ان کے بھائی ہیں، وہ بھی بے تحاشہ دوڑ رہے تھے۔ انہوں نے بھی کھانے کے دوران ایک بار بھی زبان نہیں کھولی۔ اتنے خشوع خضوع کے ساتھ کھا رہے تھے جیسے کوئی اللہ کا ولی نماز تہجد میں مشغول ہو۔

آپ پر ان جیسے دوستوں کی صحبت کا بھی کوئی اثر نہیں پڑتا۔ آپ کی خوراک تو بہت ہی کم ہے، خوراک اتنی کم بھی نہیں ہونی چاہئے۔ کئی بار احساس ہوتا ہے کہ میں اتنی محنت کرکے پکاتی ہوں اور آپ کچھ کھاتے نہیں۔

فکر نہ کرو میں ایک ایسے مدرسے میں داخلہ لے رہا ہوں خوراک بڑھانے کی تربیت دی جائے گی۔

آپ چھوڑنے سے باز نہیں آوگے۔؟

اور تم مجھ پر بدگمانی کرنے سے باز نہیں آؤ گی۔؟

اچھا جاؤ آپ کی ڈیوٹی کا وقت ہو گیا۔ ہاشمی صاحب کو پچھلے ایک مہینے سے یہ شکایت ہے کہ آپ وقت پر دفتر نہیں پہنچتے اور دفتر میں بھی اپنا کام کرنے کے بجائے گھنٹوں گھنٹوں لوگوں کا دماغ چاٹتے رہتے ہو۔

ہاشمی صاحب کو تو مجھ سے بیر ہے۔'' میں جھلا گیا۔'' اور ان کی سب سے بری بات یہ ہے کہ وہ میری شکایتیں فون پر تم سے کرتے ہیں۔ کیا انہوں نے یہ حدیث نہیں پڑھی کہ میاں بیوی کو آپس میں ایک دوسرے سے بدگمانی کرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔ صفحے کے صفحے سیاہ کرتے رہتے ہیں اور خود کو کسی عمل کی توفیق نہیں ہوتی۔

دفتر پہنچا تو ہاشمی صاحب نے پہلے گھڑی کی طرف اور پھر میرے تھوبڑے کی طرف دیکھ کر کہا۔ آدھے گھنٹے لیٹ آئے ہو۔

دراصل راستے میں مفتی آرپار مل گئے تھے، وہ یہ تفصیل بتا رہے تھے کہ مدنی خاندان کے معتقدین نے دارالعلوم میں پھر کوئی فتنہ کھڑا کر دیا ہے۔

تم اس طرح کے مسائل کے ٹھیکیدار ہو۔'' انہوں نے ناگواری کا اظہار کیا۔'' میں پہلے بھی تمہیں سمجھا چکا ہوں کہ دارالعلوم میں کچھ بھی ہو تمہیں کیا لینا دینا۔

آپ اس موضوع پر پھر کیوں بیان جاری کرتے رہتے ہیں۔

وہ ضروری ہے۔ دارالعلوم دیوبند مادر علمی ہے، اس کی حفاظت کرنا ہم سب قاسمیوں کا فرض ہے۔ لیکن تم نے نہ دارالعلوم میں پڑھا ہے اور نہ تمہیں مولوی اور مفتیوں کا مزاج معلوم ہے اس لئے تمہیں اس بارے میں اپنی زبان کو بند رکھنا چاہئے۔ مدنی خاندان کے لوگ کچھ بھی سہی تم سے لاکھ درجے بہتر ہیں۔

میں جانتا ہوں۔'' میں نے کہا'' اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ہندوستان میں یہی واحد ایسا خاندان ہے جس کا ہر بچہ پیدا ہونے سے ۹ مہینے پہلے ہی امیر الہند بن جاتا ہے۔

میرا یہ جملہ سن کر مسکرائے اور پھر اس طرح گردن کو جھکا کر بیٹھ گئے جیسے انہوں نے یہ اندازہ کر لیا ہو کہ وہ بحث کرنے میں مجھ سے بازی نہیں لے جا سکتے۔ میں بھی اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

•••••••

میرا خیال تھا کہ بسم اللہ کی تقریب خالصتاً شریعت کے مطابق ہوگی اور اس میں ناشتے وغیرہ کا جو بھی پروگرام ہوگا اس میں بھی شرعی تقاضوں کو ملحوظ رکھا جائے گا لیکن میری حیرت اور افسوس کی انتہا نہیں رہی جب میں نے تقریب کے پنڈال میں پاؤں رکھا تو وہاں شریعت نام کی کوئی شے نظر نہیں آئی۔ ایک تخت بچھا ہوا تھا جس پر کچھ مولوی، کچھ مفتی اور کچھ دنیادار قسم کے لوگ براجمان تھے۔ ایک پانچ سال کے بچے کو جب ایک استاد محترم بسم اللہ پڑھانے کی کوشش کر رہے تھے اس وقت بھی مووی بن رہی تھی اور جن لوگوں کے ہاتھوں میں موبائل تھا وہ فوٹو اتارنے کی خدمات اپنے ہاتھوں سے انجام دے رہے تھے۔ ان کی تصویر کشی پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔ اس کے بعد ناشتے کا سلسلہ شروع ہوا تو بڑے بڑے جبہ قسم کے مفتی اور مولوی اپنی اپنی پلیٹ سنبھالے کھڑے تھے۔ عام دنیاداروں کی تقریبات کی طرح کھانا پینا کھڑے کھڑے چل رہا تھا البتہ معدودے چند لوگ ادھر اُدھر ناشتہ لے رہے تھے ان کی حیثیت کبوتروں میں کوؤں جیسی تھی۔ جو لوگ کھڑے ہو کر کھا رہے تھے ان میں خود اعتمادی نظر آ رہی تھی، زمانہ اُلٹ گیا ہے جو لوگ اچھا کام کرتے ہیں وہ شرمسار سے رہتے ہیں اور جو لوگ برائیوں میں مبتلا ہیں ان کے چہرے پر فخر اور گھمنڈ، آنکھ مچولی کھیلتے نظر آتے ہیں۔

میں نے صوفی زلزال کے قریب جا کر کہا۔ حضرت! کوئی تقریر وغیرہ کا پروگرام نہیں تھا۔

تقریر ہوئی، خواجہ گل بکاؤلی کی۔ انہوں نے بسم اللہ کی ب پر کافی دیر تک روشنی ڈالی۔ آپ ذرا دیر سے آئے۔

اور کسی کی تقریر کا پروگرام نہیں رکھا۔

دانستہ نہیں رکھا۔ تقریریں تو ہوتی ہی رہتی ہیں، اصل پروگرام تو ناشتے اور لفافوں ہی کا ہے نا۔ تقریر میں اگر کوئی اس رسم لفافہ کے خلاف بول دیتا تو ہماری تو اسکیم ہی چوپٹ ہو جاتی۔ اس لئے ہم نے یہ سوچا کہ تقریر کم اور عمل زیادہ۔ آپ ناشتہ لیں اور کچھ لوگ آپ کو پوچھ رہے تھے ایک دم نہ نکل جانا۔ لوگوں کو آپ سے ملاقات کرنے کی حسرت رہ جائے گی۔

اسی دوران میری نظر صوفی گل بدن پر پڑی جو کھڑے کھڑے کچھ ہڑپ کر رہے تھے میں نے ان کے قریب جا کر کہا۔ قیام دوران طعام آپ کے لئے زیبا نہیں، وہ جھلا کر بولے اماں چھوڑو، کیا زیبا اور کیا نازیبا آج کل سب چل رہا ہے۔ اُدھر دیکھو انہوں نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔'' مفتی ذوالجلال کھڑے ہو کر کس قدر خود اعتباری کے ساتھ کچھ نوش فرما رہے ہیں وہ تو اس دور کے مفتی اعظم ہیں اگر کھڑے ہو کر کھانا ناجائز ہوتا تو وہ ایسی حرکت کیوں کرتے۔؟ تم تو دقیانوسی ہو۔ انہوں نے تمسخر اُڑاتے ہوئے کہا اور عزیزم اس دور سدا بہار میں دقیانوس کی اوقات ہی کیا ہے، خود کو بدلو ورنہ اس نئے دور میں لال بجھکو بن کر رہ جاؤ گے۔

میں نے دیکھا ایک سائڈ میں ایک میز بچھی ہوئی تھی اور اس کے ارد گرد پانچ کرسیاں پڑی ہوئی تھیں میں وہاں جا کر بیٹھ گیا۔ مجھے بیٹھا دیکھ کر صوفی معشوق بھی وہاں آ کر بیٹھ گئے، پھر تھوڑی دیر کے بعد منشی مروارید اور مولوی سبحان اللہ اپنے بھائی جزاک اللہ کے ساتھ وہاں تشریف لے آئے اسی وقت میری نظر صوفی آؤں تو پھر جاؤں کہاں پر پڑی اور میں نے انہیں آواز دی۔ حضرت ادھر تشریف لائیے۔ وہ ہمارے قریب آ کر بولے۔ ماشاءاللہ قوم کے تمام دانشور بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ بیٹھتے ہوئے بولے۔

یار کھانا تو اٹھا لو۔ اگر ختم ہو گیا تو پھر کیا ہوگا۔

گھبرائیے نہیں۔'' میں نے کہا۔ ''اللہ رازق ہے۔ وہ ہمیں بھوکا نہیں رکھے گا۔ چند منٹ کے بعد ایک نوجوان کی مدد سے ناشتہ ہماری میز پر پہنچ گیا۔ ناشتے کے دوران منشی مروارید نے پوچھا۔ ابوالخیال فرضی صاحب اب دارالعلوم میں کیا ہو رہا ہے۔؟ سنا ہے کہ مولانا دستانوی کے خلاف پھر کسی ہنگامہ کی تیاری ہے۔؟

ممکن ہے، کیونکہ قے اور دست تو فی الحال بند ہو گئے لیکن پیٹ میں مروڑ تو ابھی باقی ہے۔'' میں نے کہا۔

میں تو یہ سمجھتا ہوں فرضی صاحب'' صوفی معشوق نے فرمایا۔'' مولانا غلام وستانوی میں صلاحیتیں کچھ زیادہ ہی ہیں اس لئے ایک گروہ ان کی صلاحیتوں سے خوفزدہ ہے، اگر کوئی صم بکم عمی قسم کا مہتمم ہوتا تو اس کی مخالفت نہ ہوتی۔

تم سچ کہہ رہے ہو، مخالفین یہ چاہتے ہیں کہ مہتمم ایسا رہے جس کی اپنی کوئی اوقات نہ ہوتا کہ آگے چل کر ان کے لئے چانس رہے، اگر کوئی باصلاحیت مہتمم اہتمام کے منصب پر آ گیا تو اس گروہ کی امیدوں پر پانی پھر جائے گا۔

تو کیا مولانا غلام وستانوی کو برطرف کر دیا جائے گا۔'' جزاک اللہ نے پوچھا۔''

برطرف تو نہیں کر سکتے۔'' میں نے کہا۔'' لیکن ایسے حالات پیدا کر سکتے ہیں کہ مولانا غلام وستانوی استعفیٰ دینے پر مجبور ہو جائیں۔ ۱۹۸۲ء میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کی اس درجہ کردار کشی کی گئی تھی کہ ان بے چاروں نے گھناؤنے الزامات سے گھبرا کر اپنا استعفیٰ پیش کر دیا تھا۔

کون کمبخت لوگ ایسا کر رہے ہیں۔'' میں نے کہا۔''

عزیزم۔ زبان کو سنبھال کر بات کرو، یہ لوگ کمبخت نہیں، بہت خوش بخت لوگ ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کا گمان یہ ہے کہ یہی مسلمانوں کے واحد ٹھیکیدار ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کے وقار کا سودا ہر دور میں حکومت وقت سے کیا ہے لیکن ان کی خوش بختی یہ ہے کہ قوم پھر بھی ان ہی پر اطمینان کرتی ہے اور جب بھی یہ کوئی جلسہ کرتے ہیں، بر باد زمانہ قوم ان کی آواز پر اکٹھی ہو جاتی ہے اور قوم کی بھیڑ دکھا کر یہ پھر کوئی چیک حکومت سے کیش کرا لیتے ہیں۔

تو ایسا کب تک ہوتا رہے گا۔؟'' صوفی معشوق نے پوچھا۔''

اس وقت تک جب تک قوم کی آنکھیں نہیں کھل جاتیں، قوم کا اندھاپن ہی ان کے قومی کاروبار کا سب سے بہتر ذریعہ ہے۔ دوران تقریر یہ اس طرح کے ڈائیلاگ بولتے ہیں کہ لوگ نعرے لگانے پر مجبور ہوں۔ مثلاً یہ گھسا پٹا جملہ، ہم اس ملک میں مالک کی حیثیت سے رہتے ہیں کوئی کرائے دار نہیں ہیں۔ سننے والے کہتے ہیں نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر۔ اس طرح جلسے کا ایک ماحول بن جاتا ہے اور قوم نعروں کی بھول بھلیوں میں کھو جاتی ہے۔ اس قوم کو صرف نعرے چاہئیں۔ کھٹے میٹھے ڈائیلاگ چاہئیں، خوشنما قسم کی تجاویز چاہئیں، جو قوم ربڑ کے کھلونوں سے بہل جاتی ہو اس کا حشر یہی ہوتا ہے۔ کوئی بھی جھوٹا اور منافق قسم کا لیڈر قوم کا ٹھیکیدار بن جاتا ہے اگر دیکھا جائے تو یہ ٹھیکیدار قسم کے لیڈر قوم کے گناہوں کی سزا ہیں۔ جب تک قوم گناہوں سے باز نہیں آئے گی اور اپنی آنکھیں نہیں کھولے گی وہ اسی طرح کی سزائیں بھگتتی رہے گی اور خودغرض اور مکار قسم کے رہنما قوم کو کیش کراتے رہیں گے۔ ابھی میری بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ صوفی مسکین نے آ کر کہا۔ فرضی صاحب ناشتے کے بعد ادھر تشریف لے آئیں اور آپ سب حضرات سے عرض ہے۔'' انہوں نے دوسروں کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔'' لفافے مولوی کلن میاں کے صاحبزادے لڈن میاں وصول کر رہے ہیں۔

بے فکر رہیں۔'' میں نے کہا۔'' لفافے بعافیت آپ تک پہنچ جائیں گے۔

ان کے جانے کے بعد میاں سبحان اللہ نے مجھ سے پوچھا اس تقریب کی اصل وجہ کیا تھی۔ میں نے جواب دیا لفافہ۔

کیا مطلب۔؟'' انہوں نے حیرت سے مجھے دیکھا۔''

مطلب سمجھنے کے لئے میرے گھر آ جائیں۔ اس مختصر سے وقت میں کوئی روشنی نہیں ڈال سکوں گا۔ اس کے بعد تقریب بسم اللہ میں بہت کچھ ہوا۔ لیکن ہاشمی صاحب طلسماتی دنیا میں اس سے زیادہ لکھنے کی اجازت ہی نہیں دیتے اس لئے میری مجبوری کو سمجھیں اور اس سے زیادہ کچھ سننے اور پڑھنے کی تمنا نہ کریں۔ ورنہ میری ملازمت۔؟ (یار زندہ صحبت باقی)

ابلیکا کی اس گفتگو اور حوصلہ مندی پر یوناف کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ وہ ابلیکا سے کچھ کہنا چاہتا تھا پر خاموش ہی رہا کیوں کہ اذب اور اس کا ساتھی اب بالکل ہی قریب آگئے تھے لیکن اسی لمحے ایک ایسا انقلاب نمودار ہوا کہ نہ صرف یوناف بلکہ اذب اور اس کا ساتھی بھی حیران وپریشان ہو کر رہ گئے تھے۔

اور یہ اچانک رونما ہونے والا انقلاب یہ تھا کہ اچانک اس کوہستانی سلسلے کی ایک چٹان کے پیچھے سے سیاہ رنگ کا ایک خوب توانا، قدآور اور بڑا طویل وبھیانک چیتا نمودار ہوا اور اذب کے ساتھی پر حملہ آور ہو کر اس خوفناک چیتے نے اسے بری طرح جھنجھوڑنا شروع کر دیا تھا۔ اسی لمحے یوناف نے بھی اذب پر حملہ کر کے اس پر بری طرح ضربیں لگانی شروع کر دیں تھیں لیکن اس اچانک نمودار ہو جانے والے چیتے نے چونکہ ماحول کو یکسر ہی تبدیل کر کے رکھ دیا تھا۔ لہٰذا اذب اور اس کا ساتھی فوراً اپنی شیطانی قوتوں کو حرکت میں لا کر وہاں سے غائب ہو گئے۔ اسی لمحے ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور خوشیاں برساتی ہوئی آواز میں اس نے کہا۔ ''یوناف! یوناف میرے حبیب! یہ اچانک نمودار ہونے والا چیتا تمہاری بیوی قرطیبہ ہے اور یہ عین وقت پر تمہاری مدد کو آئی ہے۔ ہاں میں یہ نہیں جانتی کہ عزازیل کے ہاتھوں ختم ہو جانے کے بعد یہ دوبارہ کیسے نمودار ہو گئی ہے۔''

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''ابلیکا! ابلیکا! اگر قرطیبہ ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ قرطیبہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ مجھے دوبارہ مل گئی۔'' اذب اور اس کے ساتھی کے بھاگ جانے کے بعد وہ چیتا اپنی جگہ پر کھڑا ہو کر بڑے غور اور انہماک سے یوناف کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ چیتا آہستہ آہستہ یوناف کی طرف بڑھا۔ یوناف بڑے غور سے اس کی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہا تھا۔ اس موقع پر اس کا چہرہ شوق ومسرت سے لبریز تھا۔ وہ چیتا پہلے یوناف کے پاؤں چاٹنے لگا پھر اس کی پنڈلیوں سے اپنے سر اور گردن کو رگڑنے لگا تھا۔ اس موقع پر یوناف نے جھک کر پیار سے اس چیتے کے سر اور کمر پر ہاتھ پھیرا پھر پیار ومحبت بھری آواز میں اس نے کہا۔

''قرطیبہ! قرطیبہ! کیا تم میری خاطر اپنی ہیئت نہ بدلو گی۔؟ کیا تم میری بیوی نہیں ہو۔؟ اپنے اصل اور انسانی روپ میں میرے سامنے آؤ۔ تاکہ تمہاری موجودگی میری خوشی اور میرے اطمینان کا باعث ہو۔''

یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں اس چیتے نے ایک بھرپور انگڑائی لی اور پھر دوسرے ہی لمحے اس چیتے کی جگہ یوناف کے سامنے قرطیبہ کھڑی تھی۔ یوناف نے غور سے اس کی طرف دیکھا وہی اجلا، سلگتے رخساروں، لرزاں سرخ ہونٹوں والا چہرہ تھا جس میں فطرت کا جواں، بے کنار، لطافت ونزاکت، پھولوں کی رنگ وبو اور جمال کی گہری رعنائی تھی، وہی رس برساتی خوابوں سے بھری گہری نیلی اور بڑی بڑی آنکھیں تھیں جو آئینۂ فطرت کی طرح روشن تھیں اور جن میں محبتوں کی تمازت، جذبات وجوانی کا وفور تھا۔ وہی خدوخال کے زاویئے اور وہی مربوط اور پیار ومسرتوں میں ڈوبا مربوط جسم تھا، اس کے جسم کا ہر خط بساط طلسم اور ہر عنصر گھونگھٹ الٹنے کے سمے کی طرح پرکشش وطلب انگیز ہو رہا تھا۔ مجموعی طور پر قرطیبہ کا مہتاب جسم، پھول چہرہ، آبگینہ تن، لب خنداں ورعنائی عارض اور پھولوں کی مہک سے بھرپور جوانی کا شباب اس سے دیکھنے والوں کی نگاہوں میں ہوس کی چنگاریاں پیدا کر رہے تھے۔

پھر قرطیبہ نے جھکی لرزاں پلکیں اٹھائیں، غور سے یوناف کی طرف دیکھا، اس سے اس کے لب یوں لگ رہے تھے جیسے لب گل پر شبنم کے قطرے رکھ دیئے گئے ہوں پھر قرطیبہ یوناف کو مخاطب کر کے ندیوں کے ترنم، موجوں کے گیت، بارش کے سنگیت اور حسن نغمہ جیسی آواز میں پوچھا۔

''آپ کیسے ہیں۔؟''

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''قرطیبہ! قرطیبہ! میں تو ٹھیک ہوں تم اپنی کہو، تم پر کیا بیتی؟ عزازیل تو کہہ رہا تھا کہ اس نے تمہارا خاتمہ کر دیا ہے۔؟ اے قرطیبہ مجھے اور ابلیکا کو تمہارے بچھڑ جانے کا از حد

صدمہ ہوا تھا۔"

قرطیبہ نے پھر سعادت کے زمزموں جیسی آواز میں کہا۔ "عزازیل کو غلط فہمی ہوئی تھی کہ اس نے میرا خاتمہ کر دیا ہے۔ وہ یقیناً ایسا کام کر چکا ہوتا اگر میں بروقت حرکت میں آکر بچ نہ نکلتی۔ جس وقت اس نے مجھ پر ہاتھ ڈالا تھا، میرا خاتمہ بالکل میرے سامنے تھا لیکن میں حواس باختہ نہیں ہوئی بلکہ میں روشنی کی ایک موہوم کرن کی صورت دھار کر عزازیل کی گرفت سے نکل گئی اور عزازیل یہی سمجھ بیٹھا کہ اس نے میرا کام تمام کر دیا ہے۔"

یوناف نے اس بار پھر شوق سے پوچھا۔ "عزازیل سے بچ نکلنے کے بعد پھر تم لوٹ کر فوراً میرے پاس کیوں نہ چلی آئیں!"

قرطیبہ نے پھر گنگناتی ہوئی آواز میں کہا۔ "ایسا نہ کرنے کی بھی ایک معقول اور مضبوط وجہ ہے کیونکہ آپ اور عزازیل دونوں کو اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ میں مر چکی ہوں تو میں اس موقعے سے اپنی ذات کے لئے ایک فائدہ اٹھانا چاہتی تھی کہ آپ کو مجھ سے محبت بھی ہے یا نہیں اگر اگر ہے تو کس قدر اور اس کے لئے میں نے یہ ٹھان رکھی تھی کہ اگر یوں جدا ہونے کے بعد آپ نے مجھے شدت سے یاد کیا تو میں سمجھوں گی کہ آپ مجھے شدت سے چاہتے ہیں اور اگر آپ نے خاموشی یا سرد مہری سے کام لیا تو میں سمجھوں گی کہ آپ کو مجھ سے کوئی رغبت اور محبت اور چاہت نہیں ہے۔"

قرطیبہ کے خاموش ہونے پر یوناف نے پرشوق نگاہوں سے قرطیبہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "سو اب تم نے میری محبت اور چاہت کے متعلق کیا نتیجہ اخذ کیا ہے۔؟"

قرطیبہ نے شرماتے ہوئے کہا۔ "میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ آپ مجھے دل کی گہرائیوں سے پسند کرتے ہیں، میں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لا کر اور انسانی نگاہوں سے غائب رہ کر آپ کا تعاقب کرتی رہی اور آپ کے رویئے کا جائزہ لیتی رہی، آپ نے واقعی مجھے بے حد یاد رکھا۔ اب مجھے اپنی ذات پر فخر ہے کہ میں آپ کی پسند ہوں۔"

اسی لمحے ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور اپنی مترنم آواز میں کہا۔ "یوناف! یوناف! قرطیبہ کو میری طرف سے عزازیل کی گرفت سے بچ نکلنے اور اپنے پاس آجانے کی مبارک باد دو۔"

ابلیکا کی اس گفتگو پر یوناف کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی اس موقعے پر قرطیبہ نے بھی اندازہ لگا لیا تھا کہ یوناف ابلیکا کے ساتھ محو گفتگو ہے۔ لہٰذا وہ خاموش رہی تھی۔

ابلیکا پھر بولی۔ "یوناف! یوناف! اب جب کہ قرطیبہ لوٹ آئی ہے اور تم اس سے متعلق بڑے پریشان اور مغموم [illegible] کرو گے؟ میں تو اس موقع پر یہ مشورہ دوں گی کہ تم چند دن تک قرطیبہ کے ساتھ کہیں پر سکون جگہ رہو اور دونوں میاں بیوی اپنی ازدواجی زندگی کا لطف اٹھاؤ اس کے بعد ہم مہم پر نکلیں گے۔"

یوناف نے پرسکون لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ "ابلیکا! ابلیکا! میں تم سے اتفاق کرتا ہوں۔ میں ابھی اور اسی وقت قرطیبہ کو لے کر یمن کی طرف روانہ ہو جاؤں گا وہاں مارب کے شاہی محل میں قرطیبہ کے ساتھ قیام کروں گا اور یمن کے بادشاہ فریقش کو میں بتاؤں گا کہ قرطیبہ میری بیوی ہے اور یہ کہ افریقہ سے میری روانگی کے وقت یہ افریقہ ہی میں رہ گئی تھی۔"

ابلیکا نے کہا۔ "ہاں یہ درست ہے، تم ابھی اور اسی وقت قرطیبہ کے ساتھ یمن کی طرف کوچ کرو۔ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔"

یوناف نے جب ابلیکا کے ساتھ گفتگو ختم کی تو قرطیبہ نے یوناف کے قریب ہو کر اور اس کے پہلو سے پہلو ملا کر کھڑے ہو کر پوچھا۔ "ابلیکا آپ سے کیا کہہ رہی تھی۔؟"

چاہتوں سے بھرپور انداز میں یوناف نے قرطیبہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ "اول تو وہ تمہیں تمہاری سلامتی کے ساتھ واپسی پر مبارک باد دے رہی تھی اور دوئم وہ یہ مشورہ دے رہی تھی کہ چند دن تک قرطیبہ کے ساتھ کہیں آرام کرو۔"

قرطیبہ نے مسکراتے، گنگناتے انداز میں کہا۔ "اس مبارک باد پر میری طرف سے ابلیکا کا شکریہ ادا کریں اور آرام کرنے سے متعلق آپ نے کیا سوچا۔؟"

یوناف بولا۔ "تمہارے شکریئے کے یہ الفاظ تو ابلیکا خود ہی سن لے گی۔ رہی تمہارے ساتھ رہ کر آرام و سکون حاصل کرنے کی بات تو اس کے لئے ہم ابھی اور اسی وقت یمن کی طرف کوچ کریں گے اور وہاں مارب شہر میں شاہی محل کے اندر قیام کریں گے۔ تمہاری اس گمشدگی کے دوران میرے مراسم یمن کے بادشاہ فریقش سے ہو گئے تھے اور اذب سے نمٹنے کے لئے میں یمن سے ہی ادھر آیا تھا۔" اس کے ساتھ ہی یوناف نے اپنی سری قوتوں کو استعمال کیا اور قرطیبہ کے ساتھ وہ ان چٹانوں سے غائب ہو کر یمن کی طرف کوچ کر گیا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

عارب، بیوسا، نبیطہ ارض فلسطین میں رامہ شہر کی سرائے میں قیا

کئے ہوئے تھے اور وہ بنی اسرائیل کے لوگوں کو وحدانیت سے بیزار کر کے شرک کی طرف راغب کرنے میں انتہائی محنت اور جدوجہد کے ساتھ کام کر رہے تھے۔ صرف ایک خدا کی بندگی اور عبادت کے بجائے وہ لوگوں کو بعل دیوتا اور عشتار دیوی کی پوجا پاٹ کی طرف راغب کر رہے تھے اور اس میں انہوں نے کسی حد تک کامیابیاں بھی حاصل کی تھیں۔ وہ بستی بستی گھوم کر لوگوں کے سامنے ان کے گناہ ان کی معصیت اور ان کی بدیاں خوب چکا کر اور پرکشش بنا کر پیش کرتے اور ان کے لئے بعل دیوتا اور عشتار دیوی کے اندر ایک جذبہ اور دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کرتے۔

ایک روز اپنے اس کام سے فارغ ہو کر جب وہ سرائے میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا عزازیل پہلے سے وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ عارب، بیوسا اور نبیطہ تینوں اس کے سامنے بیٹھ گئے، پھر عارب نے عزازیل کو مخاطب کر کے پوچھا۔ ”اے آقا! آپ کب سے یہاں بیٹھے ہیں اور ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔؟“

عزازیل نے اپنے چہرے پر کسی قسم کے تاثرات پیدا کئے بغیر کہا۔ میں ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی یہاں آیا ہوں، میں تمہارے لئے ایک خوشخبری اور ایک بدخبری لے کر آیا ہوں۔“

اس بار بیوسا نے کہا۔ ”اے آقا! پہلے ہم سے وہ بات کہیں جسے آپ خوشخبری سمجھتے ہیں اور اس کے بعد بدخبری سننے کے ساتھ ساتھ ہم آپ سے اپنی کامیابیوں اور کارروائیوں کا ذکر بھی کریں گے۔“

عزازیل نے ذرا رک کر کچھ سوچا پھر بولا۔ ”رفیقان من! جو بات ایک خوشخبری کی سی ہے وہ یہ ہے کہ میں فلستیوں کے بادشاہ سے ان کے مرکزی شہر اشدود میں ملا اور ایک خیر خواہ و مصلح کی حیثیت سے اسے اس بات کی طرف ترغیب دی کہ وہ بنی اسرائیل کو نیست و نابود کر کے رکھ دے اور مجھے مبارک باد دو میرے رفیقو کہ میں فلستیوں کے بادشاہ کو یہ ترغیب دینے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ اس طرح میرے اُکسانے پر فلستیوں کا بادشاہ بنی اسرائیل پر حملہ آور ہونے کو تیار ہو گیا ہے۔ ان دنوں وہ اپنے لشکر کو منظم کرنے میں مصروف ہے۔ عنقریب وہ بنی اسرائیل پر حملہ آور ہوگا اور انہیں نیست و نابود کر کے رکھ دے گا اور بنی اسرائیل کی اس تباہی و بربادی کے ساتھ ان سرزمینوں کے اندر ہمیں کھل کر شرک و گناہ اور بدی کی تشہیر کے لئے کام کرنے کا موقع مل جائے گا اور اس خوشخبری کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ اذب نے جزیرہ سقوطرہ میں یوناف کو مار مار کر اپنے سامنے مغلوب اور شکست خوردہ بنا کر رکھ دیا۔“

عزازیل جب خاموش ہوا تو عارب نے کہا۔ ”اے آقا! یہ خوشخبری کا دوسرا حصہ تو پہلے حصے سے بھی زیادہ اہم اور خوشنما ہے۔ اذب کا جزیرہ سقوطرہ میں مار مار کر اپنے سامنے زیر کر لینا ہمارے لئے بہت زیادہ اہم اور خوش کن ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مار کھانے کے بعد اب وہ نہ ہی ہمارے منہ زیادہ لگنے کی کوشش کرے گا اور نہ ہی نیکی اور خیر کے پرچار میں زیادہ سرگرم عمل اور پرجوش رہے گا اور اس طرح عملی طور پر ہم گناہ کی ترغیب میں غالب و فوز مند ہو جائیں گے۔“

عارب جب خاموش ہو گیا تو عزازیل نے فکرمند سے لہجے میں کہا۔ ”اے میرے عزیزو! تمہاری سوچیں درست نہیں ہیں۔ یہ جو میں نے تم لوگوں کو دو حصوں کی خوشخبری سنائی ہے، ایسی ہی دو حصوں پر مشتمل ایک بری خبر بھی ہے جسے سن کر تم لوگ یہ سوچنے لگو گے کہ یوناف اب اپنے کام میں پہلے سے نسبت اور زیادہ سرگرم اور سبک رفتار ہو جائے گا۔ سنو رفیقان من!“ ”یہ دو حصوں کی بری خبر کچھ یوں ہے کہ اذب کے ہاتھوں جزیرہ سقوطرہ میں مار کھانے کے بعد یوناف ارض حجاز میں اذب کے مسکن کے پاس نمودار ہوا اور وہاں عقبہ گھاٹیوں کے پاس اس نے اذب کو للکارا۔ اذب اس کے مقابلے کے لئے نکلا اور اس کے ساتھ اس کا ایک رفیق بھی تھا۔

سنو میرے دوستو! ایسا ہوا کہ اس مقابلے میں یوناف نے اذب کو مار مار کر ادھ مرا کر دیا۔ جس قدر اذب نے جزیرہ سقوطرہ میں یوناف کو مارا تھا اس سے کئی گنا بری طرح یوناف نے اذب کو عقبہ کی گھاٹیوں میں مارا اور جب اذب نے اپنے ساتھی کی مدد سے آگے بڑھ کر یوناف کو اپنے سامنے زیر کرنے کی کوشش کی تو ایک غیر متوقع انکشاف عمل میں آیا اور یہ کہ قرطیبہ اچانک وہاں چیتے کی صورت میں نمودار ہوئی اور اذب کے ساتھی پر حملہ آور ہو گئی۔ اس طرح اذب کے ساتھی کو قرطیبہ نے اور اذب کو یوناف نے دوبارہ مار مار کر اپنے سامنے سے بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔ تو دوستو یہ ہے دو حصوں کی بری خبر۔ پہلی یہ کہ یوناف نے اذب کو مارا اور دوسری یہ کہ قرطیبہ ابھی زندہ ہے اور اب جو وہ یوناف کی بیوی کی حیثیت سے اس کے ساتھ مل کر کام کرے گی تو یوناف کی جرأت و ہمت میں اور اضافہ ہو جائے گا۔“

یہاں پر بیوسا نے عزازیل کو مخاطب کر کے پوچھا۔ ”اے آقا! یہاں پر اب دو سوال اٹھتے ہیں۔ اول یہ کہ اذب کے ہاتھوں جزیرہ سقوطرہ میں ایک بار مار کھانے کے بعد یوناف چند دن بعد اذب پر کیسے اور کیوں غالب آ گیا۔؟ دوئم یہ کہ قرطیبہ کا جب ایک بار آپ نے خاتمہ کر دیا تھا دوبارہ کیسے اور کہاں سے نمودار ہو گئی؟ کیا آپ ہماری تسلی کے لئے ہمیں

ان دونوں سوالوں کا جواب دیں گے، اس لئے کہ یہ دونوں کام بظاہر ناممکن دکھائی دیتے ہیں۔"

عبیطہ نے بھی بیوسا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ "ہاں آقا! یہ دونوں کام ناممکن نظر آتے ہیں پھر یہ کیسے ممکن ہو گئے۔؟"

عزازیل نے بیوسا اور عبیطہ کے اس استفسار پر نہایت دانشمندانہ انداز کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ میں تم لوگوں کو دونوں سوالوں کا جواب دیتا ہوں، ایک بار اذب کے ہاتھوں پٹنے کے بعد یوناف نے جو اذب کو اپنے سامنے دوسری بار بری طرح زیر و مغلوب کرلیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ مقابلہ شروع کرنے سے قبل یوناف نے خداوند کے حضور حرم کعبہ اور جانے آنے والے سارے رسولوں کے تقدس کا واسطہ دیتے ہوئے دعا مانگی تھی۔ اس کے علاوہ یوناف نے اس مقابلے کی ابتدا خداوند کے باعظمت نام کی بڑائی اور تکبیر کے ساتھ شروع کی تھی۔ سوان دو عوامل کی وجہ سے اذب کو اس نے اپنے سامنے زیر اور مغلوب کر کے رکھ دیا۔ رہی بات قرطیسہ کے دوبارہ نمودار ہوجانے کی تو اس کی بھی میں تحقیق کر چکا ہوں، اس معاملے میں غلطی میری ہی تھی۔؟ میں نے قرطیسہ کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ حالانکہ وہ ایک موہوم روشنی کی صورت اختیار کر کے میری گرفت سے نکل جانے میں کامیاب ہوگئی تھی، اصل میں خود ہی غلطی پر تھا اور میں نے اصلیت کا اندازہ کرنے میں غلطی کی تھی۔ حالانکہ میں نے قرطیسہ پر گرفت مضبوط ڈالی تھی مگر وہ چالاکی و عیاری سے کام لے کر بچ نکلی اور اب وہ دوبارہ یوناف کے ساتھ ہے، عزازیل سے یہ ساری حقیقت سننے کے بعد عارب چند لمحوں تک کچھ سوچتا رہا پھر اپنی تجویز پیش کرتے ہوئے اس نے کہا۔ "اے آقا! کیا ایسا ممکن نہیں کہ ہم قرطیسہ کو یوناف سے علیحدہ کر کے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کریں۔؟ اے آقا! میں نے اپنی زندگی میں کبھی ایسی خوبصورت اور پرکشش لڑکی نہیں دیکھی، جو کوئی بھی غور سے اس کی طرف دیکھنے کی کوشش کرتا ہے، وہ اس کی بڑی بڑی اور پرکشش روشن نیلی آنکھوں میں ڈوب کر رہ جاتا ہے۔ اگر ہم قرطیسہ کو یوناف سے علیحدہ کرنے میں کامیاب ہوجائیں تو یوناف کے خلاف ہماری ہر ایک فتح ہوگی۔ اس طرح میں قرطیسہ سے شادی کر کے اسے یوناف ہی کے خلاف حرکت میں لاؤں گا۔

عزازیل نے اپنا فیصلہ دیتے ہوئے مایوسانہ سے انداز میں کہا۔ "جہاں تک قرطیسہ کو یوناف سے علیحدہ کرنے کا تعلق ہے تو یہ مشکل ہی نہیں ناممکن سا لگتا ہے، اس لئے کہ قرطیسہ یوناف کو پسند کرتی ہے اور اس سے علیحدگی وہ کسی بھی صورت گوارا نہ کرے گی اور اگر ہم کوئی اپنا سری عمل کر کے یہ کام کر بھی گزریں تب بھی اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا اس لئے کہ یوناف خود یا ابلیکا اس عمل کو ختم کر کے قرطیسہ کو پھر اپنی پہلی حالت پر لا سکتے ہیں۔ لہٰذا قرطیسہ کو یوناف سے علیحدہ کرنا ناممکن سا ہے۔"

بیوسا نے اپنی رائے پیش کرتے ہوئے کہا۔ اگر قرطیسہ کو یوناف سے علیحدہ کرنا ممکن نہیں ہے تو پھر کم از کم اس کا خاتمہ کرنے کی ہی کوشش کی جائے تاکہ اس کی وجہ سے یوناف کی قوت میں اضافہ تو نہ ہو۔"

عزازیل نے پھر مایوسانہ سے انداز میں کہا۔ "اب شاید ایسا بھی ممکن نہ ہو، پہلے تو میں کسی نہ کسی طرح قرطیسہ پر ہاتھ ڈالنے میں کامیاب ہوگیا تھا لیکن اب یوناف اور ابلیکا دونوں اسی سے متعلق محتاط اور خبردار رہیں گے۔ لہٰذا وہ دونوں اس پر ہاتھ ڈالنے والے کو نقصان پہنچائیں گے۔ اب میرے خیال میں قرطیسہ یوناف کے ساتھ رہ کر وہی قوت و مقام حاصل کرے گی جو تم دونوں بہنوں کو عارب کے ساتھ ہے۔"

عارب نے کچھ سوچ کر پھر قرطیسہ سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ "اے آقا! اگر میں بھی اپنے طور پر قرطیسہ کو یوناف سے علیحدہ کرنے کے لئے کوئی ابتدا کروں گا تو آپ کو اس پر کوئی اعتراض تو نہ ہوگا۔"

عزازیل نے خوشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ اگر تم ایسا کام کرنے کی کوشش کرو تو مجھے ہرگز کوئی اعتراض نہ ہوگا لیکن اس کام میں ہاتھ ڈالتے ہوئے ذرا سوچ سمجھ اور فہم و فراست سے کام لینا۔ اب میں یہاں سے کوچ کرتا ہوں اور وہاں وحدانیت کے خلاف بعل دیوتا اور عشتار دیوی کی پرستش کی جو تم لوگوں نے مہم شروع کر رکھی ہے اس میں تم لوگ کافی حد تک کامیاب بھی ہو اور میں اس پر مطمئن بھی ہوں، اسے جاری رکھنے کی کوشش کرو اور جب فلستیوں کا لشکر بنی اسرائیل پر حملہ آور ہوگا تو میں تمہاری طرف آؤں گا اور پھر سب مل کر اپنی اس ترغیب کا انجام دیکھیں گے جو فلستیوں کے بادشاہ کو میں نے بنی اسرائیل پر حملہ آور ہونے کے لئے دی تھی اور سنو میرے عزیزو! اگر بنی اسرائیل کو فلستیوں کے ہاتھوں شکست ہوگئی تو پھر بعل دیوتا اور عشتار دیوی کے حق میں کام کرنے کی ہماری مہم بھی سہل اور آسان ہوجائے گی اور ہم لوگوں کو شرک میں مبتلا کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے اور اگر ایسا ہوگیا تو بنی اسرائیل ایسی گمراہی میں مبتلا ہوجائیں گے جس سے ان کا نکلنا مشکل ہو کر رہ جائے گا۔"

عارب نے فخریہ انداز میں کہا۔ "اے آقا! اگر ہم لوگ بنی اسرائیل کو اس گمراہی کے اندر مبتلا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو ان سرزمینوں کے اندر یہ ہماری بہت بڑی کامیابی ہوگی۔"

اس پر عزازیل نے متنبہ کرنے کے انداز میں کہا۔ ''ان سرزمینوں میں بعل اور عشارات کے لئے کام کرتے ہوئے اس بات کا بھی خیال رہے کہ اس وقت اس سرزمین میں خداوند کی طرف سے دو نبی کام کر رہے ہیں۔ ایک سموئیل اور دوسرے داؤدؑ۔ لہٰذا تم ان دونوں سے محتاط رہ کر اپنے کام کو جاری رکھنا اور میں اب جاتا ہوں اور بنی اسرائیل فلستیوں کی جنگ کے اندر ہی تم سے ملاقات کروں گا۔'' اس کے ساتھ ہی عزازیل اٹھ کھڑا ہوا اور پھر شبر کی اس سرائے کے کمرے سے غائب ہو گیا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بنی اسرائیل کا بادشاہ ساؤل جلجال شہر میں اپنے ذاتی کمرے میں بیٹھا ہوا تھا اور اس وقت اس کے ساتھ اس کمرے میں اس کا بیٹا یوفتن، دونوں بیٹیاں میرب اور میکل اور چچازاد بھائی ابنیر بیٹھے ہوئے تھے کہ ساؤل کا خادم داؤدؑ کو لے کر وہاں حاضر ہوا۔ ساؤل نے داؤدؑ کو اپنے سامنے ایک نشست پر بٹھایا اور کہا۔ ''میرے اس خادم نے آپ کو بیت لحم کے کوہستانوں کے اندر بربط بجاتے سنا اور بڑا متاثر ہوا۔ دراصل مجھے ایک بیماری اور روگ لگا ہوا ہے اور میرے اس خادم کا دعویٰ ہے کہ اگر آپ سے بربط سنا جائے تو میری اس بیماری اور روگ میں آرام و افاقہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا میں آپ سے کہوں گا کہ جس طرح آپ اپنی بکریاں چراتے ہوئے بربط بجاتے ہیں ایسے ہی یہاں بھی بجائیں۔''

داؤدؑ کے کندھے پر بربط اور مزامیر لٹک رہے تھے۔ ساؤل کے اس سوال پر انہوں نے ایک بار بغور اس کمرے کے ماحول کا جائزہ لیا پھر اپنے کندھے سے بربط اتار لیا۔ تھوڑی دیر تک وہ بربط بجاتے رہے اور کمرے میں بیٹھا ہر کوئی اس بربط کی لے اور دھن میں ڈوب کر رہ گیا۔ ساؤل کی حالت ایسی تھی جیسے اسے دنیا و مافیہا سے بے خبر کر کے رکھ دیا گیا ہو۔ جو تھوڑی دیر تک بربط بجانے کے بعد داؤدؑ کے لب بھی حرکت میں آئے اور پھر بربط کے سُر اور لے کے مطابق ان کی آواز بھی کمرے میں بلند ہوئی۔

آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے اور فضا اس کی دستکاری دکھاتی ہے، دن سے دن بات کرتا ہے اور رات رات کو حکمت سکھاتی ہے۔ یہ بولتا ہے نہ کلام۔ نہ اس کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اس کا سر ساری زمین پر اور اس کلام دنیا کی انتہا تک پہنچتا ہے۔ اس نے آفتاب کے لئے ان میں خیمہ [illegible] ہے۔ جو دولہے کی طرح اپنی خلوت گاہ سے نکلتا ہے اور پہلوان کی طرح دوڑ دوڑ کر خوش ہے، وہ آسمان کی انتہا سے نکلتا ہے اور اس کی گشت اس کناروں تک ہوتی ہے اور اس کی حرارت سے کوئی بھی چیز بے بہرہ نہیں ہے۔ خداوند کی شریعت کافی ہے وہ جان کر بحال کرتی ہے۔ خداوند کی شہادت برحق ہے۔ وہ نادان کو دانش بخشتی ہے۔ خداوند کے قوانین راست ہیں، وہ دل کو فرحت پہنچاتے ہیں۔ خداوند کا حکم بے عیب ہے، وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے، خداوند کریم کا خوف پاک ہے، وہ ابد تک قائم رہتا ہے۔ خداوند کے احکام برحق اور راست ہیں، وہ سونے سے بلکہ کندن سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ وہ شہد سے بلکہ چھتے کے ٹپکوں سے زیادہ شیریں ہیں، اس سے بندے کو آگاہی ملتی ہے، اسے ماننے سے اجر ملتا ہے، کون اپنی بھول چوک کو جان سکتا ہے۔ تو مجھے پوشیدہ عیبوں سے پاک کر، تو اپنے بندے کو بے باکی سے، گناہوں سے پاک رکھ۔ وہ مجھ پر غالب نہ آجائیں تو میں کامل ہوں گا اور بڑے گناہوں سے بچا رہوں گا۔ اے خداوند! میرے منہ کا کلام اور میرے دل کا خیال تیرے حضور مقبول ٹھہرے۔ اے خداوند! تو ہی میرا رب، میری چٹان اور میرا فدیہ دینے والا ہے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد داؤدؑ خاموش ہو گئے، ساؤل اپنی جگہ پر گم صم بیٹھا تھا، اس کی آنکھیں بند تھیں اور اس کے چہرے پر لامتناہی اور بے کنار سکون و اطمینان پھیلا ہوا تھا پھر اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور توصیف و شفقت بھری آنکھوں سے داؤدؑ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اے نایاب نوجوان تیری آواز میں کیسا سحر، تیرے بربط کی دھن میں کیسا طلسم اور تیرے منہ کے بولوں میں کیسا جذبہ اور کیسی کشش ہے، بخدا تیرے اس بربط، تیری اس آواز اور تیرے ان الفاظ سے مجھے اپنے روگ اور بیماری میں افاقہ اور ہلکا پن محسوس ہوتا ہے، میرا جی چاہتا ہے کاش ایسا ممکن ہو سکے کہ تو ہمیشہ یہاں بیٹھ کر یونہی بربط بجاتا رہے اور اپنی آواز میں ایسے الفاظ ادا کرتا رہے اور میں یونہی اپنی دھن میں ہر شئے اور ہر فکر سے بے نیاز اسے ہمیشہ کے لئے سنتا رہوں۔''

داؤدؑ نے ساؤل کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا اور اپنی جگہ سے وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ساؤل نے اس بار اپنے اس خادم کو مخاطب کیا جو داؤدؑ کو لایا تھا اور کہا۔ ''تو داؤدؑ کے ساتھ اس کے گھر جا اور اس کے باپ لیسی سے کہنا کہ آج سے داؤدؑ ہمارا منظور نظر اور پسندیدہ نوجوان ٹھہرا اور یہ اپنا ریوڑ چرانے کے ساتھ ساتھ یہاں میرے پاس بھی آتا جاتا رہے گا تا کہ اس کے الفاظ سے مجھے سکون ہو اور اس کی میرے پاس موجودگی میری طمانیت کا باعث بنے۔''

سو وہ خادم داؤدؑ کے ساتھ ان کے گھر گیا اور ان کے باپ لیسی کو ساؤل کا پیغام پہنچا دیا۔ اب داؤدؑ اپنا ریوڑ چرانے کے ساتھ ساتھ بنی اسرائیل

کے بادشاہ ساؤل کے پاس بھی حاضری دینے لگے تھے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

ارض حجاز سے نکل کر یوناف اور قرطیبہ جب یمن سے مرکزی شہر یثرب کے باہر نمودار ہوئے تو انہوں نے دیکھا لوگوں کا ایک بہت بڑا انبوہ قبرستان کی طرف سے آرہا تھا اور اس انبوہ میں مرد، عورت، بچے، بوڑھے بھی شامل تھے۔ یوناف نے آگے بڑھ کر ایک بوڑھے مرد سے پوچھا۔ ”اے میرے بزرگ! یہ کیا معاملہ ہوا کہ اس قدر لوگ قبرستان کی طرف سے آرہے ہیں۔“

اس بوڑھے نے کہا۔ ”اے نوجوان تو اس سرزمین میں اجنبی اور نووارد لگتا ہے، دیکھ یمن کا بادشاہ ابرہہ فریقش اچانک اپنے عمل کی سیڑھیوں سے گر کر دم توڑ گیا اور اب یہ سب لوگ اسے ہی دفن کر کے لوٹ رہے ہیں۔“

اتنے میں لوگوں کے ایک گروہ کے اندر یوناف کی نظر فریقش کے بیٹے منذر پر پڑی۔ قرطیبہ کو اس نے کنارے سے چلنے کو کہا اور خود بھی بھاگ کر منذر کی طرف لپکا۔ منذر نے جو اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ بھی بھاگ کر یوناف سے لپٹ گیا اور بچوں کی طرح رونے لگا۔

یوناف نے منذر کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ”اے عزیز! یہ دنیا تو ایک امتحان گاہ ہے۔ یہ تو ایک آزمائش ہے، آدمی سے انسان تک کا سفر طے کرنے کے لئے یہاں سے ہر ایک ایک وقت مقررہ پر کوچ کر جاتا ہے۔ خواہ وہ غلام ہو یا امام، پارسا ہو، یا رند، بادشاہ ہو یا خادم یہ تو ایک سفر ہے، جس پر ہر ایک کو روانہ ہونا ہے، دیکھ میرے عزیز! القدر یہ تو ایک ہولناک وطاقتور قوت ہونے کے ساتھ ساتھ صدیوں کے لمحات پر حاوی ہے اور یہ تو انسان کو روح کی خودلذتی سے نجات دے کر بگولوں کی طرح موت کے اذیت ناک سمندر سے گرا دیتی ہے اور سنو! موت کی دستاویزات کے فیصلے تو خدا نے اپنی دسترس میں رکھے ہوئے ہیں اور یہ موت دست کوزہ گر کی طرح وقت کی بے لحاظ رسومات بام و در کی اداسی، عزیز و محبوب کی فرقت اور نگاہوں میں برستے دکھوں کو نظر انداز کرتی ہوئی اپنا کام کر جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

راحت: راحت کو اللہ نے جنت میں چھپا رکھا ہے مگر لوگ اسے دنیا میں تلاش کرتے ہیں۔ بھلا وہ کیسے پائیں گے۔؟

کس قیامت کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں

یہ رسالہ تعریف کے قابل ہے

محترم المقام قابل احترام حضرت مولانا جناب حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ امید قوی ہے کہ حضور والا بخیر ہوں گے۔ عرض ہے کہ دست غیب نمبر منظر عام پر آ گیا، پڑھنے کے بعد یہ پتہ چلا کہ دولت غیبی علم روحانی کافی چھوڑا ہے۔ جس کو حضرت تلاش کر نکال رہے ہیں۔ طلسماتی دنیا کے قارئین ہی نہیں دنیا کے عام انسان بھی اس سے مستفیض ہو رہے ہیں، وہ دعائے دے رہے ہیں، میں نے اس رسالہ کا مطالعہ کیا۔ بعد میں اندازہ لگایا کہ اس رسالہ سے لاکھوں نہیں کروڑوں انسان فائدہ اٹھا رہے ہیں اور دل سے ہاشمی صاحب کو اور طلسماتی دنیا کے اراکین کو دعائیں دے رہے ہیں اور عامل حضرات بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں اور لوگوں کے ذریعے اللہ کے بہتیرے بندے ان سے رجوع ہو کر کامیاب ہو جائیں گے۔ ہر نقصان سے بچنے کے لئے اور فتح ونصرت سے تو عام انسان فائدہ اٹھائیں گے اور بہت سارے انسان جو نوکری یا ملازمت یا بیرون ملک کا خواب دیکھ رہے ہیں وہ انسان اپنے خواب کو ضرور پورا کریں گے۔

دست غیب کے اے نقش جو آپ کے تجربات کا نچوڑ ہیں ان سے اللہ کے بندے ان سے دولت حاصل کریں گے۔ یہ رسالہ تعریف کے قابل ہے۔ جس کی آج کے دور میں غریب امیر سب کو ضرورت ہے میں بھی اس رسالے سے چند عمل پہلے کیا ہوں پھر دوبارہ شروع کر رہا ہوں، آپ کی اجازت کی ضرورت ہے۔ تکوں کی شناخت صد فیصد درست ہے ہمارے ایک عزیز اخلاق ان کے دائیں طرف ناک پر تل ہے اور وہ کافی حد تک خوشحال ہیں اور حضرت سے گزارش ہے کہ بسم اللہ کی عظمت وافادیت اور سورہ فاتحہ حیدرآباد میں ضرورت ہے، کافی لوگ ان رسالہ کو تلاش رہے ہیں مہربانی فرما کر روانہ کریں۔ میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت میرے استاد محترم ہاشمی صاحب کو میرے سر پر سایہ فگن بنائے آمین۔ اور اس قیمتی رسالہ سے اللہ کے بندے فیضیاب ہوتے رہیں آمین۔

فقط والسلام۔ عبدالرحمن، حیدرآباد

میرے لئے آپ کسی مسیحا سے کم نہیں

محترم ومکرم عالی جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب قبلہ ایڈیٹر ''طلسماتی دنیا'' دیو بند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام کے عرض ہے کہ میں یہاں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتا ہوں۔

دیگر احوال یہ ہے کہ ہم گلاؤٹھی ضلع بلند شہر کے رہنے والے ہیں لیکن والد صاحب کی سروس کی وجہ سے ۲۰ سال سے جبل پور میں رہ رہے ہیں یہاں زیادہ تر بریلوی خیال کے مسلمان ہیں اور ہم دیوبندی خیال کے اس وجہ سے یہاں ہمیں بڑی پریشانیاں جھیلنی پڑیں۔ بریلوی دیوبندیوں کو بدعقیدہ اور گستاخ رسول کہتے ہیں۔ اور یہاں علمائے دیوبند کی کتابیں نہیں ملتی اور اگر کوئی پڑھتا ہے تو اسے بھی برا سمجھتے ہیں لیکن الحمد للہ جب سے آپ کا رسالہ جبل پور میں مل رہا ہے۔ بہت مقبول ہو رہا ہے اور بہت سے بریلویوں کی غلط فہمی بھی دور ہو رہی ہے اور اب نا چیز بھی کھلے عام یہ رسالہ پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارے علمائے دیوبند کا عقیدہ جسے تم گستاخ رسول کہتے ہو تو وہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ خدا کی قسم میرے لئے آپ کسی مسیحا سے کم نہیں ہو، آپ نے یہ رسالہ نکال کر علمائے دیوبند کی صحیح تصویر پیش کی ہے اور ہم جیسے ہزاروں مسلمانوں کی پریشانیاں گھر بیٹھے حل کر دیں، اللہ آپ کو اور اس رسالے کو خوب مقبولیت عطا فرمائے آمین۔

فقط والسلام

محمد حبیب خاں ضلع سیونی (ایم پی)

ہمارا بیڑہ پار ہوا

جناب ہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کرتی ہوں کہ آپ مع متعلقین بخیر ہوں۔ جناب آپ کی تحریریں اور روحانی خدمات دیکھ کر دل سے یہ آواز نکلتی ہے کہ جب تک آپ جیسے

دین کے رہنما ہمارے درمیان موجود ہیں، شیطان اس امت کو کلی طور پر بہکا نہیں سکتا۔ اللہ آپ کا سایہ اس امت پر تادیر قائم رکھے اور آپ کو صحت کاملہ سے نوازے آمین۔

جناب میں نے متعدد مرتبہ اپنے اور اپنے رشتہ داروں کے مسئلوں میں آپ کی رہنمائی چاہی اور آپ نے ہمیں مایوس نہیں کیا، آپ کے رحم وکرم کی وجہ سے ہمارا بیڑا پار ہوا۔ ہم سب تہہ دل سے آپ کے شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے، آمین۔

دردمندوں کے دل سے نکلی ہوئی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔

فقط والسلام

تبسم جہاں۔ میدک

احسان عظیم

مکرم ومحترم واجب الاحترام حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام الحمدللہ اللہ کے فضل وکرم سے آپ روحانی عملیات کے ذریعے ساری مخلوق کی خدمت کر رہے ہیں، اللہ پاک قبول فرمائے۔

آپ نے تمام امراض کے چاہے وہ شوگر ہو، بلڈ پریشر ہو، یا دیگر کوئی امراض خبیثہ جیسے ایڈز وغیرہ کے علاج طلسماتی دنیا میں شائع فرما کر امت پر اور خاص طور پر متاثرہ افراد پر ایک احسان عظیم کیا ہے۔

فقط والسلام

محمد حسین، بیکانیر۔ راجستھان

زندگی سنور گئی

جناب ہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے گھر میں آپ کا رسالہ ''طلسماتی دنیا'' بڑے ہی شوق وذوق سے پڑھا جاتا ہے۔ ہمارے والد محترم اور ہمشیرہ ہر ماہ بڑی شدت سے انتظار کرتے ہیں اور بلاشبہ اس سے بہت سارے لوگوں کی زندگی سنور گئی ہے۔ چونکہ میں اردو پڑھ نہیں سکتا اس لئے اس رسالے کے تمام کالم اپنے والد اور بہن سے سنتا ہوں۔

فقط والسلام

قاضی شفیع الدین فاروقی

اورنگ آباد

مکمل جامع ترین کتاب

عامل یکتائے زمن حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب اطال اللہ عمرہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ بخیر وعافیت ہوں گے۔!

بعد سلام وخیریت بصد تعظیم وتکریم جناب کی خدمت میں بندہ یہ تیسرا خط ارسال کرتا ہوں، امید کر رہا ہوں کہ آنے والے شمارے میں انشاء اللہ شائع ہوگا۔ بندہ نے اپنے دوسرے مراسلے میں ''فن تکسیر'' سے متعلق سوالات پیش کرتے ہوئے جوابات کی طلب کی تھی۔ قوی امید ہے کہ حضرت جلد از جلد جوابات ارسال فرمائیں گے۔

علاوہ ازیں بندہ یہ بات بھی محسوس کر رہا ہے کہ حضرت کثیر الاشغال والی زیست سے گزر رہے ہیں، جیسے کہ اپنے ادارے کی سرپرستی، شاگردوں کی ذمہ داری، بہ پابندیٔ وقت رسالہ تدوین اور مخلوق خدا کے زخموں پر مرہم۔ لیکن یہاں خط کے انتظار میں بندہ کی حالت کچھ اس طرح ہے۔ الانتظار اشد من الموت۔! نیز اس بات کا انکار بھی روا نہیں کہ حضرت رحم دل اور بلند حوصلہ شخصیت کے مالک ہیں، خیر کی محبت اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے کا جذبہ آپ کی رگ وپے میں پنہا ہے، آپ کی ان خصوصیات نے مجھے یہ خط تحریر کرتے ہوئے اس خواہش کو منکشف کرنے کی ہمت بخشی کہ حضرت کے قلم سے ''فن تکسیر'' پر مستقل کتاب شائع ہوجائے کہ جس کا اظہار بھی خود حضرت نے تحفۃ العاملین کے گیارہویں باب میں کیا کہ زندگی باقی رہی تو اس عنوان پر قلم اٹھایا جائے گا، بندہ امید کرتا ہے کہ حضرت اس عنوان پر ضرور قلم اٹھائیں گے۔ علاوہ ازیں میں بارگاہ ایزدی میں دعا گو ہوں کہ وہ توفیق تصنیف اور قبولیت بھی دے۔ اور تحفۃ العاملین ایک فنی کتاب ہے کہ جس میں عاملین کے فرائض وقواعد کی سعی مشکور کی گئی اور بفضلہ تعالیٰ مقبول بھی ہوئی۔ بالاعتبار مجموعی جس میں بارہ ابواب اور بطور ضمیمہ متفرقات ہیں جو کہ برابر ہے ایک سے زائد کتب کے اور پھر اس میں بھی ہر موضوع پر سیر حاصل گفتگو محال ہے جیسا کہ خو حضرت نے متذکرہ بالا اپنی تصنیف میں کہ تحفۃ العاملین ایک فنی کتاب۔ جو اس میں کسی بھی طریقے کی بہت سی مثالیں نہیں دی جاسکتی ورنہ کتا بہت طویل ہوجائے گی، پھر کتابوں کی دنیا میں ایسی کتب کم ہے کہ ج میں ایک سے زائد کتب کو یکجا کرنے کی سعی کی گئی ہو، کہ جس کے مط کے بعد قاری مستفیض بھی ہو اور دوسری کتب سے بے نیاز بھی ایسی ک کو ہم دوسرے لفظوں میں یوں کہتے ہیں، مکمل جامع ترین کتاب،

دستاویز، مکمل انسائیکلوپیڈیا جیسے کتب کی تصنیف کے لئے مصنف کی کمی رہ جاتی ہے اس کے برعکس جب مصنف کسی ایک مضمون پر قلم اٹھاتا ہے تو اس کے جذبات زبان، قلم، فکر وخیال ایک ہی عنوان پر مرکوز ہوتے ہیں اور مواد جمع کرنا اس کے لئے سہل ہوتا ہے۔ چنانچہ میں خط کے اختتام سے پہلے پھر ایک مرتبہ پر اصرار درخواست کرتا ہوں کہ حضرت میری درخواست پر پانی نہ پھیریئے میں بہت مضبوط امید لگائے بیٹھا ہوں۔ آپ کے نام کا حصہ ہی حسن ہے، میری امید کو آپ کوڑے دان کی نذر نہ فرمایئے۔

میں بارگاہ خداوندی میں دعا گو ہوں کہ وہ آپ کو توفیق نصیب دے اور اس کے منظر عام پر آج تک جتنے اسباب ہوں گے ان کو ہموار فرمایئے آمین۔ اور آخر میں رسالہ کے تمام اصحاب وقارئین کی خدمت میں سلام عرض ہے، بالخصوص ابوالخیال فرضی۔ خدا اس کا زور قلم اور عمر وصحت میں برکت دے، آمین۔ بندہ معذرت خواہ ہے، خط میں لفظی یا معنوی غلطی ہوئی ہو تو مزید درخواست یہ کہ رسالہ میں خط شائع ہونے کی صورت میں نام مخفی رکھئے گا۔ میرے عزیز مربی، میری خواہش کو نہ توڑو، زندگی کی راہ میں کہیں آپ جیسا عامل نہیں ہے لاجواب رہنما ہیں آپ حسن الہاشمی۔

امت پر احسان عظیم

اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت دے اور آپ کو صحت کاملہ، عاجلہ مستقل عطا کرے، آمین۔ آپ نے یہ رسالہ (طلسماتی دنیا) جاری کرکے امت پر احسان عظیم کیا ہے، یہ رسالہ بندوں کو اپنے رب سے قریب کرتا ہے، میں خود بھی نمازوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتی تھی، امی کے کہنے پر کئی کئی بار کہنے پر بھی میں نماز نہیں پڑھتی تھی لیکن جب سے طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرنے لگی ہوں تب سے اللہ پاک کا فضل وکرم ہے کہ نمازوں کی پابندی کرنے لگی ہوں، اور پتہ نہیں اس رسالے کے ذریعے کتنے لوگ راہ راست پر آرہے ہوں۔ اللہ پاک آپ کے علم میں اور اضافہ فرمائے اور آپ کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ ہر ماہ طلسماتی دنیا کا بے چینی سے انتظار رہتا ہے، جب تک ورق ورق پڑھ نہ لوں دل کو چین نہیں آتا۔ ابوالخیال فرضی صاحب کا مستقل مضمون ''اذان بت کدہ'' بڑے ذوق وشوق سے پڑھتے ہیں۔ اس سے زندہ ضمیر رکھنے والے لوگ اپنی اصلاح کرلیں گے، اس مضمون کو ایسے ہی جاری رکھیں۔ میری دعا ہے رب کائنات سے کہ ''طلسماتی دنیا'' آفتاب بن کر گھر گھر میں روشنی پھیلائے۔

فقط والسلام زینت قوم۔ بیدر

خوب سے خوب تر

قبلہ محترم محسن انسانیت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عالی جناب آپ محسن ملت ہی نہیں بلکہ میں محسن انسانیت سمجھتا ہوں آپ ہی کی محنت کا نتیجہ ہے کہ آج غیر مسلم اردو سیکھنے کی کوشش کررہے ہیں میں ۱۹۹۷ء سے طلسماتی دنیا کا خریدار ہوں، میں ۱۹۹۷ء میں ممبئی گیا تھا وہاں پر طلسماتی دنیا دیکھا اور خرید لیا، شفیق صاحب کا رسالہ بند ہوگیا تھا اور اس دور میں طلسماتی دنیا ایک بہترین ماہنامہ ہے۔ میں نے یہاں آکر ایک صاحب کو ایجنسی لینے پر مجبور کیا، چند خریدار بھی بنا کر دیئے تب سے اب تک مستقل خریدار ہوں۔ ہر ماہ طلسماتی دنیا خوب سے خوب تر ہورہا ہے انشاء اللہ۔ اللہ آپ کی اس محنت کو قبول فرمائے اور اللہ آپ کو دنیا اور آخرت میں بہت سی خوشیاں نصیب کرے اور زمین وآسمان کی ہر بلا سے محفوظ رکھے، آپ کی محنت رنگ لارہی ہے۔ طلسماتی دنیا کے لئے خاص نمبر بھی بہترین ہوگئے ہیں، پہلے صرف کتابت کے متعلق شکایت تھی لیکن اب وہ شکایت پچھلے چند ماہ سے، وہ بھی ختم ہوگئی۔ عملیات کے گر بہت آسان اور عمدہ طریقے سے، علم الاعداد کی بہت اچھی قسطیں پڑھنے کا موقع مل رہا ہے۔ اب ایک چیز کی کمی ہے، آیت کے اعداد کا ایک صفحہ ہر ماہ دیں تو عین نوازش ہوگی، سورہ فاتحہ سے سورہ ناس تک ہر آیت کے، آیت نمبر اور اس کے اعداد اُجاگر ہوں گے تو جب بھی کسی کو کسی آیت کے اعداد کی ضرورت ہوگی وہ طلسماتی دنیا میں دیکھ سکے گا۔ اور نقش کسی بھی آیت کا بنانے میں مددگار ہوگا۔

فقط والسلام

آپ کی خدمت خلق پر دعائے خیر کرنے والا

روٴف خاں۔ ناندیڑ

فرضی صاحب کے لئے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی اذان بت کدہ کی اذان میں نے کافی غور سے سنی، خوشی اور افسوس کے ملے جلے جذبات سے دل کی کیفیت ایک عجیب سی ہوگئی، سوچا دنیا میں کیسے کیسے مضمون نگار، مراسلہ نگار، تنقید نگار، مزاح نگار، طنزیہ نویس اپنے اپنے نوک قلم سے فیض پہنچا رہے ہیں، مگر عوام ہیں کہ نہ بدلے ہیں نہ بدلیں گے۔

کیسے کیسے ایسے ویسے ہوگئے
ایسے ویسے کیسے کیسے ہوگئے

اسی لئے ہماری داستان رفتہ رفتہ مٹ رہی ہے مگر کسی کو کیا پرواہ۔؟

بھائی صاحب! اذان بت کدہ میں فرضی صاحب نے وہ مزے لے کر سماج کو جھنجھوڑا ہے بلکہ زناٹے دار طمانچہ مارا ہے کہ عرصہ تک اس گونج کی گونج سنائی دیتی رہے گی گر ضمیر زندہ ہو۔

جگ جگ جیو فرضی صاحب! تم نے بھی آخر چونچ کھولی، واہ! کیا غضب کی بولی بولی ہے کہ سمجھو تو ثواب نہ سمجھو تو عذاب۔ اس بولی کی چبھن اگر محسوس ہو تو راتوں کو نیند نہ آئے فوراً انسان بننے کا فیصلہ کرڈالے۔ مجھے ڈر ہے کہ اس لال چونچ کو نظر بد نہ لگ جائے کہیں مکار صیاد سنہرا جال پھینک کر پھنسا نہ دے، خیر جب چونچ کھول ہی لی تو کیا ڈر؟ اوپر والا ہے نا؟ آگے بڑھو فرضی صاحب ہمت مرداں مدد خدا۔ اوہ! گستاخی معاف۔

یہ بات ماننی پڑے گی بھائی صاحب کہ فرضی صاحب کے اسلوب بیان میں بہت طاقت ہے جو قاری کو متاثر کئے بنا نہیں رہتی۔ حکایات اتنے لذیذ کہ زبان چٹخارہ لیتی ہی رہتی ہے۔ اس کتاب کا ایک ایک ورق سرور وکیف، لطف کی دولت سے مالا مال ہے، انداز اور اسلوب دیگر کتابوں سے مختلف ہے مگر ایک بات متن سے معنی برآمد کرنے میں اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ ایک بازی گر کا شبہ ہونے لگتا ہے جو ابھی کان سے انڈا، ٹوپی سے خرگوش برآمد کرنے والا ہو، قاری کو طولانی پریشانی کا سبب بنتی ہے۔ خیر چھوڑیے، اپنا اپنا خیال، ہم کوئی نئے نقاد ٹھہرے۔ ہم سے کون پوچھ رہا ہے۔؟ اسے کہتے ہیں عقل کے اندھے، البتہ یہ ضرور کہوں گی کہ یہ کتاب اب تنقیدی، اصلاحی، تخلیقی بالطف ہے۔ دو چار مقلد ضرور پیدا ہوجائیں گے خیر ہے۔ طلسماتی دنیا رسالہ جولائی کا پڑھا، رسالہ کیا ہے، روح کو لبھانے، سنوارنے والا ایک نسخۂ کیمیا ہے، سرورق بھی خوبصورت ہے، بڑا اچھا لگا سرورق کی تبدیلی۔ ورنہ پہلے سرورق دیکھتے ہی اختلاج، ہول سا ہوتا تھا یہ اور بات ہے جلال، جمال خداوندی، انسانیت کا پرچم لہراتا ہے، جب اندر جمال ہے تو باہر بھی جمال ہونا ضروری ہے۔ ہاں میں نے اپنے خط کا ایک ٹکڑا شائع ہوئے پایا، کجا آفتاب کجا ذرہ، میں آپ کی شکر گزار ہوں جو اس رسالے میں مجھے جگہ دی۔ میں نے دیکھا صحت وزندگی کا کالم، علاج ومعالج کے نسخہ جات، دین ودنیا کی آمیزش لئے ہوئے ایک خوبصورت گلدستہ، اپنی خوشبو بکھیر رہا ہے، اللہ کرے روئے زمین معطر ہو، آمین۔ بھائی صاحب! فرضی صاحب قوم کے منفی پہلوؤں سے دُبلے ہوئے جارہے ہیں کیا کریں۔ فرضی صاحب! [illegible] اس کے

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

جب اخلاق کا ہی جنازہ اٹھ گیا ہے تو کیا رہ گیا ہے اس زندگی میں، اخلاق، سیاست کی تفریق تمدنی زندگی کی موت ہے۔

جلال بادشاہی ہو کہ مجبوری تماشہ ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

خیر فرضی صاحب! اب وہ دُکھڑا ہے جو رونے پر اور اُمنڈ آتا ہے یہ وہ درد ہے جو ہمیشہ ہرا ہی رہتا ہے، بس یہیں پر اس کا Tap بند کردیتے ہیں، دل ہے کہ بھرتا نہیں قلم ہے کہ رُکتا نہیں، چونچ ہے بولے جاتی ہے پھر بھی خموش اے دل بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا۔

ایک اور خوش خبری سن لیجئے بھائی صاحب! آپ کی بابرکت دعاؤں سے اس بار بفضل ربی فریضۂ حج ادا کرنا چاہتی ہوں، دعا کیجئے اللہ پاک مجھے حج مبرور ومقبول ومسرور نصیب کرے۔ ذیابیطس کی وجہ سے کمزوری بہت ہے، طبیعت خراب رہتی ہے، ویسے عمرہ، مدینہ منورہ میں قیام، مختلف زیارت گاہیں قابل یادگار ہیں، عمرہ میں میں نے آپ کے لئے، اہل خانہ کے لئے جگہ جگہ دعائیں مانگی ہیں، اللہ قبول فرمائے۔ حج میں بھی مانگوں گی انشاءاللہ کیونکہ آپ بھلائے جانے والی ہستی نہیں ہیں، ہے نا۔؟ عمیر صاحب نے میرے لئے تعویذ اور چٹھیاں پانی میں ڈال کر پینے کی بھیجی ہیں، تاہم میں آپ سے درخواست کرتی ہوں مزید کوئی ذکر یا تعویذ آپ سے ملے، صحت، آپ کی بات کچھ اور ہے۔ ہو تو عبادت، عبادت کہلاتی ہے ورنہ ایک فرض ادا کرنے کی رسم بن جاتی ہے۔ خدا آپ کو فرضی صاحب کو زندہ تابندہ، فرخندہ رکھے۔ آپ جیسے حکیم الامت، محسن ملت کی قوم کو اشد ضرورت ہے، یونہی فرضی صاحب کی چونچ بولتی رہے، علم چلتا رہے۔ ''اللہ کرے زور قلم اور زیادہ'' قوم کی روحانی، اخلاق، جسمانی، دماغی بیماریاں دور ہوں، آپ کو ہمت اور صحت کاملہ، عمر دراز ملے، آمین۔ بجاہ طٰہٰ ویٰسین۔

میری تمنا ہے کہ اُس پاک سرزمین میں ایمان کے ساتھ آخری سانس لوں جہاں کی گلیوں میں اذانِ بلال کی عاشقانہ آواز گونجی تھی، آمین۔

دنیا کی محفلوں سے اُکتا گئی ہوں. یارب
کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو

خیر! خط کی طوالت کے لئے معذرت خواہ ہوں، منجانب گھر میں سب کو حسب مراتب دعا و سلام، ساتھ میں جوابی لفافہ رکھی ہوں، تکلیف دہی و گستاخی کی معافی چاہتی ہوں۔ فقط والسلام، طالب دعا

صابرہ بیگم، بہلی

اداریہ حقیقت پر مبنی

برادر محترم مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

کافی عرصہ کے بعد ''طلسماتی دنیا'' کا ماہ جون ۲۰۱۱ء کا شمارہ کل کی ڈاک سے موصول ہوا شکریہ۔ تازہ شمارے میں آپ کا اداریہ ''کیا اسامہ بن لادن کا قتل محض ایک ڈرامہ ہے۔؟'' یقیناً حقیقت پر مبنی اداریہ ہے۔ آپ نے اپنے اس اداریتی مضمون میں امریکہ کی پالیسیوں کا جو کچا چٹھا بیان کیا ہے اس میں کچھ بھی غلط نہیں، واقعی یہ ڈرامہ بازی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ میری جانب سے اتنا کامیاب اور حقیقت افروز اداریہ لکھنے پر مبارکباد قبول کریں۔

فقط والسلام

منظور فاخر، رامپور

پوشیدہ خزانوں کی اشاعت

حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آپ کا بہت بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے طلسماتی دنیا ماہ نومبر میں جواب سے نوازا۔ مجھے ترک جمالی، ترک جلالی، ترک حیوانات اچھی طرح اور صحیح معنی میں سکھایا۔ جناب میں جلالی و جمالی و ترک حیوانات جانتا تھا مگر جس طریقے سے آپ نے الگ الگ کرکے ان پرہیزوں کو سمجھایا وہ قابل تعریف ہے۔

جناب مولانا صاحب ہمارے بزرگ جو پوشیدہ خزانے اپنے ساتھ قبروں میں لے گئے تھے اللہ کے فضل وکرم سے آپ نے اُن پوشیدہ خزانوں کو ہم تک پہنچایا مگر درحقیقت یہ روحانی طریقے ظاہر کرنے والے نہیں تھے مگر آپ کی نیک نیتی اور عالی خاندانی خصلت نے ان پوشیدہ خزانوں کو چھپنے نہ دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر دراز کرے۔ آپ کے لئے یہ دعا شخص کی ہے جو محبت سے ہر ماہ طلسماتی دنیا خریدتا ہے اور باغور مطالعہ کرتا ہے۔

جناب میں یہ طلسماتی دنیا ۱۹۹۹ء سے باقاعدہ ہر ماہ خریدتا ہوں اس بات کا ذکر میں نے پچھلے خط میں بھی کیا تھا کہ میں ۱۹۹۹ء سے آپ کا خریدار ہوں۔ مولانا صاحب آپ کا طلسماتی دنیا ۱۹۹۹ء سے جب میں نے خریدنا شروع کیا تب ہی سے میں آپ کی محبت میں بیٹھا۔ کیونکہ جو شخص جس صاحب کتاب کی کتاب پڑھتا ہے وہ گویا اس کی محبت میں بیٹھتا ہے اسی لئے جناب آپ کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں۔

فقط والسلام

محمد عرفان خاں، کشمیر

روحانی تقویت حاصل ہوئی

عالی جناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (فاضل دارالعلوم دیوبند)

امید قوی ہے کہ آپ بفضل رب العالمین کے خیریت سے ہوں گے۔

دیگر احوال یہ ہے کہ ہم تمام حضرات بھی آپ کی دعاؤں سے بخیر وعافیت سے ہیں۔ اللہ رب العزت کا شکر واحسان عظیم ہے کہ آپ کی صلاح سے ہم کو روحانی تقویت ملی۔ آپ کی نظر عنایت سے گھر پر کافی راحت وسکون ہے، آپ کی دعاؤں سے آمدنی کے ذرائع اور وسائل بھی پیدا ہوئے اور آمدنی میں اضافہ بھی ہوا۔ پر روپیہ آتا تو ہے لیکن رک نہیں پاتا کچھ نہ کچھ مسائل پیدا ہوجانے کی وجہ سے روپیہ نکل جاتا ہے لیکن پھر بھی اللہ کا شکر ہے، **لیکن حضرت** جی آپ نے گھر کے حالات پر جو قابو پایا ہے اس بات کو لے کر **محلے میں** بہت چرچا ہے کہ ہم لوگ سوچ بھی نہیں سکتے تھے **سفلی عمل کی کاٹ تو سفلی عمل** سے ہی ہوتی ہے۔

طلسماتی دنیا کے ذریعہ جو روحانی تقویت مجھے حاصل ہوئی ہے، اللہ رب العزت اس کو برقرار رکھے اور ہم دور خانسان بننے سے محفوظ رکھے۔ اس دور جہالت، پرفتن، آشوب دور میں اللہ رب العزت ہمارے اور تمام مسلمان بھائیوں کے ایمان کو سلامت کے ساتھ زندہ رکھے جو کسی کمزوری کے سبب پھر کسی دلدل میں نہ پھنسا دے۔

فقط والسلام

محمد شارق انصاری کانپور

طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

(دیوبند) عالم روحانی مرکز کے سربراہ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ حاجیوں کی منظوری دے کر پوری تحقیق وتفتیش کرے اوران قادیانیوں کے حرم میں داخلے پر پابندی عائد کرے جن کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ اوراس سلسلے میں سعودی ایئرپورٹ پر بھی ان کی تفتیش کے لئے سخت وارننگ دیدینی چاہئے کہ وہ لوگ جن پر شک ہو کہ یہ قادیانی ہیں ان کو حج وعمرہ کی اجازت قطعی نہیں ملنی چاہئے اوران لوگوں کے حدود حرم میں داخلے پر پابندی لگادینی چاہئے۔ مولانا نے دارالعلوم دیوبند کے ذریعہ سعودی بادشاہ وحرمین شریفین کے خادم ملک عبداللہ بن عبدالعزیز المعظم کو سعودی سفیر برائے ہند فیصل حسن طراد کی خدمت میں بھیجے گئے اس میمورنڈم کی تائید کی۔ جس میں کہا گیا ہے کہ قادیانیوں کی بہت بڑی تعداد ہر سال حج کے موقع پر حرمین شریفین پہنچ رہی ہے اور یہ سارا ڈرامہ طمع سازی کے طور پر انجام دیا جارہا ہے۔ یہ لوگ حج فارم پر کرتے وقت یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں وہ بھی دیگر عازمین حج کی طرح حج کے بھی ارکان ادا کرسکتے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم مولانا عبدالخالق مدراسی کے دستخط سے عربی زبان میں ارسال کئے گئے اس مکتوب میں تحریر ہے کہ یہ صورت حال امت مسلمہ کے لئے بے حد تشویشناک ہے کیونکہ اس کافر گروہ کا مقصد سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے ذریعہ بھیجے گئے مکتوب میں قادیانیوں کے حرمین شریفین میں مکمل داخلے پر پابندی لگانے کے طریقۂ کار کو بتلاتے ہوئے کہا کہ ان کے داخلے پر پابندی کی صورت ایک یہ بھی ہے کہ ایسا فارم تیار کیا جائے جس میں عازمین حج سے حلف لئے جانے کی بات مذکور ہے۔ انہیں قسم کھلائی جائے کیا وہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں یا نہیں۔ اگران کا جواب ہاں میں ہو تو پھر ان سے کہلوایا جائے کہ پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ اس مدعی نبوت سمیت اس کے معتقدین بھی اسلام سے خارج ہیں۔ آخر میں میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ ہمیں یقین ہے کہ سعودی حکومت ہماری گزارشات کو دھیان میں رکھ کر حرمین شریفین میں قادیانیوں کے داخلے پر کڑی نظر رکھے گی اور باریکی سے تحقیق اور جانچ کے بعد ہی ویزا جاری کرے گی۔

☆☆☆☆

اسلام ایک ابدی اور آفاقی نظام حیات ہے، اس کی الٰہی تعلیمات تمام انسانیت کے لئے مینارۂ نور ہے، جس نے ہر دور میں بھٹکتی اور اسکتی انسانیت کو رشد وہدایت سے سرفراز کیا، ظلمت وجہالت کی گھٹاٹوپ تاریکیوں کو کافور کیا، حقیقی امن وسکون کو عام کیا، اس کرۂ ارضی پر ابھرنے والی ہر ظالمانہ اور جابرانہ طاقت کو زیر کیا، الفت ورحمت، صداقت ومحبت کے پرچم کو لہرایا، خلوص ووفا، انسانیت نوازی، مساوات وہمدردی کی ایسی ایسی قندیلیں روشن کیں جس کی ضیاء پاشی نے پورے عالم کو منور کیا، عدل وانصاف کی ایسی ایسی تاریخیں رقم کیں جس کی مثال پیش کرنے سے دنیا قاصر ہے، ظلم وجبر، سفاکیت ودرندگی، بے حیائی وبداخلاقی، حرص وطمع، ضمیر فروشی اور خودغرضی کی لعنت سے انسانی معاشرہ کو پاک کرنے میں ایسا بنیادی اور حقیقی کردار ادا کیا جس کے ثبوت کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔

لیکن اس ابدی نظام کے خلاف آج طرح طرح کی سازشیں رچی جارہی ہیں، اس کی شبیہ کو داغ دار کیا جارہا ہے، اس کے تبلیغی مشن کو ہر طریقے سے روکنے کی کوشش کی جارہی ہے، عالمی، ملکی، مقامی سطح پر مختلف پروپیگنڈوں اور تدبیروں کے ذریعہ اس کی اشاعت کی راہ میں رخنہ ڈالا جارہا ہے، مادی طاقت ووسائل کا سہارا لے کر اس کے علمبرداروں کو مرعوب اور خوف زدہ کیا جارہا ہے، ان کے وقار کو مجروح اور عدم اعتماد کے مختلف ڈرامے اسٹیج کئے جارہے ہیں، دہشت گردی کی موہوم فضا کو عام کرکے ہم وطنوں کو دور کیا جارہا ہے تاکہ وہ اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوکر حلقہ بگوش اسلام نہ ہوجائیں۔

خاص طور سے ہمارا ملک، جہاں جمہوریت کی بالادستی قائم ہے، جہاں ہمارے پاس ملک کے موجودہ منظر نامہ میں کوئی سیاسی، مادی، ٹکنالوجی کی قوت نہیں ہے، جس کے ذریعہ ہم اپنے ہم وطنوں کو متاثر کرسکیں، اب ہمارے پاس ایک ہی راستہ ہے، اس راستے پر چل کر اسلامی پیغام کو بآسانی دور دور تک اور گھر گھر پہنچا سکتے ہیں، وہ ہے اخلاقی طاقت، اقدار کی طاقت، اسلام کا اخلاقی نظام بڑی طاقت کا حامل ہے، جس نے ہمیشہ مخالف ماحول میں سنجیدگی اور دوراندیشی سے وہ کام کیا جو صدیوں میں انجام پاتا ہے۔

آج بھی ہم اخلاقی قوت وطاقت کے ذریعہ بڑے بڑے کارہائے نمایاں انجام دے سکتے ہیں، مخالف ماحول میں سب سے موثر اور طاقتور ہتھیار اخلاقی طاقت کے ذریعہ ہم بااثر ہوسکتے ہیں، جو لوہے کو موم، سختی کو نرم، دشمنی وعداوت کو الفت ومحبت میں تبدیل کرنے میں حیرت انگیز اثر رکھتی ہے، "اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ" کے پیکر آقائے عربی ﷺ کے عطا کردہ اخلاقی تحفہ کو آج زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دعوت اور تبلیغی میدان میں بغیر کسی رکاوٹ کے فتح ونصرت کے جھنڈے گاڑے جا سکیں یہی وقت کی پکار اور حالات کا تقاضا ہے اور متضاد ماحول میں کام کرنے والوں کے لئے سب سے بڑی حکمت اور دانشمندی ہے۔

(بہ شکریہ ماہنامہ ندائے حرم، احمد آباد)

TILISMATI DUNIYA
(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND-247554

طلسماتی دُنیا

R.N.I.66796/92
RNP/SHN/61
2009-11

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے
خصوصی نمبرات

شیطان نمبر -/Rs. 60

جنات نمبر -/Rs. 60

ہمزاد نمبر -/Rs. 75

خاص نمبر -/Rs. 60

حاضرات نمبر -/Rs. 75

روحانی ڈاک نمبر -/Rs. 60

جادو ٹونا نمبر -/Rs. 100

استخارہ نمبر -/Rs. 75

روحانی مسائل نمبر -/Rs. 75

عملیات محبت نمبر -/Rs. 100

موکلات نمبر -/Rs. 75

امراض جسمانی نمبر -/Rs. 75

علم جفر نمبر -/5

دست غیب نمبر -/Rs. 50

مجرب عملیات نمبر -/Rs. 75

درود و سلام نمبر -/Rs. 75

اعمال شر نمبر -/Rs. 75